وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا ۝

اللہ کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا لازم ہے جو کہ صاحب استطاعت ہو

طبی ہدایات

مسائل حج وعمرہ

فضائل مدینۃ المنورہ

سوالات وجوابات

تحقیق وتالیف

قاری محمد کرم داد اعوان

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا

اللہ کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا لازم ہے جو کہ صاحب استطاعت ہو

طبی ہدایات

مسائل حج و عمرہ

فضائل مدینۃ المنورہ

سوالات وجوابات

تحقیق وتالیف

قاری محمد کرم داد اعوان

تحفہ برائے حجاجِ کرام

(برائے ایصال ثواب)

جناب محمد سلیم ظفر کے والد ظفر علی رحمۃ اللہ علیہ

جملہ حقوق عام ہیں

یہ کتاب من وعن چھپوا کر فی سبیل اللہ
حجاج بیت اللہ الحرام میں تقسیم کریں

نام کتاب: طبی ہدایات مسائل حج وعمرہ
فضائل مدینۃ المنورہ

تحقیق وتالیف: الحاج قاری محمد کرم داد اعوان

کمپوزنگ: حافظ محمد عمر اعوان

فائنل سیٹنگ: مقصود گرافکس، اُردو بازار لاہور۔
0321-4252698

تعداد کتاب: 2000/-

سالِ اشاعت: 28 مئی 2017، یکم رمضان المبارک

ملنے کا پتہ

الحاج قاری محمد کرم داد اعوان

ناظم دار الفلاح ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مسجد بلال گلشن حیات پارک نزد شاہدرہ موڑ لاہو

موبائل نمبر 0333-4856902

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	ابتدائیہ	1
2	طبی معائنہ برائے حجاج کرام	3
3	دورانِ حج ضروری وطبی ہدایات	3
4	ہدایت برائے حاجن / حاجی	12
5	سامان کی شناخت	12
6	کھانے پینے کی اشیاءاور ممنوعہ اشیاء	13
7	زرِمبادلہ کا انتظام	14
8	پرائیوٹ سکیم کے تحت حجاجِ کرام کی گھر سے روانگی	14
9	شناختی لاکٹ اور کارڈ	15
10	گھر سے روانگی احرام باندھنے سے پہلے	16
11	بین الاقوامی ائیر پورٹ جدہ ہے	19
12	سیکٹر اور بلڈنگ نمبر	21
13	بلڈنگ سے حرم شریف تک ٹرانسپورٹ کا انتظام	22
14	سرکاری حاجیوں کو کھانے کے وقت ہدایات	23
15	حج کے دنوں میں بسوں کی بندش	24
16	بلڈنگ میں لفٹ کا استعمال	24
17	پہلے عمرہ کی اَدائیگی	25
18	عمرہ کا طریقہ	25
19	طواف کی سنتیں	26
20	ضروری ہدایات	29

21	بیت اللہ شریف کا مختصر تعارف	31
22	حجرِ اَسود	31
23	رکن یمانی	32
24	ملتزم	32
25	میزاب رحمت و حطیم شریف	33
26	مطاف	33
27	مقام ابراہیم	34
28	زمزم	34
29	منیٰ، عرفات مزدلفہ میں حدود کا تعین	36
30	حدود بورڈ　سڑکوں کے بورڈ　قبلہ سمت بورڈ	36
31	عرفات کے لئے روانگی	37
32	حج ٹرین	40
33	حضرت شبلیؒ اور ان کے مرید کے درمیان حج کے موضوع پر مکالمہ	41
34	شہرِ مکہ اور بیت اللہ شریف کے فضائل	47
35	اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب خطہ	52
36	حرمین شریفین میں موت اللہ کے عذاب سے نجات ہے	52
37	مکہ میں رہنے والے اللہ تعالیٰ کے ہمسائے ہیں	52
38	حرم مکہ کی توہین ہلاکت ہے　کعبۃ اللہ میں نشاناتِ قدرت	54
39	بیت اللہ کی تعمیر پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے ہوئی	55
40	بیت اللہ آدم علیہ السلام سے دو ہزار سال قبل	55
41	کعبۃ اللہ کی زیارت سے گناہ جھڑتے ہیں	56
42	بیت اللہ شریف کی زیارت روزی میں برکت	56
43	زیارت بیت اللہ اور جبرائیل علیہ السلام	57

44	فرشتے بھی احرام باندھتے ہیں	57
45	حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا طواف	58
46	حجرِ اَسود کے فضائل	60
47	بوسہ گاہِ انبیاء اتقیاء	64
48	آب زم زم کے فضائل اوراس کی تاریخی اہمیت	65
49	زم زم سے فالج زدہ کوشفا	65
50	آب زَم زَم کا کیمیائی تجزیہ	69
51	مقام ابراہیم	71
52	مقامات قبولیت دعا	73
53	سفرِ حج میں تکالیف کا برداشت کرنا	75
54	فضائل حج	76
55	سفرِ حج کی تیاری	82
56	ضروری ہدایات	83
57	ضروری ہدایات برائے خواتین	86
58	عورتوں کے لیے حج کے ضروری مسائل	87
59	عورت کا احرام	89
60	حدودِ میقات	93
61	میقات کا بیان	94
62	یلملیم ذوالحلیفہ۔(بئر علی) ذات عرق اہلِ نجد	95
63	میقات اہلِ حِل	96
64	میقات اہل حرم	96
65	حکمت میقات زمانی	96
66	طواف کی نیت	96

67	طواف کی نیت	97
68	طواف اور اقسام طواف	99
69	واجبات، محرمات اور مکروہات طواف	100
70	مسائل طواف	103
71	استقبال حجر اسود	104
72	خصوصی ہدایت	105
73	طواف کی نیت و طریقہ طواف	110
74	مقام ابراہیمؑ کی دعا　مقام ملتزم پر پڑھنے کی دعا	112
75	مسائلِ سعی　وجوبِ سعی	114
76	شرائط صحتِ سعی	115
77	رکن سعی　واجبات سعی	116
78	سننِ سعی　مکروہات سعی	117
79	صفا پر کھڑے ہوکر پڑھنے کی دعا	119
80	سر کے بال منڈوانا یا کتروانا	123
81	بال کٹوانے کے بارے میں ضروری ہدایات	124
82	حج کی تین قسمیں ہیں	125
83	مناسک حج ایک نظر میں	129
84	9ذی الحجہ۔ حج کا دوسرا دن	131
85	ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھنا　ظہر و عصر کو جمع کرنے کی شرائط	135
86	وقوفِ عرفات کے مسائل	135
87	وقوفِ عرفات کی دعائیں	137
88	عرفات سے مزدلفہ روانگی	141
89	مزدلفہ میں مغرب وعشا کو جمع کرنے کے مسائل	142

90	وقوفِ مزدلفہ کے مسائل وفضائل	143
91	مزدلفہ کی مسنون دعائیں	145
92	10 ذی الحجہ، رمی کے مسائل	147
93	رمی کے صحیح ہونے کی دس شرائط ہیں	147
94	ضروری متفرق مسائل	150
95	قربانی کی دعا	151
96	منیٰ میں صحابہ کرامؓ کا مسائلِ حج کے بارے میں استفسار	154
97	طوافِ زیارت	156
98	طوافِ وداع	160
99	عورت کا حج	162
100	حجِ بدل	172
101	سلامِ عقیدت	177
102	مدینہ طیبہ	170
103	بارگاہ رسالت میں حاضری	180
104	سُوئے خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	181
105	روضہ اَقدس میں نقب زنی کی جسارت	183
106	خَسف کا ایک عبرت ناک واقعہ	187
107	آدابِ زیارت مدینہ	188
108	فضائل مدینۃ المنورہ	195
109	مدینہ ایمان کی کسوٹی ہے	200
110	زیارتِ مدینہ باسکینہ	207
111	خاتمِ مساجدالانبیاء	214
112	سات ستون	223

113	اصحابِ صفہ کا چبوترا	226
114	گنبدِ خضرا	227
115	جنت البقیع	230
116	مسجد قبا	231
117	مسجد اجابہ مسجد قبلتین	235
118	ہر حاجی کو گھر پہنچنے پر کچھ سوالات خود سے کرنے چاہئیں	238
119	ذرا ٹھہریئے اور سوچیئے کہ میرا شمار کن لوگوں میں ہوتا ہے؟	240
120	زندگی کا آغاز از سرِ نو	242
121	حج سے واپسی پر مجھے کن باتوں کو اپنانا چاہیئے؟	243
122	عمرہ سے متعلق سوالات وجوابات	246
123	احرام کی پابندیوں کے متعلق سوالات	248
124	طواف سے متعلق سوالات	251
125	سعی سے متعلق سوالات	252
126	بالوں کے متعلق سوالات	253
127	وقوف عرفہ کے متعلق سوالات	254
128	وقوف مزدلفہ کے متعلق سوالات	254
129	رمی سے متعلق سوالات	255
130	دم اور صدقہ سے متعلق سوالات	258
131	مدینہ طیّبہ سے متعلق سوالات	259
132	حج بدل سے متعلق سوالات	260
133	خواتین کے مخصوص ایام سے متعلق سوالات	264
134	متفرق سوالات	268
135	احرام سے متعلق سوالات	272

ابتدائیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ اَمَّابَعۡد!

اسلامی عبادات دو طرح کی ہیں ایک بدنی عبادت، جیسے نماز روزہ اور ایک مالی عبادت جیسے صدقہ زکوٰۃ وغیرہ۔ حج کا امتیاز یہ ہے کہ وہ مالی عبادت بھی ہے اور بدنی عبادت بھی ہے۔ دوسری مستقل عبادات سے۔ خلوص۔ تقوٰی۔ عجز واحتیاج۔ بندگی اور اطاعت۔ قربانی اور ایثار۔ فدائیت اور سپردگی۔ انابت اور عبدیت۔ جو جذبات الگ الگ نشوونما پاتے ہیں۔ حج کی جامعیت یہ ہے کہ اس میں بیک وقت یہ سارے جذبات اُبھرتے ہیں اور یہ تمام کیفیات پیدا ہوتی اور پروان چڑھتی ہیں۔

نماز دین کا سرچشمہ ہے اس کی اَقامت کے لئے روئے زمین پر جو سب سے پہلی مسجد تعمیر ہوئی۔ حج میں مؤمن عین اُسی مسجد میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے۔ اور عمر بھر دُور، دراز سے جس گھر کی طرف رُخ کر کے مومن ہمیشہ نماز پڑھتا رہا ہے حج میں اس مومن کو یہ سعادت نصیب ہوتی ہے وہ کہ عین اُس گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اُسے اپنی نگاہوں میں رکھ کر نماز اَدا کرتا ہے۔ ظاہر ہے اس ماحول اور کیفیات کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز میں اس قدر خشوع اور اَنابت وعبدیت کے جذبات ہوں گے۔

حج کی طرح عمرہ بھی ایک عبادت ہے اور وہ بھی مکہ شریف میں ہوتا ہے اس میں چند اَعمال کرنے پڑتے ہیں۔ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج وعمرہ کو جانے والے اللہ کے مہمان ہیں۔ ان کا اتنا بڑا مقام ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا کریں وہ قبول ہیں مغفرت طلب کریں تو اُن کو بخش دے۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ حج و عمرہ تنگ دستی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جیسے آگ کی بھٹی لوہے اور سونے

چاندی کی خرابی کو دور کرتی ہے۔

حج کی حقیقت دراَصل آدمی اپنے رب کا دلی طور پر اپنے آپ حوالے کر دیتا ہے۔ مسلم حنیف بن جاتا ہے۔ حج کی سعادت درحقیقت اللہ کی طرف سے اس بات کی توفیق ہے کہ اصلاحِ حال کی تمام مستند کوششوں کے باوجود بندے کی زندگی میں جو بھی کھوٹ اور نقص رہ جائے وہ اَرکانِ حج اور مقاماتِ حج کی برکت سے دور ہو جاتے ہیں اور حج سے ایسے پاک صاف ہو کر لوٹتا ہے کہ گویا اُس نے آج ہی جنم لیا ہے۔

میری دعا ہے کہ تمام حجاجِ کرام اللہ کے گھر جانے سے پہلے آدابِ حج وعمرہ سیکھ کر جائیں تا کہ اُن کا یہ حج۔حجِ مقبول ہو۔ میں نے اس کتاب میں مختصر طریقہ حج وعمرہ کے اَحکام ومسائل بیان کر دیئے ہیں اور کوشش کی ہے کہ آسان زبان میں ضروری چیزیں واضح طور پر بیان ہو جائیں۔ جو حضرات اس کتاب سے استفادہ کریں اُن سے گذارش ہے کہ میرا خاتمہ ایمان پر ہونے کی دعا فرمائیں۔

قاری محمد کرم داد اعوان عفا اللہ عنہ، وعافاہ

15 شعبان المعظم 1438 ھجری

طبی معائنہ برائے حجاج کرام

حج کی درخواست دینے سے پہلے بیمار حاجن وحاجی صاحبان اپنا طبّی (میڈیکل) معائنہ میڈیکل ڈاکٹر سے کروائیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب آپ کو کسی خطرناک بیماری کی وجہ سے سفرِ حج کے قابل قرار نہیں دیتے تو آپ اپنی بہتری کے لئے صحت یابی تک حج کا ارادہ چھوڑ دیں۔ اگر آپ ضد کر کے جیسا کہ عموماً پاکستانی کرتے ہیں بیماری کی حالت میں حج کے لئے چلے گئے تو آپ اپنے لئے بھی اور اپنے ساتھ جانے والے ساتھیوں کے لئے بھی پریشانی کا سبب بنیں گے۔ اگر آپ کسی بیماری کی وجہ سے جانے کا ارادہ نہ رکھتے ہیں تو پھر آپ کو قبل از وقت وزارتِ مذہبی اُمور کو یا اگر آپ پرائیوٹ جا رہے ہیں تو اپنے گروپ آرگنائزر کو مقرر تاریخ سے پہلے اطلاع لازمی کریں۔ تاکہ وہ آپ کی جگہ کسی اور آدمی کو بھیج سکے۔ آپ اگر کسی خاص بیماری یعنی شوگر، بلڈ پریشر وغیرہ میں مبتلا ہیں تو حاجی کیمپ سے اَندراج کی کتاب میں ضرور اس کا اَندراج کروائیں۔ یہ کتاب ہر حاجی کیمپ میں حکومتِ پاکستان کی طرف سے مفت مہیا کی جاتی ہے۔ حج پر جانے والے ہر حاجی کو خصوصی ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ جعلی سرٹیفکیٹ ہرگز نہ بنوائیں۔ گورنمنٹ سرٹیفکیٹ چیک کرتی ہے۔ اگر سرٹیفکیٹ جعلی ثابت ہوگیا تو گورنمنٹ آپ کو سفر کے کسی بھی مرحلہ سے واپس بھیج سکتی ہے۔ اور وہ بھی آپ کے اپنے خرچہ پر، اور ایسا سرٹیفکیٹ جاری کرنے والے ڈاکٹر کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔

دورانِ حج ضروری وطبی ہدایات

سعودی عرب روانہ ہونے سے کم از کم پندرہ روز قبل اپنے متعلقہ حاجی کیمپ سے گردن توڑ بخار کا ٹیکہ (Vaccine Meningitis) لگوانا اور پولیو کے قطرے پینا

لازمی ہے کیونکہ یہ آپ کی زندگی کے لئے بے حد ضروری ہے۔ یہ ٹیکہ لگوا کر ہیلتھ کارڈ ضرور حاصل کریں۔ بعض عازمین حج ٹیکہ لگوانے کو اہمیت نہیں دیتے اور سعودی عرب روانگی سے دو چار روز پہلے ٹیکے لگوانے کے لئے حاجی کیمپ آتے ہیں۔ ایسی صورت میں سعودی عرب قیام کے دوران انہیں خطرناک/ جان لیوا بیماری لاحق ہوسکتی ہے۔ اس لئے آپ سے بار بار استدعا کی جاتی ہے کہ روانگی سے کم از کم پندرہ روز قبل اپنے متعلقہ حاجی کیمپ سے گردن توڑ بخار کا ٹیکہ ضرور لگوالیں۔ سعودی حکومت نے عازمینِ حج کے لئے پولیو ویکسین بھی لازمی قرار دی ہے اس لئے گردن توڑ بخار کے ٹیکے کے ساتھ پولیو کے قطرے بھی تمام عازمینِ حج کو پلائے جائیں گے۔

-1 ہیپاٹائٹس A، اور B، ٹائی فائیڈ (Typhoid) اور فلو (Influenza) کے حفاظتی ٹیکے بھی لگوائیں۔

-2 حج سے پہلے ورزش اور پیدل چلنے کی عادت ڈالیں اور اپنے وزن کو مناسب کریں۔

-3 طبی کِٹ (Medical Kit) جس میں تمام ادویات ہوں اپنے پاس رکھیں۔ دانتوں کا معائنہ حج پہ جانے سے پہلے کروالیں۔

-4 موبائل سِم صرف گورنمنٹ کے منظور شدہ دفاتر سے پاسپورٹ کی کاپی دکھا کر خریدیں ایئر پورٹ یا دیگر مقامات سے سِم ہرگز نہ لیں۔

-5 پھل سبزیاں اور ابلے کھانے کھائیں تا کہ معدے کا مسئلہ نہ ہو۔ بازاروں میں کم سے کم جائیں تا کہ تھکاوٹ کم ہو۔

-6 ہجوم میں دھکم پیل سے گریز کریں۔ حج کے مناسک ادا کرنے سے پہلے مناسب آرام کریں تا کہ آپ کا جسم تروتازہ رہے۔ طبی کِٹ عازمینِ حج کے پاس ہونا ضروری ہے اس میں ادویات دو طرح کی ہونی چاہییں ۔

7- ہائی بلڈ پریشر (Hypertension) اور دل کے امراض کی ادویات ذیابیطس کے مریضوں کی انسولین کے انجیکشن اور شوگر کو قابو میں رکھنے والی ادویات دمے کے مریضوں کے انہیلر تمام ادویات ڈاکٹر کے مشورے سے مناسب مقدار میں سفر سے پہلے لے لیں۔

8- او آر ایس جیسے نمکول جو عازمینِ حج کو لُو لگنے اور شدید اسہال میں پانی کے جسم سے زیادہ نکل جانے کے بعد ضروری ہوتے ہیں لے لیں۔

9- بخار اور درد دور کرنے کی ادویات، معدے کی تیزابیت کم کرنے کی ادویات، پٹی روئی اور سنی پلاسٹ، بخار، فلو اور اسہال ان بیماریوں کی علامات ہیں۔ بخار، درد، تھکن ان کے ساتھ اسہال اور پیٹ میں درد بھی ہوسکتا ہے۔ سر میں شدید درد اور قے بھی ان بیماریوں کا حصہ ہے ان علامات کے ساتھ ڈاکٹر سے رابطہ کریں۔ نیز درج ذیل ہدایات پر عمل کریں۔

10- پانی زیادہ مقدار میں پیئیں زیادہ چلنے اور کھڑے رہنے سے جلد کے امراض ہو سکتے ہیں۔ کپڑے ہلکے اور صاف پہنیں، جلد کو خشک رکھیں اور ٹلکم پوڈر استعمال کریں، زخم کو ڈھانپ کر رکھیں اور جراثیم دور کرنے والی دوائی استعمال کریں۔

11- حج کے بعد بال صاف بلیڈ سے منڈوائیں تاکہ H I V اور ہیپاٹائیٹس سے بچا جا سکے۔ سورج کی دہکتی گرمی میں زیادہ دیر کھڑا رہنے سے لُو لگ سکتی ہے جس سے جسم کے زیادہ تر نمکیات اور پانی نکل جاتے ہیں سر پر گرمی کے وقت تولیہ رکھیں چھتری کا استعمال کریں اور پانی کی بوتل ساتھ رکھیں، پانی پینے کی مقدار زیادہ کریں چاہے پیاس نہ لگے، زیادہ ٹھنڈے پانی سے پرہیز کریں۔

12- دل کے مریض دوائی باقاعدگی سے کھائیں ضرورت سے زیادہ اپنے آپ کو نہ تھکائیں۔

13- سینے میں درد کی صورت میں زبان کے نیچے رکھنے والی گولی استعمال کریں۔ پوری طرح

آرام کریں، سینے میں غیر معمولی درد ہونے کی صورت میں ہسپتال سے رابطہ کریں۔

14- ذیابیطس کے مریض انسولین کو ٹھنڈی جگہ پر رکھیں انسولین اور شوگر کو قابو میں رکھنے والی ادویات کو وقت اور باقاعدگی سے استعمال کریں۔

15- اپنے آرام کا خیال کریں۔شوگر کو حد سے زیادہ کم نہ ہونے دیں اور جیب میں ہر وقت میٹھی گولی رکھیں شوگر کم ہونے کی صورت میں چوس لیں۔

16- دمہ کے مریض دوائیاں باقاعدگی سے کھائیں اور ہر وقت اپنے ساتھ انہیلر رکھیں زیادہ ہجوم سے پرہیز کریں۔ہائی بلڈ پریشر کے مریض کھانے میں نمک کی مقدار کم رکھیں باقاعدگی سے اپنا بلڈ پریشر چیک کروائیں۔سانس کے انفیکشن حج کے موقع پر کافی حجاج اکرام کو ہوتی ہیں اس سے بچاؤ کے لئے ہاتھ کی صفائی کا خیال رکھیں اور چہرے پر ماسک کا استعمال کریں کھانستے وقت منہ پہ ہاتھ رکھیں فاصلہ رکھ کے بات کریں۔

17- زیادہ ٹھنڈے پانی سے پرہیز کریں۔اگر T.B کی علامات محسوس ہوں جیسے کھانسی کے ساتھ بلغم یا خون سینے میں درد کمزوری بخار اور رات کو پسینہ آنا تو ڈاکٹر سے رابطہ کریں۔

18- آگ سے بچاؤ کے لئے انتظامات کریں مثلاً سوتے وقت بستر میں لیٹ کر سگریٹ نہ پیئں رہائشی مقامات خیمے کے اندر اور باہر معقول صفائی ہونی چاہیئے۔

19- کوڑا کرکٹ کوڑا دان میں ڈالیں بکھرے ہوئے کاغذات اور کپڑے آگ کو دعوت دیتے ہیں۔جلتے ہوئے سگریٹ کو بے احتیاطی سے نہ پھینکیں بلکہ اس کو بجھا کر راکھ دان میں ڈالیں۔

20- گیس کے سلنڈر کو ہمیشہ سیدھا رکھیں گیس کا چولہا یا ہیٹر استعمال کرتے وقت گیس کے خارج ہونے پر دھیان رکھیں اس سے گیس جمع ہو کر دھماکہ ہونے کا

خطرہ ہے اگر کمرے میں گیس کی بُومحسوس کریں تو پردوں اور کھڑکیوں کوکھول دیں اوراردگرد کے لوگوں کو ہوشیار کردیں آگ لگنے کی صورت میں مدد کے لئے لوگوں کو پکاریں آگ کوقریب سے قریب تر ہوکر بجھائیں بجلی کی آگ ہوتو مین سوئچ بند کردیں تیل کی آگ کو ریت سے بجھائیں پانی سے بجھانے کی ہرگز کوشش نہ کریں۔ اگرکہیں آگ بے قابو ہوتو فوراً پہلے سے دیئے گئے ہنگامی نمبر پر ٹیلی فون کریں۔ اگر دوسروں کے کپڑوں میں آگ لگ جائے تو کمبل یا کوٹ میں لپیٹ کر اُسے زبردستی گرادیں اور تھپکیوں سے آگ بجھائیں پانی ہرگز نہ ڈالیں۔ اگراپنے کپڑوں کوآگ لگ جائے فوراً ہاتھوں سے اپنے چہرے کو ڈھانپ لیں اورفوراً زمین پرلوٹنا شروع کردیں اورمدد کے لئے پکاریں۔

-21 دھویں والے کمرے سے بے ہوش آدمی کو نکالنے کے لئے فرش پر رینگ کر کمرے میں داخل ہوں اوراس کے دونوں ہاتھ باندھ کر اپنی گردن میں ڈالیں اورگھسیٹ کر باہر لے جائیں مریض کوالٹا لٹادیں سرجسم کی سطح سے نیچے رکھیں اگر سرمیں چوٹ ہوتو اسے اونچا رکھیں اوراگرخون رِس رہا ہوتو اسے روکنے کی کوشش کریں۔ مریض کے جسم کو گرم رکھیں بے ہوش اورنیم بے ہوشی اورقے کی صورت میں زخمی کو کچھ مت پلائیں ہوش مندی میں گرم اورخوب میٹھی چائے پلائیں۔ دم گھٹنے کی صورت میں مریض کواس چیز سے ہٹائیں جس سے دم گُھٹ رہا ہو۔ اگر مریض کسی بجلی کی تار کوچُھو رہا ہوتو اسے ہاتھ مت لگائیں ایسی صورت میں بجلی کا کرنٹ کاٹ دیں اوربجلی کی تار کوالگ کرنے کے لئے سوکھی لکڑی یا ربڑ کا پائپ کا استعمال کریں۔ دھوئیں میں گھرے ہوئے مریض کوجلد باہر نکال لیں اورمصنوعی سانس کے طریقے سے مریض کے سانس کو بحال کریں سانس جاری کرنے کے لئے مریض کے منہ سے منہ ملا کراس کے سرکو پیچھے سِرکادیں اوراس کی ٹھوڑی اوپر

رکھیں۔ مریض کے جبڑے کو اس طرح دبائیں کہ اس کا منہ کھل جائے اپنا منہ پورا کھولیں اور مریض کے منہ پر مضبوطی سے رکھ دیں اور اس کے نتھنوں کو چٹکی سے بند کر دیں۔

22- منہ کے ذریعے زور سے پھونک ماریں اور اپنے منہ کو تھوڑی دیر کے لئے ہٹائیں سانس پھونکنے کا یہ عمل جاری رکھیں تاوقتیکہ اس کا سانس جاری ہو جائے۔

23- بہتے ہوئے خون کو روکنے کے لئے زخم کو فوراً ایک صاف کپڑے سے ڈھانپ دیں اگر کپڑا نہ ملے تو اپنے ننگے ہاتھ سے ڈھانپ دیں اور زخم پر تھوڑا سا دباؤ ڈالیں دباؤ ڈالتے وقت زخمی اپنے ہاتھ پاؤں اوپر اُٹھائے۔ اگر خون شریان سے بہہ رہا ہو تو انگلی کا دباؤ جسم کے مخصوص مقام یعنی پریشر پوائنٹ پر ڈالیں اس طرح خون کا بہاؤ کم ہو جائے گا۔ اگر زخم گردن یا سر کے قریب ہو تو یہ طریقہ استعمال نہ کریں بلکہ زخم پر سیدھا دباؤ ڈالیں۔

24- اگر ہڈی ٹوٹنے کا اندیشہ ہو تو مریض کو حرکت نہ کرنے دیں جہاں زخمی آدمی بیٹھا یا لیٹا ہو تو وہیں کھپاچ لگا دیں۔ اگر ریڑھ کی ہڈی کا مسئلہ ہو تو کبھی بھی مریض کو سیدھا نہ کریں۔

25- آگ بجھانے والے آلے پر جو ہدایات لکھی ہوئی ہیں اُسے غور سے پڑھیں اور اُن ہدایات پر عمل کریں۔ آگ کے قریب تر جا کر آگ بجھائیں۔

26- آلہ آتش کشی کی نوزل آگ کی جڑ کی طرف رکھیں اور شعلوں کے اوپر گیس یا پاؤڈر نہ ڈالیں آلہ آتش کو کبھی بھی ہوا کے رُخ کے مخالف استعمال نہ کریں۔

27- غسل خانہ کی کمی کی شکایت عام ہوتی ہے کیونکہ 4 سے 8 اشخاص کے لئے صرف ایک غسل خانہ ہوتا ہے۔ اس کے استعمال کے لئے اوقات بانٹ لیں اور پانی ضائع نہ کریں۔

28- بیت الخلاء میں پتھر، اینٹ، کپڑے کے ٹکڑے، استعمال شدہ پتی، ترکاری اور چھلکے ہرگز نہ ڈالیں بلکہ کوڑادان استعمال کریں۔

29- بیت الخلاء میں صرف ٹائلٹ پیپر یا پانی استعمال کریں۔

30- بلاضرورت دھوپ میں نہ جائیں اگر ضروری ہو تو جاتے ہوئے خوب پانی پی لیں یا نمکول استعمال کریں۔ دھوپ میں چھتری کا استعمال ضرور کریں اور اگر احرام میں نہ ہوں تو سر کو تولئے سے ڈھانپ لیں۔

31- حرم شریف میں بھیڑ بہت ہوتی ہے طواف کے دوران جیب تراشی کے واقعات بھی اکثر ہوتے ہیں اس لئے واپسی کا ٹکٹ اور نقدی اپنے پاس احتیاط سے ہوٹل میں رکھیں گُم ہونے کی صورت میں پاکستانی حج آفس میں فوری اطلاع کریں شناختی لاکٹ اور مؤسسہ کارڈ/ کلائی والا چین اپنے پاس رکھیں۔

32- آپ مدینہ منورہ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ہی جاسکتے ہیں اس سے پہلے جانا ممکن نہیں۔ ورنہ آپ کی چالیس نمازیں بھی پوری نہ ہوں گی اور خلاف ورزی کی صورت میں آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے نیز اس صورت میں مدینہ منورہ میں سرکاری رہائش بھی آپ کو میسر نہ ہوگی۔

33- رہائش کے حصول کے بعد عمارت کا نمبر، محل وقوع، شاہراہ اور پورا پتہ اپنے پاس رکھیں تاکہ گم ہونے کی صورت میں آپ اس پتہ پر پہنچ سکیں پتہ نہ ہونے کی صورت میں بعض اوقات گروپ کے افراد کئی کئی دن آپس میں مل نہیں پاتے ان کے پاس نہ کوئی کپڑا ہوتا ہے نہ کھانے پینے کے لئے پیسے ایسی صورت میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور عبادات میں بھی خلل پڑتا ہے۔

34- اگر ساتھیوں سے بچھڑ جائیں یا کسی بھی قسم کی معلومات اور رہنمائی کے لئے دفتر برائے امورِ حجاج پاکستان یا اس کے ذیلی دفاتر جن پر پاکستانی پرچم نظر آئے ان

سے رجوع کریں۔ وہاں پر موجود سبز رنگ کی جیکٹ اور ٹوپی میں ملبوس معاونینِ حجاج آپ کی مدد کریں گے۔ کوشش کریں آپ سعودی عرب آتے ہی اپنے موبائل میں سعودی سم ڈال لیں اور ساتھ ہی اپنے سعودی ساتھیوں کے سعودی نمبر حاصل کریں تا کہ گُم ہونے کی صورت میں ان سے مدد حاصل کر سکیں۔

35- اس کے ساتھ ہی مفت ہیلپ لائن 0800-1166622 پر اپنی شکایت درج کروائیں۔

36- کسی بھی صورت میں احتجاج کا راستہ نہ اپنائیں اور نہ ہی معصوم حجاج کو احتجاج پر اُکسائیں اس سے معاملات مزید خراب ہو سکتے ہیں اور سعودی پولیس ضروری کاروائی کر سکتی ہے۔

37- حرم میں جاتے وقت ایک کپڑے کا چھوٹا تھیلا نما بیگ جسے ڈوریوں کی مدد سے اپنی پشت پر لٹکایا جاسکتا ہے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھیں اور ضرورت کی اشیاء میں سے مثلاً پانی کی چھوٹی بوتل، دھوپ والی عینک، سفری جائے نماز، لیدر کی جرابیں، طواف کے لئے سات دانوں والی تسبیح، حج و عمرہ کی کتاب اور عام ضرورت کی دوائیں (سردرد، کھانسی، نزلہ زکام، بخار) وغیرہ اس میں رکھ لیں۔

38- حرم میں داخلے سے پہلے ہی اپنی چپل پلاسٹک بیگ (جو عموماً وہاں بڑے دروازوں پر دستیاب ہوتے ہیں) میں رکھ کر اپنی کمر کے پیچھے لٹکانے والے بیگ میں محفوظ کر کے اپنے ساتھ ہی رکھیں تا کہ واپسی پر چپل اِدھر اُدھر ہو جانے کہ الجھن سے بچ سکیں گم ہونی صورت میں دانستہ دوسروں کے جوتے پہن کر نہ جائیں۔

39- متحرک سیڑھیوں پر سوار ہوتے وقت اپنے سے آگے عازمینِ حج کے ساتھ مل کر کھڑے نہ ہوں ورنہ اترتے وقت دھکم پیل کا اندیشہ ہوسکتا ہے۔

40- حرم کی حدود میں کوئی بھی گری پڑی چیز نہ اُٹھائیں اس عمل کو چوری سمجھا جاتا ہے۔

41- عازمینِ حج خصوصاً خواتین رات گئے اکیلے نہ گھومیں یا کسی ناواقف کی گاڑی میں سفر نہ کریں ہمیشہ گروپ میں یا کم از کم دو افراد مل کر چلیں اور ہر بار باہر نکلتے وقت اپنے عزیز یا دوست کا موبائل نمبر اپنے جیب میں رکھیں یا بازو پر لکھ لیں تاکہ کاغذ یا پرس گُم ہونے کی صورت میں رابطہ ہو سکے۔

42- حج کے موسم میں سعودی حکومت وقتی طور پر کئی پڑوسی ممالک سے ڈرائیوروں کی بھرتی کرتی ہے ان ڈرائیوروں کا تعلق مصر، شام اور دوسرے افریقی ممالک سے ہوتا ہے اور عام طور پر یہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی سڑکوں سے یہ ناواقف ہوتے ہیں لہٰذا منزل پر تاخیر سے پہنچتے ہیں۔

43- مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ اور واپسی پر ہر بس کے مسافروں کی لسٹ ہوٹل کے استقبالیہ میں آویزاں کر دی جاتی ہے۔ عازمینِ حج کو چاہیے کہ دیئے گئے وقت پر بسوں میں سوار ہو جائیں۔

44- پانی گرم کرنے کے لئے کیتلی اور ٹی پیک اگر اپنے ساتھ رکھیں تو ہوٹل کی نسبت سستی چائے اپنے کمرے میں ہی بنا سکتے ہیں۔

45- مسجد میں نمازی کے سامنے سے گزرنا نہایت ہی ناپسندیدہ اور حرام عمل ہے۔ نمازی کے سامنے سے گزرنے والا شخص گناہ گار ہوگا۔

46- حرمین شریفین چونکہ بڑی مساجد میں شامل ہے لہٰذا یہاں بھی دوسری مساجد کی طرح شرعی اصول لاگو ہوتا ہے یعنی جہاں تک سجدے کی جگہ دیکھتے ہوئے نمازی کی نظر پڑے وہاں سے نہ گزرا جائے عموماً یہ حد تین صفوں تک خیال کی جاتی ہے۔

47- سخت بھیڑ کی صورت میں بھی نمازی کی سجدہ والی جگہ سے تو بالکل نہ گزرا جائے صرف بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والوں کا نمازی کے سامنے سے گزرنا جائز ہے۔

ہدایت برائے حاجن /حاجی

1: حج پر جاتے ہوئے اکثر حجاجِ کرام کے پاس سامان کم ہوتا ہے۔لیکن واپسی پر زیادہ ہوتا ہے۔ ہر حاجی کو 30 کلو سامان لانے اور لیجانے کی اجازت ہے۔اگر اس سے زائد ہوا تو 30 ریال فی کلو کے حساب سے ایئر لائنز کرایہ وصول کرتی ہیں۔اس سامان میں کھجوریں بھی شامل ہیں۔صرف 5 لیٹر زمزم فری ہے۔

2: مردوں کے لئے احرام کے 2 سیٹ 4 چادریں۔اِحرام کی بیلٹ اِحرام کی حالت میں پہننے کے لئے۔ 2 جوڑے ہوائی چپل، 3 یا 4 جوڑے گرمیوں کے، 1 عدد تولیہ، بُرش، ٹوتھ پیسٹ، مسواک، سوئی دھاگہ، بٹن، بکسوا، ٹوپی، چھوٹا تالہ، کنگھا، شیشہ، قینچی، نیل کٹر، اگر نظر خراب ہوتو نظر کی 2 عدد عینک، جائے نماز، تسبیح، طوافِ تسبیح، حج کی کتاب گھر سے واپس گھر تک، حج کے فضائل و مسائل۔جس کے مکمل پڑھنے سے ان شاء اللہ علماء سے حج کے مسائل پوچھنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ٹشو پیپر کا ایک ڈبہ، ایک عدد دیسی سوتر کی مضبوط رسی جو واپسی میں سامان باندھنے کا کام دے گی۔ 1 درجن مضبوط شاپر جو کسی وقت بھی کام آسکتے ہیں۔خواتین کے مخصوص ایاّم میں استعمال کے لئے نیپکن، سفری دستاویز رکھنے کے لئے گلے میں لٹکانے کے لئے چھوٹا بیگ ساتھ رکھ لیں،

سامان کی شناخت

ہر حاجی و حاجن شناخت کے لئے اپنے اپنے سامان پر موٹے مارکر یا پینٹر سے واضح طور پر اپنا نام، پتہ، حج درخواست نمبر، مکتب نمبر، اور پاکستان میں فون نمبر لکھوائیں۔سامان پر سٹیکر وغیرہ نہ لگائیں یہ سامان اوپر نیچے ہوتے وقت اُتر جاتے ہیں۔ہر حاجی کو چاہئے کہ اپنے سامان کو تالہ لگائے ایک چابی بیلٹ میں رکھے اور دوسری

چابی چھوٹے بیگ میں رکھے۔اٹیچی کیس اور دستی بیگ میں اپنا نام اور پتہ لکھ کر ایک ایک چٹ دونوں میں رکھ دیں۔سامان کی گم شدگی کی صورت میں سامان آپ کے پتہ پر بھیج دیا جاتا ہے۔

کھانے پینے کی اشیاءاور ممنوعہ اشیاء

ہر حاجی کو ہدایت کی جاتی ہے کہ سفرِ حج شروع کرنے سے پہلے ان ہدایات پر عمل پیرا ہو۔ان میں سے کوئی چیز ساتھ لیکر نہ جائیں۔

1: کھانے پینے کی کوئی چیز،مثلاً آٹا،چاول،گھی،چینی،دالیں،مرچ،مصالحے،پیاز، لہسن،مٹھائی،پھل وغیرہ۔

2: چولہے،مٹی کا تیل،یا گیس کے چولہے،ماچس،لائیٹر وغیرہ

3: کسی قسم کا لٹریچر،تصاویر،آڈیو،ویڈیو کیسٹ یا سی ڈیز وغیرہ

4: ہر حاجی وحاجن کے تمام سامان کی ایئرپورٹ پر اچھی طرح چیکنگ ہوتی ہے ایک ایک چیز کو دیکھا جاتا ہے مذکورہ بالا تمام اشیاء سامان سے نکال کر ضبط کر لی جاتی ہیں۔

سعودی عربیہ میں کھانے پینے کی تمام اشیاء بہت زیادہ موجود ہوتی ہیں اور آسانی سے مل جاتی ہیں۔کبھی بھی اور کسی بھی موقع پر کھانے پینے کی کمی نہیں ہوتی۔پینتیس یا چالیس لاکھ انسان موجود ہیں جو صبح دوپہر شام کھانا کھا رہے ہیں لیکن کہیں بھی کوئی کمی دیکھنے میں نہیں آتی۔یہ سعودی حکومت کا کارنامہ ہے کہ ہر چیز ہمہ وقت اور ہر جگہ موجود ہے اور سب کا ریٹ بھی ایک ہے۔آپ پھل کھائیں اُن پر تاریخ موجود جو بھی چیز ڈبہ پیک ہو آخری تاریخ استعمال لازمی لکھی ہوئی ہوگی۔حتیٰ کہ آپ ایک انڈا بھی اُٹھائیں تو اس پر بھی تاریخ موجود ہوگی۔

زرِمبادلہ کاانتظام

حجاجِ بیت اللہ الحرام کوسعودی عرب میں زیادہ سے زیادہ 40 دن ٹھہرنا ہوتا ہے اس دوران میں اخراجات کے لئے زرِمبادلہ کاانتظام اپنے گھر سے چلنے سے پہلے کر کے چلنا ہے۔ گورنمنٹ نے آپ کوکوئی رقم زرِمبادلہ کی صورت میں نہیں دینی۔ آپ اپنے اپنے شہر سے ریال یاڈالر میں پاکستانی کرنسی کوتبدیل کرنے والی شاپس سے تبدیل کروا لیں ہر حاجی وحاجن کوکم ازکم 1500 سو ریال ساتھ لے جانے کی اجازت ہوتی ہے۔ زائدرقم گورنمنٹ کے قانون کے مطابق ساتھ نہیں لے جاسکتے یہ رقم دورانِ چیکنگ ضبط بھی ہوسکتی ہے کیونکہ اس پر منی لانڈرنگ اورانسدادِدہشت گردی کامقدمہ بھی ہوسکتا ہے۔

پرائیوٹ سکیم کے تحت حجاجِ کرام کی گھر سے روانگی

آپ تمام حجاجِ کرام حج پرواز میں سفر کریں گے اور جولوگ شارٹ پیکج پر جائیں گے وہ براہِ راست ائیر پورٹ پر پہنچیں گے۔ تمام سرکاری حج پر جانے والے حجاجِ کرام حاجی کیمپ وزارتِ مذہبی اُمور کی ہدایات پر عمل پیرا ہوں۔ اور پرائیوٹ حج پر جانے والے حضرات اپنے متعلقہ ٹور آپریٹر کی ہدایات پر عمل پیرا ہوں۔ ہر سرکاری حاجی کو روانگی کالیٹر وزارتِ مذہبی اُمور کی طرف سے قبل اَز وقت آپ کے گھر کے پتہ پر ارسال کیا جاتا ہے۔ جس میں حاجی کیمپ برائے حصول پاسپورٹ، ٹکٹ، لاکٹ، گردن توڑ بخار کا ٹیکہ و دیگر ٹیکہ جات، جو اَدویات آپ استعمال کرتے ہیں اور ساتھ لیکر جانی ہیں اِنکوسیل بندکروانے کے تمام معاملات درج ہوں گے۔

الحمدللہِ حاجی کیمپ کا عملہ بہت مستعد ہے اور حج سیزن میں چوبیس گھنٹے ڈیوٹی پر

رہتا ہے آپ کسی دوسرے آدمی کی سنی سنائی باتوں پر عمل نہ کریں ہر معاملہ میں حاجی کیمپ کے عملہ سے رجوع کریں کیونکہ ہر حاجی کا معاملہ آپ سے مختلف ہے۔کوئی آج جا رہا ہے کوئی صبح، کوئی کل کوئی شام کوئی رات کو تمام معلومات صرف حاجی کیمپ کے عملہ سے حاصل کریں۔

شناختی لاکٹ اور کارڈ

حکومتِ پاکستان کی طرف سے ہر حاجی کو ہلکے نیلے رنگ کا شناختی لاکٹ حاجی کیمپ سے دیا جاتا ہے۔اس پر حاجی، حاجن کا نام، پاسپورٹ نمبر، مکتب نمبر، اور مکۃ المکرمہ رہائش گاہ کا پتہ لکھا ہوا ہوتا ہے۔

ہر حاجی کو ہمہ وقت اس لاکٹ کو اپنے گلے میں پہنے رکھنا ہے۔ ہوٹل میں اُتار کر نہیں رکھنا ورنہ صبح تہجد کے وقت یہ لاکٹ جلدی میں بستر پر ہی پڑا رہ جائے گا اور اگر خدانخواستہ آپ وہاں گم ہو گئے تو اپنے شناخت لاکٹ کے بغیر اپنی شناخت کھو بیٹھیں گے اور پریشان ہوں گے اور اسی طرح جب آپ سعودی عرب پہنچیں گے تو آپ کو مکتب کی طرف سے ملنے والے کارڈ بھی سنبھال کر رکھنے ہوں گے۔ یہ کارڈ آپ کے پاسپورٹ کے نعم البدل ہیں۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ حج کے دنوں میں کوئی بھی سعودی اَہلکار عازمینِ حج کے کاغذات چیک نہیں کرتا۔اگر کوئی اس طرح کا مطالبہ کرتا ہے تو آپ نے صرف اپنے گلے والا کارڈ دکھانا ہے اور کوئی کاغذ نہیں دکھانا۔اگرچہ دیگر کاغذات آپ کے پاس ہوں تب بھی نہیں دکھانے۔

آپ گھر سے چلنے سے پہلے اس بات کی تسلی کر لیں کہ درج ذیل دستاویزات آپ نے اپنے بیگ میں رکھ لی ہیں۔

1: پاسپورٹ، ہوائی جہاز کا ٹکٹ، (اس ٹکٹ اور پاسپورٹ کے پہلے اور جس جگہ

ویزہ لگا ہوا ہے وہاں کی 2،2 فوٹو کاپیاں) بیگ میں رکھ لیں۔

2: متعلقہ بنک منیجر سے 6 عدد تصدیق شدہ فوٹو۔

3: گردن توڑ بخار کے ٹیکے کا سرٹیفکیٹ۔

4: ضروری استعمال کی تمام اَدویات بمعہ ڈاکٹری نسخہ حاجی کیمپ سے پلاسٹک کے لفافے میں پیک کروانی ہیں۔

5: نادرا کا شناختی کارڈ بمعہ 2 عدد فوٹو کاپی۔

6: پرائیوٹ سکیم کے تحت حجاج گروپ آرگنائزر کی طرف سے دیئے گئے پیکج کی تفصیل جس پر مہر اور دستخط موجود ہوں۔

گھر سے روانگی احرام باندھنے سے پہلے

تمام حجاج کرام سفر سے پہلے گھر ہی میں ناخن تراش لیں، مونچھوں کے بال کم کر لیں، بغل اور زیرِ ناف بالوں کی صفائی کرلیں اور غسل بھی کرلیں اور یہی اعمال کم وبیش عورتیں بھی کرلیں اور حیض ونفاس والی عورت بھی غسل کرلے۔

تمام سامان وغیرہ لے کر آپ نے سیدھے ایئرپورٹ پر کم اَز کم 4 گھنٹے پہلے پہنچ جانا ہے۔ایئرپورٹ پر جانے کے لئے آپ نے پورے لاؤ لشکر کو ساتھ لیکر نہیں جانا بلکہ صرف ایک آدمی جو کہ ڈرائیور کے طور پر جا سکتا ہے جائے گا۔ایئرپورٹ عمارت میں داخل ہوتے ہی آپ کے تمام سامان کی کسٹم حکام باریک بینی سے چیکنگ کریں گے اور اس کے بعد اس سامان کو سکیننگ مشینوں سے گذارا جائے گا۔اس کے بعد متعلقہ حج فلائٹ کے کاؤنٹر پر یہ سامان جمع کروا دیا جائے گا۔کاؤنٹر پر ہر حاجی۔حاجن اپنا اپنا پاسپورٹ اور ٹکٹ دیں گے وہ چیکنگ کے بعد آپ کو بورڈنگ کارڈ جاری کریں گے اور سامان کو ٹیگ لگا کر آپ کو نمبر دے دیں گے وہ نمبر جدہ پہنچ کر حصولِ سامان کام آئیں

گے۔اس کاؤنٹر سے پاسپورٹ اور ٹکٹ واپس لے لیں۔

اس کے بعد ایک اور کاؤنٹر امیگریشن پر جانا ہوگا وہ آپ کے آنکھوں کے فوٹو لیں گے اور پاسپورٹ پر فوری کاروائی کر کے مختلف چیکنگ کے مراحل سے گزرتے ہوئے ایک بڑے ہال میں پہنچ جائیں گے۔

جو لوگ حج سے بیس دن پہلے جا رہے ہیں وہ یہاں پر احرام نہ باندھیں۔اس لئے کہ یہ براہِ راست مدینۃ المنورہ جا رہے ہیں یہ جدہ نہیں جائیں گے۔اور جو جدہ جا رہے ہیں وہ اسی ہال میں دونوں اطراف عورتوں اور مردوں کے لئے الگ الگ باتھ روم اور وضوخانے اور مسجدیں ہیں وہاں احرام باندھیں۔خواتین انہی کپڑوں میں احرام کی نیت کریں گی صرف سر کے بالوں کو باندھنے کے لئے کوئی رومال کپڑا وغیرہ استعمال کریں گی اور جیسے چاہیں جوتے پہن سکتی ہیں۔خواتین کا یہی احرام ہے البتہ ان کا لباس مکمل سَتر والا ہونا چاہیے۔اتنا باریک نہ ہو کہ جسم نظر آئے، نہ اتنا تنگ ہو کہ جسم کی ساخت نمایاں ہو۔اور نہ اس کا رنگ اتنا بھڑکیلا ہو کہ مردوں کو متوجہ کرے۔اور اس کے اوپر عبایا جو بازار یا حاجی کیمپ سے خریدا ہو یا خود تیار کیا ہو وہ لباس کے اوپر پہن لے۔عبایا کے فرنٹ والے حصہ میں چھوٹا پاکستانی جھنڈا کڑھائی کیا ہوا یا لگا ہوا ہو۔ یہ بات پھر واضح کی جاتی ہے کہ عورت کے سر کے بال ہرگز نظر نہ آئیں اور چہرہ پر کپڑا ہرگز نہ لگے، سر پر کیپ پہن لیں اوپر سے پردہ نیچے لٹکا دیں تا کہ کپڑا منہ پر نہ لگے اور پردہ بھی ہو جائے۔2 رکعت عمرہ کی نیت سے نفل پڑھ کر عمرہ کی نیت کریں اور آہستہ تلبیہ پڑھیں۔ مرد تمام کپڑے اُتار کر 2 عدد چادریں، ایک تہہ بند اور دوسری اوپر اوڑھ لیں سر کو ڈھانپ کر 2 رکعت نفل عمرہ کی نیت سے پڑھیں۔سلام پھیر کر سر کو ننگا کر دیں۔عمرہ کی نیت کریں: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ- اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ بِعُمْرَةٍ- یا اللہ میں حاضر ہوں عمرہ کے لئے۔اب مرد حضرات عمرہ کی نیت کرنے

کے بعدکم ازکم تین مرتبہ اُونچی آواز سے اورعورتیں دھیمی آواز سے تلبیہ پڑھیں۔لَبَّيۡكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيۡكَ۔ لَبَّيۡكَ لَا شَرِيۡكَ لَكَ لَبَّيۡكَ اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَةَ لَكَ وَالۡمُلۡكَ لَا شَرِيۡكَ لَكَ۔ حاضرہوں اَے اللہ میں حاضرہوں،میں حاضرہوں تیراکوئی شریک نہیں میں حاضرہوں بےشک تمام تعریفیں تیرے ہی لائق ہیں ساری نعمتیں تیری ہی دی ہوئی ہیں اورتمام بادشاہی تیری ہی ہے تیراکوئی شریک نہیں۔حاجی صاحبان جہازمیں بیٹھنے سے پہلے باتھ روم سے فارغ ہوجائیں۔جہاز میں جگہ نہیں ہوتی، جوہوتی ہے وہ بہت مختصر ہے صرف خانہ پُری،آپ کااحرام وہاں پلید ہوجائے گا۔آپ پریشان ہوں گے۔

نوٹ

1: پاکستان سے جانے والے تمام حجاجِ کرام کے لئےضروری ہے کہ وہ اوپراوڑھنے والی چادر پر پاکستانی جھنڈااورعورتیں استعمال ہونے والے عبایا پر پاکستانی جھنڈے کانشان لازمی لگوائیں اس سےاس ملک کےحجاج کی پہچان میں آسانی ہوتی ہے۔خدانخواستہ کسی ایکسڈنٹ، حادثہ، بے ہوشی،کسی مصیبت یا پریشانی وغیرہ کی صورت میں پہچان میں آسانی ہوتی ہے۔

2: سامان کی بکنگ کےوقت اس بات کاخاص خیال رکھیں کہ اپنااحرام،بیلٹ،چپل، سفری دستاویزات، پاسپورٹ،ایمرجنسی میں استعمال ہونے والی اَدویات وغیرہ بک نہیں کروانی بلکہ یہ تمام دستاویز چھوٹے سفری بیگ میں رکھ لیں۔ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ جوسامان آپ کایہاں ائیرپورٹ پرجمع ہوگیاہےوہ آپ کوجدہ میں جاکرملے گا۔

3: ہاتھ والاسامان لےکرجہاز پرسوار ہونے کے لئے لائن لگاکراپنی نشست پربیٹھ

جائیں۔ کرنسی اور دستاویزات والا بیگ اپنے گلے میں ڈالے رکھیں۔ سیٹ بیلٹ باندھ لیں۔ جہاز کے اُڑتے اور اُترتے وقت کھڑے نہ ہوں جہاز میں پانی وغیرہ فرش پر ہرگز نہ گرائیں۔ جہاز میں چلنے پھرنے سے گریز کریں، جہاز کا ٹوائلٹ بہت چھوٹا ہوتا ہے احتیاط سے استعمال کریں اور ٹشو استعمال کریں گندگی ہرگز نہ پھیلائیں ورنہ آپ کا احرام بھی ناپاک ہوجائے گا اور دیگر لوگ بھی پریشان ہوں گے۔

دورانِ پرواز بجائے دنیاوی گفتگو کے اللہ کا ذکر اور لبیک کثرت سے پڑھیں۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ، طیبہ، طاہرہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج کس کا قبول ہے عمرہ کس کا قبول ہے۔ میرے اور آپ سب کے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو سب سے زیادہ لبیک پڑھے اُس کا حج بھی قبول ہے اُس کا عمرہ بھی قبول ہے اس لئے تمام حجاج کو ہدایت کی جاتی ہے کہ احرام باندھنے سے لیکر کھولنے تک سب سے زیادہ پڑھے جانے والے کلمات لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کثرت سے پڑھیں۔

بین الاقوامی ائیر پورٹ جدہ

یہ دنیا کا واحد ایئرپورٹ ہے جس پر ہر تین منٹ میں جہاز اُترتا اور اُڑان بھرتا ہے۔ جدہ ایئرپورٹ پر غیر معمولی لوگوں کا ازدھام ہوتا ہے اور تاخیر کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔

جدہ ایئرپورٹ پر اُترتے ہی پہلے آپ کو قطرے پلائے جاتے ہیں ہر حاجی سے ییلو کارڈ دیکھا جاتا ہے، جس کے پاس ییلو کارڈ نہ ہو اُس کو گردن توڑ بخار کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ اس کے بعد حاجی کو نیچے والے بہت بڑے ھال میں بھیج دیا جاتا ہے وہاں بہت سے کاؤنٹر موجود ہیں ہر کاؤنٹر کے سامنے لائن بنالیں۔ یہاں پر ہر حاجی کی ایمیگریشن ہو

گی آنکھوں کا فوٹو لیں گے، اُنگلیوں کے پرنٹ لیں گے اور آپ کے ویزے کی چیکنگ ہوگی اس کے بعد پاسپورٹ پر مہر لگا کر آپ کو آگے ھال میں بھیج دیں گے وہاں موجود عملہ سے پوچھ کر اپنا سامان وغیرہ ڈھونڈ کر ٹرالی پر رکھیں ہر حاجی اپنا اپنا سامان وہاں لگے ہوئے سکینر پر چیک کروائیں۔ یہاں سے فارغ ہوکر باہر گیٹ پر ایک بڑی ٹرالی لگی ہوگی وہاں کا عملہ آپ سے سامان لیکر اُس میں لوڈ کر دے گا۔ جب ٹرالی بھر جائے گی تو جہاں پاکستان کا جھنڈا لگا ہوا ہے آپ کا سامان وہاں اُتار دیا جائے گا آپ اپنا اپنا سامان لیکر اُن چھتریوں کے نیچے بیٹھ جائیں وہاں دائیں بائیں عورتوں اور مردوں کے لئے باتھ روم موجود ہیں اُن سے فارغ ہوجائیں۔

وہاں جگہ جگہ پر آپ کی راہنمائی کے لئے ڈیوٹی پر پاکستانی سٹاف سبز جیکٹ پہنے نظر آئے گا وہ آپ کی ہر طرح کی رہنمائی کریں گے آپ کی پرواز کے جب تمام حاجی اکٹھے ہو جائیں گے وہ فوراً آپ کے لئے بسوں کا انتظام کریں گے آپ اپنا سامان بسوں کے پاس جا کر رکھیں۔ مؤسسہ کا نمائندہ آپ سے پاسپورٹ وصول کرے گا اور آپ کا سامان وہاں موجود مزدوروں سے بسوں میں لوڈ کروائے گا۔ تمام حجاجِ کرام اعلان کر کے پاسپورٹ سے ہوائی جہاز کا ٹکٹ نکال لیں اور اپنے پاس محفوظ کر لیں یہاں جو آپ سے پاسپورٹ وصول کیا گیا وہ 40 دن کے بعد آپ کو یہاں ہی دیا جائے گا اس دوران یہ پاسپورٹ مکہ، مدینہ پھرتے پھراتے پھر جدہ ایئر پورٹ پر آجاتا ہے۔ ہر حاجی یہاں اس بات کا خاص خیال رکھے جس بس پر سامان رکھوایا گیا ہے اُسی پر سوار ہوا گر آپ کسی دوسری بس میں بیٹھ گئے تو پھر سامان کے سلسلے میں آپ کو کافی پریشانی ہوسکتی ہے۔

تمام حجاجِ کرام کو ہدایت کی جاتی ہے ایئر پورٹ کے اندر باہر مختلف جگہوں پر بنگالی لوگ سمیں بیچ رہے ہوتے ہیں ان سے سمیں نہ خریدیں بلکہ وہاں فرنچائز موجود ہیں وہاں سے سم خریدیں اور اُس کا کارڈ سنبھال کر رکھیں یہ قانونی سم ہے۔ جب آپ نے

بیلنس استعمال کرنا ہو کارڈ دکھا کر بیلنس لوڈ کروا سکتے ہے۔ جدہ ایئرپورٹ سے بس کو چلتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ گزرے گا بس ایک جگہ جا کر رک جائے گی آپ کو بادشاہ سلامت کی طرف سے زمزم اور بسکٹ کے تحفے ملیں گے اور لبیک پڑھتے پڑھاتے آپ کی بس معلم کے مین آفس کے سامنے رکے گی ڈرائیور تمام پاسپورٹ معلم کے حوالے کرے گا معلم کی طرف سے ہر حاجن حاجی کو چین دی جائے گی وہ ہاتھ میں پہن لیں وہ کبھی نہ اُتاریں اس کے بعد آپ کی بس رہائشی ہوٹل پر جا کر تمام حجاج کو اُتار دیگی۔

پاکستان سے براہِ راست مدینۃ المنورہ جانے والے حجاج سے ائیرپورٹ کے باہر مکتب الوکلاء والے پاسپورٹ وصول کرلیں گے۔ ہوائی جہاز کا ٹکٹ نکال کر پاسپورٹ ان کو دے دیں۔ پاسپورٹ کی جگہ کارڈ دیں گے اُن پر تمام ضروری معلومات درج ہوں گی۔

سیکٹر اور بلڈنگ نمبر

سرکاری حج سکیم کے تحت جانے والے لوگوں کے لئے مکتہ المکرمہ میں حاصل کی گئی عمارتیں اور ان کے محلِ وقوع کے اعتبار سے مختلف سیکٹرز میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہر سیکٹر میں کئی عمارات ہوتی ہیں۔ ہر ایک عمارت کو ایک مخصوص نمبر اَلاٹ کیا جاتا ہے۔ اور اس سفرِ حج کے شروع میں ہی ہر حاجی کو بلڈنگ نمبر اَلاٹ کر دیا جاتا ہے اور ہر بلڈنگ کے سامنے پاکستانی پرچم والے بورڈ، بلڈنگ نمبر، مکتب نمبر درج ہوتا ہے اور یہ کوشش بھی کی جاتی ہے کہ ایک فلائٹ سے جانے والے حجاجِ کرام کو ایک ہی بلڈنگ میں ٹھہرایا جائے۔ اس لئے ہر بلڈنگ میں 400 سے 500 حاجی ایک بلڈنگ میں ٹھہرتے ہیں۔ ان تمام حجاجِ کرام کو پہلے سے ہی اَلاٹ شدہ کمروں کی چابیاں دے دی جاتی ہیں۔ آپ آپس میں مل کر ردو بدل کر سکتے ہیں سرکاری طور پر کمرے میں ردو بدل نہیں ہو سکتا۔ ہر کمرہ میں 6 افراد کی گنجائش ہوتی ہے اس لئے خصوصی اپیل ہے کہ اس موقعہ پر

حسبِ ضرورت ایک دوسرے سے تعاون ضرور کریں تا کہ عورتوں کو مردوں سے الگ کمروں میں ایڈ جسٹ کیا جا سکے۔اس موقعہ پر ہر حاجی جلدی اپنے کمرے میں پہنچنا چاہتا ہے۔آپ لوگوں کا سامان کئی منزلہ عمارت میں بذریعہ لفٹ پہنچانا ہوتا ہے اس میں لازمی وقت لگ جاتا ہے۔ اس لئے لفٹوں کے باہر بھیڑ لگ جاتی ہے اس وقت تمام عازمینِ حج کو صبر کی تلقین کی جاتی ہے باری باری سارے حاجی کمروں میں چلے جائیں گے اس پروسس میں ایک گھنٹہ بھی لگ سکتا ہے

بلڈنگ سے حرم شریف تک ٹرانسپورٹ کا انتظام

حکومتِ پاکستان میں مسجد الحرام سے دور واقع بلڈنگز میں رہائش پذیر عازمینِ حج کی سہولت کے پیشِ نظر ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا ہے اس مقصد کے لئے اُس علاقے میں حاصل کی گئی بلڈنگز کی مناسب گروپ بندی کردی جاتی ہے اور ہر گروپ کے بلڈنگ کے قریب ایک بس سٹاپ بنادیا جاتا ہے جہاں سے ہر نماز کے نظام الاوقات کے مطابق بسیں وہاں پر موجود رہتی ہیں یہ بسیں تھوڑے وقفے سے عازمین حج کو لیکر حرم شریف کی طرف روانہ ہوجاتی ہیں ہر بس کے سامنے اُس کا سیکٹر نمبر اور بلڈنگ نمبر درج ہوتا ہے تا کہ عازمین کو اپنی بس کی شناخت میں آسانی ہو یہ بسیں کُدائی کے قریب بنائے گئے سرکاری بسوں کے اڈہ تک پہنچاتی ہیں۔ یہ اڈا حرم شریف سے 3۔4 کلومیٹر دور ہے یہاں اُتر کر تمام عازمین حج گورنمنٹ کی سرکاری سابتکو (sabitko) بسوں میں بیٹھ کر حرم شریف کی طرف فری ٹکٹ جاتے ہیں۔

اَیام حج میں اِن بسوں میں رش بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے اس لئے نماز کے فوراً بعد حرم شریف سے نہ نکلیں بلکہ ایک ڈیڑھ گھنٹہ بعد میں جائیں رش کم ہو جاتا ہے۔حرم شریف کی طرف نماز کے لئے آنے والے حضرات سے گذارش ہے کہ اذان سے کم از کم

ڈیڑھ دو گھنٹے پہلے بلڈنگوں سے نکل پڑیں تا کہ آپ بروقت رش سے بچ کر حرم شریف میں پہنچ سکیں اور آپ کو حرم شریف کے اندر مناسب جگہ مل جائے۔

یہ بات ذہن میں رکھیں بسوں سے اُترتے چڑھتے وقت دھکم پیل سے بچیں جیب کُتروں سے بھی بچیں اور صبر کا دامن نہ چھوڑیں اس سفر میں غصہ میں ہرگز نہ آئیں یہ آپ کے لئے بہت بہتر ہوگا۔ اللہ کا ذکر اور درود وسلام پڑھتے رہیں تا کہ وقت جلدی گزرجائے۔

سرکاری حاجیوں کو کھانے کے وقت ہدایات

سرکاری حجاجِ کرام کو دن میں اُن کی بلڈنگ پر تین مرتبہ کھانا مہیا کیا جاتا ہے اس سلسلہ میں حجاجِ کرام سے نظم وضبط کی اَپیل کی جاتی ہے ہر حاجی اپنے حصہ سے زیادہ کھانا لینے سے پرہیز کرے۔ لبن، دھی، رس، اور پھل جیسے مینو کی پیک اَشیا میں سے ہر ایک حاجی اپنے حصہ سے زیادہ نہ لے کیونکہ اپنے حصہ سے زیادہ لینے کی وجہ سے حجاج کے مابین لڑائی جھگڑے کا اَندیشہ ہوتا ہے اور کبھی زیادہ کھانا کھانے سے بیماری وتکلیف کا سبب بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ فریج میں سٹاک کر کے رکھنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

مدینہ منورہ میں حجاجِ کرام کا ایک بڑے ہوٹل میں قیام ہوسکتا ہے۔ پاکستانی عازمینِ حج کو صرف نامزد کردہ کیٹرنگ کمپنیوں سے کھانا لینا ہوتا ہے۔ اس ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں دوسرے ممالک کے حجاج کی میزوں سے کھانے کی اَشیاء ہرگز نہ اُٹھائی جائیں حاجیوں کا یہ عمل نہایت شرمندگی کا باعث ہے۔ قطاروں میں کھانا لیتے وقت عمر رسیدہ ومعذور افراد اور عورتوں کو ترجیح دینی چاہیے۔

بچا ہوا کھانا ٹوکری وغیرہ میں ڈال دیں تا کہ ڈائننگ ایرئیا صاف رہے۔ پاکستانی حاجیوں کا کھانا اگرچہ پاکستانی باورچیوں سے تیار کروایا جاتا ہے
لیکن ہر فرد کی انفرادی فرمائش پوری کرنا ممکن ہی نہیں۔ اس سلسلہ میں پاکستانی حج

مشن سے تعاون کی ضرورت ہے۔

حج کے دنوں میں بسوں کی بندش

جیسے جیسے حج کے دن قریب آتے ہیں رش میں بے پناہ اضافہ ہوجاتا ہے۔ ایامِ حج شروع ہونے سے پہلے (یکم ذی الحجہ) اور حج کے چند دن بعد حرم شریف کے قرب و جوار میں ٹریفک کی بے پناہ بھیڑ کی وجہ سے حکومتِ پاکستان کی طرف سے مہیا کی جانے والی بسیں بند کردی جاتی ہیں۔ ان ایام میں ٹیکسی والے بھی اپنا کرایہ بڑھا دیتے ہیں آپ کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ آپ 5 یا 6 آدمیوں کا گروپ بنالیں اس طرح کرایہ بھی تقسیم ہوجائے گا اور حرم شریف کی حاضری بھی ہوجایا کرے گی اِن آخری دنوں میں ضعیف عازمینِ حج اور خصوصاً معذور افراد اور عورتیں ہرگز حرم شریف میں نہ جائیں بلکہ وہاں قریب ہی محلہ کی مسجد میں نماز پڑھ لیا کریں اور حج کی تیاری میں لگ جائیں کیونکہ آنے والے دن بہت اہم ہیں۔

بلڈنگ میں لفٹ کا استعمال

عازمین حج کے لئے مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ میں کرایہ پر لی جانے والی بلڈنگیں کئی منزلہ ہوتی ہیں اور ہر منزل پر جانے کے لئے لفٹ کا انتظام ہوتا ہے۔ اوقاتِ نماز میں لفٹ کی بھیڑ بڑھ جاتی ہے لہٰذا پریشانی سے بچنے کے لئے عازمین حج کو چاہیے کہ وہ وقت سے پہلے تیار ہوکر اپنے کمروں سے باہر نکلیں اور لفٹ پر بھیڑ سے بچیں۔ لفٹ میں سوار ہوتے وقت پہلے لفٹ میں موجود لوگوں کو باہر نکلنے دیں پھر لفٹ میں سوار ہوں۔ جس منزل پر جانا مقصود ہو وہ لوگ پہلے سوار ہوں بعد والے اس کے بعد سوار ہوں جس منزل پر اُترنا ہو اُسکا نمبر دبائیں لفٹ کا اُس منزل پر رکنے کے بعد دروازہ کھلنے کا انتظار کریں اور آرام سے اُتریں۔ اپنے کمروں سے نیچے اُترنے کے لئے آپ سیڑھیاں

بھی استعمال کریں یہ آپ کی صحت کے لئے بہت فائدہ مند ہیں اور وقت کی بھی بچت ہے۔

پہلے عمرہ کی اَدائیگی

تمام حجاجِ کرام اپنا اپنا سامان کمروں میں رکھنے کے بعد تھوڑا آرام کر لیں اور خوردونوش سے فراغت کے بعد ایک پرواز سے آنے والے تمام لوگ ایک گروپ کی صورت میں مکتب کے متعین کردہ گائیڈ یا گروپ میں ایسا شخص جس نے پہلے حج یا عمرہ کیا ہوا ہو اور دین کا علم بھی رکھتا ہو اسکی سربراہی میں اکٹھے ہو کر بلڈنگ کے کاؤنٹر سے بلڈنگ کے کارڈ لے کر نظم وضبط کے ساتھ عمرہ کی اَدائیگی کے لئے حرم شریف میں تشریف لے جائیں تا کہ آپ عمرہ کے تمام اَرکان وواجبات صحیح طور پر اَدا کر سکیں، یہ بات ذہن میں رکھیں کہ جب تک تمام اَرکان وواجباتِ عمرہ مکمل نہ کرلیں اِحرام ہرگز نہ کھولیں۔ چلتے ہوئے تمام مرد عورتیں بلڈنگ سے کارڈ اور کچھ نقدی ریالوں کی صورت میں اپنے پاس ضرور رکھیں تا کہ بوقتِ ضرورت کام آئے۔

حرم شریف میں داخل ہونے سے پہلے گیٹ نمبر نوٹ کرلیں اور یہاں گیٹ کے باہر ایک جگہ مقرر کرلیں۔عمرہ مکمل کرنے کے بعد تمام مرد عورتیں اس جگہ پر اکٹھے ہو کر ہوٹل جائیں گے۔عورتوں کو تمام ساتھی اپنے درمیان کرلیں۔

عمرہ کا طریقہ

افعالِ عمرہ: عمرہ کے 2 فرض ہیں ایک احرام دوسرا طواف۔ 2 واجبات ہیں صفا مروہ کی سعی کرنا اور حلق کرنا یا قصر کرنا۔احرام کے لئے 2 فرض ہیں نیت اور تلبیہ۔طواف کی نیت فرض ہے صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا اور بال منڈوانا یا قصر کرنا واجب ہے(معلم الحجاج) اگر کوئی طواف کی نیت کئے بغیر سات چکر لگائے گا تو طواف نہیں ہوگا۔ 2:طواف کے

پہلے 4 چکر فرض ہیں اور بقیہ 3 واجب ہیں۔طواف کے درج ذیل واجبات ہیں۔

1: طہارت یعنی بے وضو نہ ہونا۔عورت کا حیض ونفاس سے پاک ہونا۔2: ستر کا ڈھانپنا، مرد کا ناف سے گھٹنے تک۔عورت کا ہاتھ۔ چہرہ۔ پاؤں ٹخنے تک کے علاوہ سارا بدن ستر ہے۔3: پیدل چلنا (اُس کے لئے جو پیدل چلنے پر قادر ہو۔4: دورانِ طواف کعبۃ اللہ شریف بائیں طرف ہونا۔5: بیت اللہ شریف کے ساتھ U کی شکل کی دیوار کے اندر کے حصہ کو حطیم کہتے ہیں یہ بیت اللہ شریف کے اندر کا حصہ ہے اس لئے طواف کے دوران اس کے باہر سے چلنا، چکر لگانا۔ 6: سات چکر لگانا (پے در پے کرنا) یعنی مسلسل کرنا۔ 7: طواف کے سات چکر مکمل کرنے کے بعد مطاف یا حرم شریف میں واجب طواف اَدا کرنا۔

طواف کی سنتیں

1: اضطباع۔حالتِ احرام میں دایاں کندھا کھلا رکھنا (یعنی ننگا رکھنا)

2: طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل (یعنی اَکڑ اَکڑ کر چلنا)

3: طواف کی ابتداء حجرِ اَسود کے بالکل سامنے نیت اور اِستلام سے کرنا

4: رکنِ یمانی کو سینہ پھیرے بغیر دائیں ہاتھ سے چھونا یا اِستلام کرنا

5: عمرہ کے طواف کے آخری چار چکروں میں رمل نہ کرنا

6: ہر چکر میں حجرِ اَسود کا اِستلام کرنا

7: دورانِ طواف بیت اللہ شریف کی طرف نہ دیکھنا

8: رُکنِ یمانی اور حجرِ اَسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَاغَفَّارُ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ

اے اللہ توہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اور مجھے جنت میں نیک لوگوں کے ساتھ رکھ جب آپ حرم شریف میں داخل ہوں اور دایاں پیر مسجد کے اندر رکھیں اور یہ پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ نیچے دیکھتے ہوئے چلتے جائیں اور جب سیڑھیاں آجائیں تو راستہ سے ہٹ کر ایک طرف سامنے بیت اللہ شریف پر نگاہ ڈالیں پہلی نظر میں اللہ سے جو مانگیں وہ عطا ہوگا پھر سیڑھیاں اُتر کر حجرِ اَسود کی طرف جائیں حجرِ اَسود کے بل مقابل ایک فٹ بائیں طرف کھڑے ہو کر تلبیہ پڑھنا بند کر دیں۔ دایاں کندھا ننگا کریں۔ پھر نیت کریں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فَيَسِّرْهُ لِىْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّىْ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَزَّوَجَلَّ۔ طواف کی نیت اردو یا پنجابی یا کسی بھی زبان میں کر سکتے ہیں۔ اللہ میں تیرے گھر کے سات چکروں کی نیت کرتا ہوں تو آسان کر اور قبول فرما پھر بالکل حجرِ اَسود کے سامنے کھڑے ہو کر تکبیرِ تحریمہ کی طرح کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں پھر دوبارہ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پڑھ کر اپنے سینہ کے برابر ہاتھ اُٹھائیں کہ ہاتھ کی ہتھیلیاں حجر اَسود کی طرف ہوں تکبیر پڑھنے کے بعد ہاتھوں کو چوم لیں۔ پھر دائیں طرف سے طواف شروع کریں کہ رمل یعنی اَکڑ اَکڑ کر چلیں جب آپ حجر اسود سے چوتھے کونے رکنِ یمانی پر پہنچے گے تیسرے کلمہ پر ورد یا دیگر دعائیں جو آپ پڑھ رہے تھے بند کر دیں یہاں سے حجر اسود تک۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔ 2،3،4، یا جتنی دفعہ پڑھ سکیں پڑھ لیں پھر جب حجر اسود کے سامنے پہنچ جائیں بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پڑھ کر اِستلام کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو چوم لیں اس طرح آپ

کا ایک چکر مکمل ہو گیا (دوسرے اور تیسرے چکر میں بھی رَمل کرنا ہے اگلے چار چکر بغیر رَمل کے کرنے ہیں) سات چکر مکمل کرنے کے بعد طواف سے فارغ ہو کر آٹھواں استلام کر کے پھر کندھوں کو ڈھانپ کر دو رکعت واجب طواف ادا کریں پھر زمزم پیئں پھر حجر اَسود کا نواں استلام کر کے صفا و مروہ کی طرف چلے جائیں۔ صفا پر کھڑے ہو کر بیت اللہ شریف کی طرف رخ کر کے سعی کی نیت دل میں کریں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اُرِیْدُالسَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ لِوَجْہِ الْکَرِیْمِ فَیَسِّرْہُ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ ۔اے اللہ! میں صفا و مروہ کے درمیان سات چکروں سے سعی کرتا ہوں خاص تیری خوشنودی اور رضا کے لئے پس میرے لئے آسان فرما اور قبول فرمالے، نیت کر کے دائیں طرف سے لوگ جا رہے ہیں آپ بھی سعی شروع کر دیں تھوڑا آگے چلیں گے تو سبز لائٹس شروع ہو جائیں گی یہاں سے دُڑکی چال دوڑ کر گزریں یہاں تک کہ دوسری سبز لائٹ آجائے (عورتیں ہرگز نہ دوڑیں بلکہ عام رفتار میں چلیں) مروہ پہاڑی تک آپ اپنی زبان میں دعائیں پڑھتے جائیں مروہ پہنچ کر بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرْ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہیں اور دعا مانگیں جو دعا مانگیں گے قبول ہو گی سعی کا ایک چکر مکمل ہو گیا اور دوسرا چکر صفا پر مکمل ہو گا۔ اور اس طرح ساتواں چکر مروہ پہاڑی پر ہو گا دوران سعی ہر مرتبہ سبز ستونوں کے درمیان مردوں نے دوڑ کر گزرنا ہے۔ سات چکر مکمل کر کے حرم شریف میں آجائیں اگر دل امادہ ہو تو دو نفل شکرانہ ادا کریں اس کے بعد حرم شریف سے جس دروازہ سے آئے تھے باہر جا کر ٹنڈ کروائیں اب آپ پر احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں ہیں ہوٹل پہ جا کر نہا دھو کر روزمرہ کے کپڑے استعمال کریں اور عام کپڑوں میں حرم شریف آئیں طواف کریں طواف زندہ و مردہ دونوں کے لئے کر سکتے ہیں۔ اَب نفلی طواف کے بعد سعی نہیں ہے۔ نماز پڑھیں قرآن پاک کی تلاوت کریں یہاں کا ہر لمحہ لاکھوں نیکیوں کو لئے ہوئے ہے وقت کو ضائع ہرگز نہ

کریں۔تھک جائیں تو بیت اللہ شریف کو نظریں جما کر دیکھیں ہر لمحہ حرم کی بیس نیکیاں آپ کے اعمال میں درج ہوں گی ایک دفعہ نظر بھر کر بیت اللہ شریف کو دیکھنے سے چھ ماہ کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں بیت اللہ شریف کو دیکھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں ایک روایت ہے کہ بیت اللہ شریف کو ایک نگاہ دیکھنا ایک سال کی عبادت کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے۔

ضروری ہدایات

عمرہ مکمل کرنے کے بعد تھکاوٹ بہت زیادہ ہوجاتی ہے اور نیند کا غلبہ ہوجاتا ہے اس لئے حرم شریف میں نماز اور نوافل پڑھنے کے بعد آرام کی غرض سے واپس ہوٹل میں تشریف لے جائیں نہا دھو کر احرام کھول کر روزمرّہ کے کپڑے پہن لیں اور آرام کر لیں۔جب دوبارہ حرم شریف میں آنا ہو تو اوقاتِ نماز حرم شریف لٹکی ہوئی سنہری گھڑیوں سے نوٹ کرلیں۔

کسی عام آدمی سے ہرگز سم نہ خریدیں بلکہ پاسپورٹ کی کاپی حرم شریف کے باہر بڑے ہوٹلوں میں سم کی فرنچائز موجود ہیں وہاں سے سم خرید لیں اپنی خریت کی اہلِ خانہ کو اطلاع دیں۔جب آپ کو کھانے کی طلب ہو اُسی وقت کھانا کھائیں۔حرم شریف اور باہر سے ہرگز ٹھنڈا پانی استعمال نہ کریں۔ورنہ آپ کا گلہ بیٹھ جائے گا۔اور بخار بھی ہو جائے گا۔پانی حرم شریف زمزم مکس کرکے استعمال کریں۔

حاجیوں کی رہائش بہت مختصر ہوتی ہے اس لیے آپ سے ملنے کے لئے آئے مہمانوں کو حرم شریف کے باہر ملاقات کا وقت دیں۔اور اُنہیں وہیں سے فارغ کردیں ایک تو ہوٹل بہت دور ہے دوسرا قانوناً مہمان آپ کے پاس نہیں ٹھہر سکتا اگر شکایت ہوگئی یا دورانِ چیکنگ آپ کا مہمان پکڑا گیا تو اس کا اقامہ ضبط ہوجائے گا اور جرمانہ بھی دینا ہوگا۔

ہوٹل میں بیت الخلاء کم ہوتے ہیں اس لئے تحمل سے کام لیں۔اسی طرح خواتین کپڑے دھونے کے لئےغسل خانہ میں گھس جاتی ہیں اور باقی ساتھی باہر انتظار میں کھڑے رہتے ہیں۔ بیت الخلاء میں چائے کی پتی۔ سالن۔ پھلوں کے چھلکے ہرگز نہ پھینکیں بلکہ کمرے کے اندر چھوٹا ڈبہ اور کمرے کے باہر پلاسٹک کی بڑی ٹوکری رکھی ہوئی ہوتی ہے۔اس میں بچی ہوئی روٹی خالی ڈبے وغیرہ اس میں ڈالیں۔

بِلاضرورت دھوپ میں باہر نہ پھریں اگر باہر نکلنا ہوتو چھتری یا تولیہ سر پر رکھ کر جائیں۔ اپنی رقم سنبھال کر تالے میں رکھیں اور ہر وقت کچھ ریال آپ کے پاس بھی ہونے چاہیں۔حرم شریف میں بہت زیادہ بھیڑ ہوتی ہے اور جیب کٹ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ جہاں آپ کی رہائش ہوگی وہاں فری ڈسپنسری ہوگی ضرورت کے وقت پاکستانی ڈسپنسریوں سے فائدہ اُٹھائیں۔ ہر حاجی کو چاہیے کہ رہائش حاصل کر لینے کے بعد اس کا محل وقوع۔ عمارت نمبر اور اس شاہراہ کا نام ضرور لکھ کر محفوظ کر لیں۔ اگر خدانخواستہ آپ گم جائیں تو ساتھیوں کے فون نمبر آپ کے پاس ہونے چاہیے تا کہ اُن کو آپ اپنی گم شدگی کی اطلاع کر سکیں۔ نیز گمشدگی کی صورت میں آپ جہاں بھی ہوں آپ وہاں سے حرم شریف آ جائیں تا کہ ساتھیوں کو آپ آسانی کے ساتھ مل سکیں۔

اگر آپ کو کوئی شکایت ہو تو بلڈنگ کے کاؤنٹر پر ایک رجسٹر موجود ہے اُس میں اپنی شکایت درج کریں ہر بلڈنگ میں ایک معاون ہوتا ہے اُس سے بھی رابطہ کر کے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔مفت ہیلپ لائن نمبر نوٹ کر لیں۔ 166622۔1۔0800 پر شکایت لکھوائیں فوراً عمل ہوگا۔حرم شریف جاتے ہوئے کپڑوں کی تھیلی جس میں پانی کی بوتل، بسکٹ، پھل وغیرہ ڈال لیں اور دروازے پر سے شاپر بیگ لے کر اُس میں جوتی ڈال کر تھیلی میں رکھیں اور ہر وقت جوتی آپ کے پاس ہونی چاہیے۔اگر کوئی دوائی استعمال کرتے ہوں تو وہ بھی اُسی تھیلی میں رکھیں۔حرم شریف میں اُوپر کی منزل پر جانے

کے لئے خود کار سیڑھیاں ہیں اُن کو استعمال کریں۔ اسی طرح بیت الخلاء میں جائیں تو وہاں بھی یہ سہولت موجود ہے بیت الخلاء 2، 2 منزلہ ہیں پہلے میں اگر رش ہو تو نیچے والی منزل میں چلے جائیں۔ حرم شریف کے چاروں اطراف بیت الخلاء عورتوں کے لئے الگ مردوں کے لئے الگ ہیں ان کو عربی میں دوراۃ میاۃ کہتے ہیں۔ مدینۃ المنورہ میں تین تین منزلہ بیت الخلاء ہے۔ جہاں کوئی بدبو نہیں ہوتی۔

بیت اللہ شریف کا مختصر تعارف

کعبۃ اللہ شریف اللہ کا محترم ومقدس گھر ہے اس کی حرمت کی وجہ سے پورا مکہ شہر محترم ہے۔ جب حاجی مکہ مکرمہ پہنچ جاتا ہے تو ہر حاجی کے لئے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ میرا مہمان آیا ہے اس کے پیروں کے نیچے نورانی پَر بچھاؤ اور جب حاجی مسجد کے اندر پہنچ جاتا ہے تو پہلی نگاہ جب بیت اللہ شریف پر پڑتی ہے اس وقت حاجی جو دعا مانگتا ہے وہ قبول ہو جاتی ہے۔

حجرِ اَسود

یہ جنت کا پتھر ہے اس پتھر کو حضرت جبرائیل امین نے اللہ کے حکم سے جنت سے لا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیش کیا کہ یہ بیت اللہ شریف کے اس کونے میں لگائیں۔ اور قیامت تک اسی کونے سے طواف کی ابتداء اور اختتام ہوگا۔ اس کی حفاظت کے لئے چاندی کا خول چڑھایا گیا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کو بوسہ دیا۔ امام مالک نے جب حجرِ اسود کو چوما تو فرمایا میں نے خدا کی قسم اس جگہ کو چوما ہے جس جگہ کو اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چوما تھا۔ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب تشریف لائے آپ نے حجرِ اسود کو چوما۔ پھر ہاتھ سے چھوا دور سے اس کا استلام فرمایا۔ ایک موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بھی اس کا استلام کرے یا اس کو چومے اس کو ثواب عطا ہوگا۔

حجرِ اسود (یمین اللہ) اللہ کا داہنا ہاتھ ہے جس کو بوسہ دیا جاتا ہے۔

رکن یمانی

بیت اللہ شریف کا جنوبی کونہ جہاں سے اکثر بیت اللہ شریف کا غلاف کعبہ گول دائرہ میں کٹا ہوا ہے یہ بہت ہی متبرک جگہ ہے اللہ کے محبوب ﷺ نے فرمایا کہ یہاں ہروقت فرشتوں کا اِزدحام رہتا ہے۔

رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کا درمیان والا حصہ جہاں ستر ہزار فرشتے موجود رہتے ہیں حاجی جو دعا کرتا ہے وہ آمین کہہ رہے ہوتے ہیں۔

رحمتِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رُکنِ یمانی اور رُکنِ حجرِ اَسود جنت کے دو دروازے ہیں (جامع اللطیف)

حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن رُکنِ یمانی اس شان وشوکت کے ساتھ جلوہ گر ہوگا کہ اس کی جسامت جبلِ ابوقبیس پہاڑ سے بھی زیادہ ہوگی اس کی دو زبانیں اور دو ہونٹ ہوں گے مطلب یہ ہوا کہ جن لوگوں نے اسے ایمان کی حالت میں ہاتھ لگایا ہوگا اُن کے حق میں گواہی دے گا (المعجم الاوسط الطبرانی فی رحابل البیت)

ملتزم

بیت اللہ شریف کا دروازہ اور حجرِ اسود کا درمیان والا حصہ۔ یہاں جو بھی دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ رحمت کائنات ﷺ تشریف لاتے تو اپنا سینہ مبارک اس دیوار کے ساتھ لگا دیتے اور بازو دیوار کے اوپر پھیلا دیتے اور اس کو چومتے کبھی دائیں رخسار مَلتے کبھی بائیں رخسار مَلتے اور امت کے لئے زاروقطار رو رو کر دعائیں مانگتے۔ میرے محترم یہ وہ جگہ ہے جب بھی آپ کو موقع ملے تو اس کے ساتھ لگ کر جو بھی دعا

مانگے جو بھی تمنا ہو اللہ سے مانگو کبھی نا کام نہیں ہوگے ہر مراد برآئے گی ان شاء اللہ۔علماء وفقہائے امت مفسرین اولیا اللہ آئمہ عزام نے فرمایا ہے کہ ہم نے جو بھی دعا اس مقام پر مانگی قبول ہوئی۔

اللہ آپ کو موقع دے تو میرا یعنی محمد کرم داد اعوان کا خاتمہ ایمان پر ہونے کی دعا فرمادیجئے۔آپ کا مجھ پر احسان ہوگا۔

میزاب رحمت وحطیم شریف

بیت اللہ شریف کے دروازے کی دائیں جانب گول دائرہ میں U کی شکل کی چار فٹ اونچی دیوار ہے اس میں آنے جانے کے دوراستے ہیں یہ بیت اللہ شریف کے اندر کا حصہ سے اس کو حطیم کہتے ہیں۔جس نے حطیم میں نماز پڑھی اس نے گویا کہ بیت اللہ شریف کے اندر نماز پڑھی۔ یہ سوائے اوقات نماز ہر وقت کھلا ہوتا ہے۔عورتیں مرد ہر وقت حطیم میں داخل ہوسکتے ہیں حطیم کے اندر نوافل ادا کرکے بیت اللہ شریف کی دیوار سے لگ کر خوب زاروقطار رورو کر حاجی دعائیں مانگتے ہیں یہاں بھی دعا قبول ہوتی ہے۔خصوصاً میزاب رحمت (پرنالے کے نیچے) ہر حاجی حاجن کو یہ موقع ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہیئے بلکہ ہر روز اس میں داخل ہونے کی کوشش کرے تو بہت خوب رہے گا۔

مطاف

بیت اللہ شریف کے چاروں اطراف سفید سنگِ مرمر لگے میدان کو مطاف کہتے ہیں طواف کی حالت میں حاجی اللہ کی رحمت میں غوطہ زن ہوتا ہے اس لئے حکم یہ ہے کہ طواف کرتے ہوئے بیت اللہ شریف کو بھی نہیں دیکھنا پورے انہماک کے ساتھ اللہ سے کسی بھی زبان میں التجائیں کرے۔طواف میں تیسرے کلمے کا ورد جاری رکھیں۔درود شریف بھی پڑھیں۔میں نے اہل اللہ کو دیکھا کہ وہ دیگر ذکرواذکار کے ساتھ ساتھ درود

شریف کوزیادہ اہمیت دیتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ یہاں ایک مرتبہ درود پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ مرتبہ درود شریف کا ثواب نامہ اعمال میں منتقل ہوتا ہے۔طواف کرتے ہوئے عورتوں کی طرف نہ دیکھے لوگوں کو دھکے نہ دے۔ بلکہ ایک مجنون شخص کی طرح رب سے گفتگو کرے اوراپنے زندوں اورفوت شدہ کے لئے دعائیں مانگے۔

سات چکروں کا ایک طواف ہوتا ہے اس کے بعد دو رکعت نماز واجب طواف پڑھ کر پھر دوسرے طواف کی نیت کر کے حجرِ اسود سے استلام کر کے طواف شروع کر دیں۔ اس طرح روزانہ پندرہ یا بیس طواف کریں۔حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو آدمی ستر طواف کر لیتا ہے اس کی بخشش و مغفرت کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ایک روایت پچاس طواف کی بھی آئی ہے۔بعض علماء نے لکھا ہے کہ طواف نفلی عمرہ سے بہتر ہے۔ دربارِ رسالت ﷺ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے تو اُنکے پروں پر مٹی گھٹا پڑا ہوا تھا پوچھنے پر جبرائیلِ اَمین نے کہا کہ یارسول اللہ اس دنیا میں آسمان سے جو بھی فرشتہ اُترتا ہے پہلے احرام پہن کر بیت اللہ شریف کا طواف کرتا ہے پھر اپنی ڈیوٹی پر جاتا ہے۔

مقام ابراہیم

مطاف میں بیت اللہ شریف کے سامنے سنہرے کرسٹل میں وہ پتھر موجود ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کعبہ فرمائی تھی اس جنتی پتھر کی زیارت ضرور کیجئے۔قرآن پاک میں حکم ہے اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مقام ابراہیم کو مصلیٰ نماز بنائیے۔وَاتَّخِذُوا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰهِيۡمَ مُصَلًّى یہ مقام دعا کی قبولیت کا ہے۔

زمزم

زمزم کا کنواں مطاف کے نیچے ہے پہلے یہ کھلا تھا اوراَب مطاف کی توسیع کی وجہ سے چھت دیا گیا ہے۔اب صرف ایک ہی راستہ صفا پہاڑی کی طرف سے آتا ہے جو

صرف عملہ استعمال کرتا ہے۔

زمزم کا پانی شفاء والا پانی ہے جس مقصد کے لئے یہ پانی پیا جائے وہ مقصد پورا ہوتا ہے بیماری سے شفاء بھوک کو مٹاتا ہے پیاس بجھانے کی۔ غرض جو بھی آپ کی تمنا ہو پئیں انشاء اللہ وہ تمنا پوری ہوگی۔ آبِ زمزم مقوی قلب اور باعثِ سکون ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی کو تحفہ دینا ہو تو زمزم دیا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ زمزم کو دیکھنے سے نظر تیز ہوتی ہے۔ گناہ دور ہوتے ہیں۔ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا! نیک لوگوں کی شراب یعنی زمزم پیا کرو۔ زمزم پینا بخار کو ختم کرتا ہے سر درد کو زائل کرتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نیک لوگوں کے مصلّٰے پر نماز پڑھو پوچھا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! نیک لوگوں کا مصلّٰے کون سا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا حطیم میزابِ رحمت اور فرمایا نیک لوگوں کا پانی پیا کرو پوچھنے پر فرمایا زمزم ہے زمزم خوب پیٹ بھر کر پینا اور تین سانسوں میں پینا، بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنے کا حکم ہے۔ پیٹ بھر کر زمزم نہ پینا منافقت کی نشانی ہے۔

صفا مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ حضرت ہاجرہ صلوٰۃ اللہ علیہا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لئے پانی کی تلاش میں یہاں دوڑی تھیں سات چکر لگائے تھے۔ اللہ کو یہ اَدا اتنی پسند آئی کہ قیامت تک آنے والے مسلمانوں پر یہاں دوڑنا حج وعمرہ کی قبولیت کی شرط رکھ دی۔ قرآن پاک میں ہے۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ۔

صفا مروہ کو اب بہت کھلا کر دیا گیا ہے اور 4 منزلہ بنا دیا گیا ہے۔ مفصل مسائل مکۃ المکرمہ حج وعمرہ میری کتاب گھر سے واپس گھر تک حج کے فضائل ومسائل کا مطالعہ کریں انشاء اللہ اس کتاب کے مطالعہ سے آپ کے اندر عشق ومحبت کا ایک نیا جوش جذبہ اور ولولہ پیدا ہوگا۔ یہ کتاب آپ کو میرے گھر سے مفت مل سکتی ہے۔

منیٰ، عرفات مزدلفہ میں حدود کا تعین

مکۃ المکرمہ میں عازمینِ حج کے لئے سڑکوں، ہسپتالوں، مسجدوں اور دیگر اہم مقامات کی نشاندہی کے لئے کئی قسم کے بورڈ آویزاں کیے ہوئے ہیں۔

حدود بورڈ

یہ بورڈ بہت اہمیت کے حامل ہیں ان بورڈوں کی وجہ سے حدودِ عرفات، حدودِ مزدلفہ، حدودِ منیٰ کی نشاندہی ہوتی ہے۔ ان بڑے بڑے بورڈوں پر یہ تحریر ہوتی ہے، بدایۃ عرفات، نہایۃ عرفات، بدایۃ مزدلفۃ، نہایۃ مزدلفہ، بدایۃ منیٰ، نہایۃ منیٰ میدانِ عرفات کے بورڈوں کا رنگ پیلا ہے مزدلفہ کے بورڈوں کا رنگ جامنی ہے اور منیٰ کے بورڈوں کا بنفشی رنگ ہے۔ ان پر اگر لکھا ہوا ہے بدایۃ تو آپ حدود سے باہر ہیں اور نہایۃ لکھا ہے تو آپ حدود کے اندر ہیں۔

سڑکوں کے بورڈ

تمام اہم سڑکوں پر حکومتِ سعودیہ نے مختلف قسم کے بورڈ آویزاں کئے ہوئے ہیں۔ جن پر سڑکوں پر آنے والے مقامات کے فاصلے اور اس بڑی سڑک سے دائیں بائیں جانے والی سڑکوں کے نام وغیرہ کا پتہ چلتا ہے۔ تمام عازمین حج کو بورڈوں کی مدد سے اپنی منزل کی جانب جانے کے لئے درست راستے کا انتخاب کر سکتے ہیں۔

قبلہ سمت بورڈ

یہ بورڈ منیٰ، مزدلفہ، عرفات، میں قبلہ شریف کی سمت ظاہر کرنے کے لئے لگائے گئے ہیں ان مقامات میں نماز کی اَدائیگی سے قبل اِتجاہ قبلہ کے بورڈ دیکھ کر قبلہ کی صحیح سمت کا تعین کر لیں۔

عرفات کے لئے روانگی

میدانِ عرفات مکۃ المکرمہ سے مشرق میں حدودِ حرم سے باہر واقع ہے۔اس عظیم میدان کی لمبائی 4 کلومیٹر اور اسکی چوڑائی کہیں تین کہیں 4 میٹر ہے۔اس عظیم میدان میں جبلِ رحمت نامی (پہاڑی) موجود ہے۔محبوبِ کائنات ﷺ نے اس پہاڑی کے دامن میں قصواء، اونٹنی پر کھڑے ہو کر خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمایا تھا اس خطبہ میں دونوں جہانوں کی کامیابی کا درس ہے اور قرآنِ پاک کی جو آخری آیات نازل ہوئی وہ یہ ہے۔

اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَـكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَـكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لئے پسند کر لیا۔ یہ آیتِ کریمہ حجۃ الوداع کے موقع پر میدانِ عرفات میں 9 ذی الحجہ 10 ہجری کو نازل ہوئی۔ جمعۃ المبارک کا دن تھا۔اس آیتِ کریمہ کے نزول کے ساتھ اللہ نے تکمیلِ دین کی مہر ثبت کر دی کہ آج تمہارا دین تمہارے لئے مکمل ہو گیا۔مکمل سے مراد یہ ہے کہ اس میں کسی چیز سے کم کرنے یا کچھ زائد بڑھانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ یہ غیر متبدل ہے۔کتاب وسنت یعنی جو اور جیسا نبی کریم ﷺ نے تعلیم فرمایا ہے وہی دین قیامت تک رہے گا۔ زمانہ لاکھ کروٹیں بدلے۔کروڑوں نئی ایجادیں ہوں۔ حلال وحرام۔ جائز و ناجائز۔عقائد وعبادات ومعاملات سب وہی رہیں گے جو اسلام کی صورت میں مکمل کر دیئے گئے ہیں۔حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء مخصوص زمانوں کے لئے تشریف لائے اور ہر نبی نے عقیدے سے متعلق اُمور میں کبھی تفریق نہیں کی۔توحید و رسالت۔آخرت۔ جنت ودوزخ۔تمام ضروریاتِ دین وہی رہے جو روزِ اوّل سے تعلیم فرمائے گئے۔

اَحکام زمانے کی ضرورت کے مطابق تبدیل ہوتے رہے کہ ایک وقت میں ایک حکم صحیح ہوتا اور حالات کے مطابق کسی اور وقت میں دوسرا حکم صحیح ہوتا لیکن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مبعوث ہوئے جو دین آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوا یہ نہ کسی خاص قوم کے لئے ہے نہ کسی خاص وقت کے لئے لہٰذا اس میں اب کبھی اَحکام بھی تبدیل نہیں ہوں گے اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دین مکمل ہو گیا۔

جب یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے بہت خوشی منائی یہ بہت بڑا انعام تھا کہ اس سے پہلے کوئی ایسی آیات کسی نبی پر نازل نہیں ہوئی تھیں۔ یہ امتیاز صرف نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ اللہ کریم نے فرمایا تمہارا دین آج مکمل کر دیا گیا۔ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي جتنی نعمتیں بندہ بارگاہِ الوہیت سے حاصل کر سکتا ہے خواہ وہ ظاہری ہوں یا باطنی۔ دنیاوی ہوں یا اُخروی۔ جسمانی ہوں یا روحانی وہ ساری اس دین میں سمو دی گئی ہیں۔ دین کے خلاف چل کر کوئی دنیوی و اُخروی نعمت حاصل نہیں کی جا سکتی۔ دین کے خلاف چل کر مصیبتیں نازل ہوں گی۔ عذابِ اِلٰہی آئے گا۔ اللہ کی ناراضگی ہو گی۔ وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا اسلام کو اللہ نے پسند فرما لیا اللہ کی رضا اسلام پر عمل پیرا ہونے میں رکھ دی گئی۔ یہ معمولی بات نہیں۔ تمامِ نعمت ہو چکا۔ اب کوئی شخص یہ اُمید نہ رکھے کہ اللہ کی رحمت اور برکت کسی اور جگہ سے ملے گی۔ بعثتِ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبوت مکمل ہوگئی کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ کوئی نیا دین نہیں آئے گا۔ کوئی وحی نازل نہیں ہوگی۔ اللہ کریم نے سب کچھ اسی دین میں سمو دیا ہے لہٰذا جو یہ چاہتا ہے کہ اللہ اُس سے راضی ہو۔ اُس کی دینوی زندگی پرسکون ہو۔ باعزت ہو۔ اُس کی آخرت شادکام ہو۔ اُس کو یاد رکھنا چاہیے کہ دونوں عالم کی ہر نعمت دینِ واسلام اور عقائد واَحکام پر قائم رہنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔

یہی میدانِ عرفات ہے جس میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت اماں حوّا صلوٰۃ

اللہ علیہا کی ملاقات جنت سے اُترنے کے بعد ہوئی تھی۔ اور یہی وہ مقدس مقام ہے جس کے بارے میں ارشادِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے کہ جو آدمی 9 ذی الحجہ کو احرام کی حالت میں عرفات میں پہنچ جاتا ہے تو اس کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگرچہ میرے ان بندے اور بندیوں نے ریت کے ذروں کے برابر۔ بارش کے قطروں کے برابر۔ اور درختوں کے پتوں کے برابر بھی گناہ کئے تب بھی معاف کردیئے گئے ہیں۔

امامِ حج خطبہ حج مسجد نمرہ میں دیتا ہے۔ امام حج ظہر عصر کی نمازیں ظہر کے وقت قصر یعنی دو دو فرض کر کے پڑھاتے ہیں

9 ذی الحجہ۔۔۔حج کا رُکنِ اَعظم ہے۔ 9 ذی الحجہ کا سارا دن اور مجبوری کے عالم میں اگر کوئی شخص عشاء کے بعد سے صبح صادق سے قبل میدانِ عرفات پہنچ جائے تو اُس کا وقوف بھی ہوجاتا ہے وہ شخص حاجی بن جاتا ہے۔ راستے میں کثرت سے تلبیہ۔ تکبیر اور تحلیل پڑھتے رہیں۔ عرفات میں پہنچنے کا صحیح وقت نمازِ ظہر تک ہے تاہم رش یا کسی مجبوری سے کوئی لیٹ ہوجائے تو پریشان نہ ہو۔ عرفات میں امامِ حج کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے جانا کوئی ضروری نہیں بلکہ آپ ظہر کے وقت ظہر کی نماز اور عصر کی نماز عصر کے وقت اپنے خیمہ میں پڑھیں گے۔ جب سورج ڈھل جائے تو اُس وقت آپ مرد مردوں میں اور عورت عورتوں میں گروپ کی صورت میں کھلے آسمان کے نیچے کھڑے ہوکر وقوف کریں۔ خوب رو رو کر اللہ سے معافی مانگیں دعائیں کریں بہت مقبولیت کا وقت ہے۔

اور یہی حج کا نچوڑ ہے جو کمائی اعمال کے معافی کی کرنی ہو کرلیں شاید دوبارہ زندگی میں موقع نہ مل سکے۔

حج ٹرین

گزشتہ سالوں سے سعودی گورنمنٹ نے حجاج کرام کی نقل وحرکت کے لئے منیٰ سے مزدلفہ، عرفات کے لئے ریل کی شٹل سروس شروع کی ہے۔ جو کے پلروں پر ڈبل پٹڑی بچھا کر حجاج کرام کے لئے آسانیاں پیدا کی ہیں۔ منیٰ، مزدلفہ عرفات میں تین تین اسٹیشن بنائے گئے ہیں۔ ہر اسٹیشن کے دونوں اطراف پلیٹ فارم بنائے گئے ہیں ہر پلیٹ فارم پر تین ہزار حاجیوں کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ پلیٹ فارم پر مسافروں کی گنتی کے لئے تھرمل کیمرے لگائے گئے ہیں۔ مطلوبہ تعداد پوری ہونے پر دیگر حجاج کرام کو روک لیا جاتا ہے جب تک پہلے تین ہزار حجاج کرام ٹرین پر سوار نہ ہو جائیں۔ پلیٹ فارم زمین سے بہت بلندی پر ہیں ان پر پہنچنے کے لئے وسیع سیڑھیاں بنائی گئی ہیں۔ الیکٹرک سیڑھیاں بھی ساتھ ساتھ لگائی گئی ہیں جو حج کے دن چوبیس گھنٹے چلتی رہتی ہیں۔

اسی طرح مزدلفہ میں بھی اس ٹرین کے اسٹیشن بنائے گئے ہیں اور منیٰ میں بھی اسٹیشن بنائے گئے ہیں مزدلفہ و قرب و جوار میں ٹھہرے ہوئے حجاج اس ٹرین کے ذریعے کنکریاں مارنے کے لئے آتے ہیں یہ بڑی سہولت ہے مکۃ المکرمہ سے منیٰ کی طرف ریلوے لائن زیرِ تعمیر ہے۔ ایک بڑا اسٹیشن مکۃ المکرمہ میں تیار ہو رہا ہے جہاں سے مدینۃ المنورہ کے لئے اور جدہ آنے جانے کے لئے ریل گاڑیاں آئیں جائیں گی ان شاء اللہ۔

جدہ ایئرپورٹ کے قریب بہت بڑا ریلوے اَسٹیشن جوکہ مکمل ایئرکنڈیشن ہے جو مکمل ہو چکا ہے۔

منیٰ میں مسجدِ خیف کے پاس تینوں شیطانوں کو ظاہر کرنے کے لئے ایک چار منزلہ عمارت بنائی گئی ہے جس پر کئی ارب ریال خرچ آیا ہے اب کنکریاں مارتے ہوئے کچلے

جانے کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہا۔ پہلے بصورتِ پلر شیطان کی نشاندہی تھی جس کی وجہ سے اِزدحام بہت بڑھ جاتا تھا اب سعودی گورنمنٹ نے پلر کی بجائے لمبی دیواریں بنا دی ہیں جس کی وجہ سے حجاج کرام دیواروں کے دونوں اطراف پھیل جاتے ہیں اور بآسانی کنکریاں مار لیتے ہیں۔

10 ذی الحجہ کی صبح سے 12 بجے زوال تک رمی کا افضل وقت ہے اور غروب آفتاب تک رمی کر سکتے ہیں۔ 11 ذی الحجہ 12 ذی الحجہ زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک کنکریاں مارنا افضل وقت ہے تاہم صبح صادق تک رمی کرنے کی اجازت ہے۔ بیمار ضعیف لوگ اور عورتیں رات کو رمی کریں تو بہتر ہے۔ 12 ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے پہلے رمی کر کے اگر آپ حدودِ منیٰ سے نکل گئے تو ٹھیک ہے۔ اگر غروب آفتاب منیٰ کی حدود میں ہی ہو گیا تو پھر رات منیٰ میں ہی گزاریں گے اور 13 ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کی رمی کر کے پھر مکۃ المکرمہ کی طرف جانے کی اجازت ہے۔

(حجاج کرام اسے غور سے پڑھیں)

حضرت شبلیؒ اور ان کے مرید کے درمیان حج کے موضوع پر مکالمہ

شیخ المشائخ قطب دوران حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید حج کر کے آئے تو شیخ نے ان سے کچھ سوالات پوچھے۔ مرید کہتے ہیں کہ شیخ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم نے حج کا ارادہ اور عزم کیا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت میں نے حج کا پختہ ارادہ اور قصد کیا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کے ساتھ ہی ان تمام ارادوں کو یک دم چھوڑنے کا عہد کر لیا تھا جو پیدا ہونے کے بعد سے آج تک حج کے خلاف کئے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں نے یہ عہد تو نہیں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ تو نے حج کا ارادہ اور عہد ہی نہیں کیا۔

پھر شیخ نے پوچھا کہ احرام باندھتے وقت بدن کے تمام کپڑے نکال دیئے تھے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ بالکل نکال دیئے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا اس وقت اللہ کے

سوا ہر چیز کو اپنے سے جدا کر دیا تھا؟ میں نے کہا ایسا تو نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تو نے پھر کپڑے ہی کیا نکالے۔

آپ نے فرمایا احرام باندھنے سے پہلے وضو اور غسل سے طہارت حاصل کی تھی۔ میں نے عرض کیا جی ہاں بالکل نہا دھو کر اور وضو کر کے پاک صاف ہو گیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت ہر قسم کی گندگی اور لغزشوں سے پاکی حاصل ہو گئی تھی؟ میں نے عرض کیا کہ یہ تو نہ ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ پھر تو نے پاکی ہی کیا حاصل کی۔

پھر شیخ نے فرمایا کہ تو نے لبیک پڑھا تھا؟ تو میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ میں نے لبیک پکارا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت اللہ جل شانہ سے لبیک وسعدیک کا جواب ملا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے تو کوئی جواب نہیں ملا تو حضرت شیخ نے فرمایا کہ پھر تو نے لبیک بھی نہیں پکارا۔

پھر حضرت شیخ نے فرمایا کہ حرم محترم میں داخل ہوئے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں میں حرم محترم میں داخل ہوا تھا۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ اس وقت ہر حرام چیز کو ہمیشہ کے لئے ترک کرنے کا عزم کر لیا تھا؟ میں نے کہا یہ تو نہیں کیا تھا۔ تو حضرت شیخ نے فرمایا کہ تو پھر حرم محترم میں بھی داخل نہیں ہوا۔

پھر فرمایا کہ مکہ مکرمہ کی زیارت کی تھی جس کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ. وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ترجمہ ”مجھے اس شہر مکہ کی قسم کہ اے محبوب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں تشریف فرما ہیں۔ میں نے کہا کہ جی ہاں۔ میں نے مکہ مکرمہ کی زیارت کی تھی۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ اس وقت دوسرے عالم کی زیارت بھی نصیب ہوئی تھی؟ میں نے عرض کیا کہ اس وقت مجھے دوسرے عالم کی کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ پھر فرمایا کہ تو نے مکہ مکرمہ کی بھی زیارت نہیں کی۔

پھر حضرت شیخ نے فرمایا کہ مسجد حرام میں داخل ہوئے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ

حضور داخل ہوا تھا۔ فرمایا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ جلَّ شانہ کے قرب میں داخلہ محسوس ہوا تھا؟ تو میں نے عرض کیا کہ مجھے تو کچھ محسوس نہیں ہوا۔ فرمایا کہ تب، تو مسجد حرام میں بھی داخل نہیں ہوا۔

پھر فرمایا کہ کعبۃ اللہ کی زیارت کی تھی؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں زیارت کی تھی۔ پھر فرمایا کہ وہاں وہ چیز نظر آئی جس کی وجہ سے کعبۃ اللہ کا سفر اختیار کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ کچھ بھی نظر نہیں آیا۔ آپ نے فرمایا کہ پھر تو نے کعبۃ اللہ شریف کو بھی نہیں دیکھا۔

پھر آپ نے فرمایا طواف میں رمل کیا تھا؟ (خاص طرز سے دوڑنے کا نام ہے) میں نے عرض کیا کہ ہاں رمل کیا تھا۔ فرمایا کہ اس بھاگنے میں دنیا سے بھی ایسے ہی بھاگے تھے جس سے تم نے محسوس کیا ہو کہ تم دنیا سے بالکل یکسو ہو چکے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ یہ تو محسوس نہیں ہوا۔ تو پھر آپ نے فرمایا کہ تو نے رمل بھی نہیں کیا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ حجر اسود پر ہاتھ رکھ کر اس کو بوسہ دیا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ میں نے ایسا کیا تھا تو انہوں نے خوف زدہ ہو کر ایک آہ کھینچی اور پھر فرمایا کہ تیرا ناس ہو تجھ کو خبر بھی ہے کہ جو حجر اسود پر ہاتھ رکھے وہ گویا اللہ جل شانہ سے مصافحہ کرتا ہے اور جس سے حق سبحانہ مصافحہ کریں وہ ہر طرح سے امن میں آجاتا ہے۔ تو کیا تجھ پر امن کے آثار ظاہر ہوئے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھ پر امن کے آثار کچھ بھی ظاہر نہیں ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تو نے حجر اسود پر ہاتھ ہی نہیں رکھا۔

پھر فرمایا کہ مقام ابراہیمؑ کے پیچھے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی تھی؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ مقام ابراہیم پر میں نے نماز پڑھی تھی فرمایا کہ اس وقت تم اللہ جل شانہ کے حضور میں ایک بہت بڑے مرتبے پر پہنچ گئے تھے اس مرتبے کا حق ادا کیا؟ اور جس مقصد کے لئے وہاں کھڑا ہوا تھا وہ پورا کر دیا۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے تو حق ادا نہیں کیا پھر آپ نے فرمایا کہ تو نے مقام ابراہیم پر نماز بھی نہیں پڑھی۔

پھر پوچھا صفا مروہ کے درمیان سعی کے لئے صفا پر چڑھے تھے تو میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ میں چڑھا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ وہاں کیا عمل کیا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ سات مرتبہ تکبیر کہی تھی اور حج کے مقبول ہونے کی دعا کی تھی اور فرمایا کہ تمہاری تکبیر کے ساتھ فرشتوں نے تکبیر کہی تھی اور اپنی تکبیر کی حقیقت کا تمہیں احساس ہوا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا کہ تم نے تکبیر ہی نہیں کہی۔

پھر فرمایا کہ صفاء سے نیچے اترے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ میں صفاء سے نیچے اترا تھا۔ فرمایا کہ اس وقت ہر قسم کی علت دور ہو کر تم میں صفائی آ گئی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں فرمایا نہ تم صفاء پر چڑھے نہ اترے پھر فرمایا کہ صفا مروہ کے درمیان دوڑے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ صفا مروہ کے درمیان دوڑا تھا فرمایا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز سے بھاگ کر اس کی طرف پہنچ گئے تھے (جس کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ) فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ (سورۃ الذریٰت) میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم دوڑے ہی نہیں۔ پھر فرمایا کہ تم مروہ پر چڑھے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ مروہ پر چڑھا تھا۔ فرمایا کہ اس وقت تم پر سکینہ نازل ہوا اور اس سے وافر حصہ حاصل کیا میں نے عرض کیا کہ نہیں تو آپ نے فرمایا کہ تم مروہ پر بھی نہیں چڑھے۔

پھر فرمایا کہ منیٰ گئے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ وہاں گیا تھا۔ فرمایا کہ وہاں اللہ تعالیٰ سے ایسی امیدیں بندھ گئی تھیں جو معاصی (گناہ) کے حال کے ساتھ نہ ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ یہ تو نہ ہو سکا تو آپ نے فرمایا کہ تم منیٰ ہی نہیں گئے۔

پھر فرمایا کہ مسجد خیف میں (جو منیٰ میں ہے) داخل ہوئے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ میں داخل ہوا تھا۔ فرمایا کہ اس وقت اللہ جل شانہ کے خوف سے اس قدر غلبہ تھا جو اس وقت کے علاوہ نہ ہوا ہو؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں تو فرمایا کہ تم مسجد خیف

میں بھی داخل نہیں ہوئے۔ پھر فرمایا کہ عرفات کے میدان میں پہنچے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ میں حاضر ہوا تھا۔ فرمایا کہ وہاں اس چیز کو پہچان لیا تھا کہ دنیا میں کیوں آئے ہو اور کیا کر رہے ہو اور اب کہاں جانا ہے اور ان حالات پر متنبہ کرنے والی چیز کو پہچان لیا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں تو پھر انہوں نے فرمایا کہ تم عرفات میں بھی نہیں گئے۔

پھر فرمایا کہ تم مزدلفہ گئے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ گیا تھا۔ فرمایا کہ اللہ جل شانہ کا ایسا ذکر کیا تھا کہ جو اس کے ماسوا کو دل سے بھلا دے جس کی طرف سے قرآن پاک کی آیت فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ۔ سورۃ بقرہ (پارہ 2) میں نے عرض کیا کہ نہیں ایسا تو نہیں ہوا تو پھر فرمایا کہ تم مزدلفہ بھی نہیں گئے۔ پھر فرمایا کہ تم نے منیٰ میں جا کر قربانی کی تھی؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ میں نے قربانی کی تھی۔ فرمایا کہ اس وقت تم نے اپنے نفس کو بھی ذبح کر دیا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ تو فرمایا کہ تم نے قربانی ہی نہیں کی۔ پھر فرمایا کہ رمی کی تھی (یعنی شیطان کو کنکریاں ماری تھیں) میں نے عرض کیا کہ میں نے رمی کی تھی۔ فرمایا کہ اس وقت ہر کنکری کے ساتھ اپنے سابقہ جہل کو پھینک کر کچھ علم کی زیادتی محسوس ہوئی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا کہ تو نے رمی بھی نہیں کی۔ پھر پوچھا کہ طواف زیارت کیا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں کیا تھا۔ فرمایا کہ اس وقت کچھ حقائق منکشف ہوئے تھے؟ اور اللہ جل شانہ کی طرف سے تم پر اعزاز و اکرام کی بارش ہوئی تھی اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''حج اور عمرہ کرنے والا اللہ کی زیارت کرنے والا ہے۔ اور جس کی زیارت کو کوئی جائے اس پر حق ہے کہ اپنے زائرین کا احترام کرے۔'' میں نے عرض کیا کہ مجھ پر تو کچھ بھی منکشف نہیں ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے طواف زیارت بھی نہیں کیا۔ پھر فرمایا کہ حلال ہوئے تھے (احرام کھولنے کو حلال کہتے ہیں) میں نے عرض کیا کہ میں حلال ہوا تھا تو آپ نے

فرمایا کہ ہمیشہ حلال کی کمائی کا اس وقت عہد کر لیا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں میں نے تو ایسا عہد نہیں کیا تو پھر فرمایا کہ تم حلال بھی نہیں ہوئے۔

پھر فرمایا کہ تم نے الوداعی طواف کیا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں میں نے الوداعی طواف کیا تھا۔ فرمایا کہ اس وقت تم نے اپنے تن من کو کلیۃً الوداع کہہ دیا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر فرمایا کہ تم نے طواف الوداع بھی نہیں کیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم دوبارہ حج پر جاؤ اور اس طرح حج کر کے آؤ جس طرح سے میں نے تم سے تفصیل سے بیان کیا۔

یہ عبارت اس لئے تحریر کی گئی ہے کہ آپ کو اندازہ ہو سکے کہ اہل ذوق حج کس طرح کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی حدیث ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے لئے حج کرے اس طرح کہ اس کے حج میں نہ رفث ہو (یعنی فحش بات) اور نہ کوئی فسق (یعنی حکم عدولی) وہ حج سے ایسا واپس لوٹتا ہے جیسا اس دن تھا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ اس حدیث میں تین باتیں ذکر فرمائی ہیں اول یہ کہ اللہ کے واسطے حج کرے یعنی اس میں کوئی دنیاوی غرض وغایت، دکھلاوا، ریاکاری، شہرت کی طلب نہ ہو بہت سے لوگ شہرت اور عزت کی وجہ سے حج کرتے ہیں اور اس حج کو چند لوگوں میں عزت کی نیت سے ضائع کر دیتے ہیں کس قدر نقصان وخسارہ کی بات ہے۔

دوسری یعنی فحش بات نہ ہو اس میں ہر قسم کی لغو اور بیہودہ بات داخل ہے حتیٰ کہ بیوی سے صحبت کا ذکر تک نہ ہوا۔ اشارۃً کنایۃً نہ آنکھ کے اشارہ سے نہ ہاتھ کے اشارہ سے۔

تیسری قسم فسوق یعنی حکم عدولی نہ ہو۔ اس میں جھگڑا، گالی گلوچ، برا وغیرہ کہنا بھی شامل ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حج کی خوبی نرم کلام کرنا اور لوگوں کو کھانا کھلانا اور السلام علیکم کثرت سے کہنا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ دعا اکثر پڑھتے رہیں۔ اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتَكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔ یا اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور تیری رحمت میرے اعمال حسنہ سے زیادہ امید کے قابل ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حاجی اور مجاہد اللہ کے وفد ہیں جو اللہ سے مانگتے ہیں وہ ان کو ملتا ہے جو دعا کرتے ہیں قبول ہو جاتی ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا فرماتے ہیں کہ یا اللہ تو حاجی کی مغفرت فرما اور جس کی مغفرت کے لئے حاجی دعا مانگے اس کی بھی مغفرت فرما۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہم سے نقل ہے کہ حاجی کی بھی اللہ کے ہاں مغفرت ہے اور حاجی 20 ربیع الاول تک جس مسلمان کے لئے دعائے مغفرت کرے اس کی بھی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تیرے عمرے کا ثواب تیرے خرچ کے برابر ہے۔ جتنا حاجی زیادہ خرچ کرے گا اتنا ہی زیادہ ثواب اسی کو ملے گا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حج وعمرہ میں خرچ کرنا، اللہ کے راستہ میں خرچ کرنا ہے۔ جس کا ثواب سات سو درجہ المضاعف ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص اللہ کی رضا کی جگہ خرچ میں بخل کرتا ہے تو اس کو اس سے کئی گنا زیادہ اللہ کی ناراضگی میں خرچ کرنا پڑتا ہے۔ فرمایا جو شخص حج کرتا ہے وہ فقیر ہرگز نہیں ہو سکتا۔ فرمایا کہ عمرہ اور حج کی کثرت فقر کو روکتی ہے ایک جگہ فرمایا کہ حج کرو، غنی ہو جاؤ گے۔ سفر کرو صحت یاب ہو جاؤ گے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ لگاتار حج وعمرہ فقر اور گناہوں کو ایسا دور کرتا ہے جیسے آگ کی بھٹی لوہے کے میل کو دور کرتی ہے۔

شہرِ مکہ اور بیت اللہ شریف کے فضائل

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ

فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ۔

اور فرمایا کہ ابراہیم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہ وہ اللہ کے اولوالعزم رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے دوبارہ بیت اللہ کی تعمیر کی سعادت بخشی دنیا میں سب سے پہلے تعمیر ہونے والا گھر بیت اللہ شریف ہے۔ بیت اللہ کوئی عام مقام نہیں، روئے زمین میں جو سب سے پہلا گھر بنا وہ بیت اللہ شریف ہے۔حضرت آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلے جو مکان تعمیر فرمایا وہ بھی بیت اللہ شریف ہی تھا۔

دنیا میں پہلے صرف پانی ہی تھا بیت اللہ شریف کی جگہ پر اللہ تعالیٰ نے پانی جھاگ کی صورت میں ایک نقطہ رکھا کہ یہ دنیا کا مرکز ہے پھر ساری زمین یہیں سے پھیلائی گئی۔ پہاڑ اور وادیاں بنائی گئیں میدان بنائے گئے چشمے جاری کئے گئے دریا اور سمندر ظہور پذیر ہوئے۔

برسوں بعد حضرت آدم علی نبینا علیہ الصلو ۃ والسلام تشریف لائے مقامِ عرفات پر امّاں حوا سے ملاقات ہوئی پھر چل کر بیت اللہ کے مقام پر باذن اللہ تشریف لائے اور اللہ کے حکم سے بیت اللہ کی تعمیر فرمائی تب سے لیکر اب تک اور جب تک دنیا قائم ہے یہ واحد گھر ہے جہاں صرف اللہ کو پکارا جاتا ہے۔ یہ تجلیاتِ ذاتی کا مہبط ہے اس کے اَنوار و تجلیات عالمِ اَمر سے آتے ہیں عرشوں سے گزرتے ہوئے آسمانوں سے گزرتے ہوئے بیت اللہ شریف پر آتے ہیں بیت اللہ سے گزرتے ہوئے دوسری طرف سے زمین کو عبور کرتے ہوئے آسمانوں کو عبور کرتے ہوئے عرشوں کو عبور کرتے ہوئے عالمِ اَمر میں جا ملتے ہیں۔اور صرف زمین ہی نہیں بیت اللہ شریف کے اوپر اتنی بلندیوں تک ہمہ وقت مسلسل اللہ کریم کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی رہتی ہیں۔ اللہ کریم کے اَنوارات

یہاں اس قدر قوی اور مضبوط ہیں کہ کوئی چیز بیت اللہ کے عین اوپر گزرنے کی جرت نہیں کرسکتی۔ پرندے فضا میں اڑتے پھرتے ہیں لیکن عین بیت اللہ شریف پر سے گزرنے کی جرات نہیں کرتے۔ ہوائی جہاز کو عین بیت اللہ کے اوپر پرواز کرنے سے روکا جاتا ہے کہ ان کا نیوی گیشن سسٹم خراب نہ ہوجائے۔ مصر کے رہنے والے ایک فائٹر پائیلٹ نے بتایا کہ مصر کی اسرائیل سے لڑی جانے والی ایک بڑی جنگ میں شامل تھا جس میں اسرائیل سے نہر سویز کا ایک کنارہ خالی کروالیا گیا تھا۔ اس نے بتایا کہ پریکٹس کے دوران پائیلٹوں کو بتایا جاتا تھا کہ غلطی سے بھول کر بھی بیت اللہ کے اوپر سے جہاز کو نہ لے جانا۔ میں نے ان سے کہا مصر تو مسلمان ملک ہے اس لئے ادب اور عزت کے لئے وہاں جانے سے روکتے ہوں گے تو اس نے کہا کہ ادب اور عزت کرنا ایک الگ بات ہے وہاں سے کافروں کے جہاز بھی نہیں گزرتے اس لئے کہ اگر جہاز عین بیت اللہ شریف کے اوپر آجائے تو اس کے تمام سسٹم خراب ہوجاتے ہیں جو پائیلٹ کو مختلف قسم کی نہایت اہم معلومات فراہم کرتے ہیں اگر یہ سسٹم خراب ہوجائے تو سوائے تباہی کے جہاز کا کوئی انجام نہیں ہوتا بیت اللہ شریف پر نازل ہونے والی تجلیات باری تعالیٰ سے جاندار تو جاندار مشینیں بھی متاثر ہوتی ہیں۔

مکہ مکرمہ میں تعمیر کیا گیا یہ گھر تمام انسانیت کے لئے بہت ہی بابرکت ہے تمام جہانوں کے لئے ہدایت کا سبب ہے اللہ جل شانہٗ نے اس کی برکات میں یہ بات رکھی ہے کہ ایمان کے ساتھ جس کا اس گھر کے ساتھ تعلق ہوا اس کو ہدایت نصیب ہوجاتی ہے ہدایت سے مراد زندگی کے تمام اُمور ہیں۔ اللہ جل شانہٗ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی توفیق اَرزاں ہوجاتی ہے۔

مکہ مکرمہ بڑا ہی بابرکت شہر ہے اس کی ہر جگہ، درودیوار، ہر پتھر اور ریت کا ذرہ ذرہ بابرکت ہے لیکن چند مقامات اور بھی زیادہ خصوصیت کے حامل ہیں جن کا ذکر آگے آرہا ہے۔

تاجدارِ ختم نبوت ورحمۃ اللعالمین حضرت محمد ﷺ نے مکہ مکرمہ اور حرم پاک کے بے شمار فضائل بیان فرمائے ہیں۔ بیت اللہ شریف کو صرف دیکھنا ہی عبادت ہے۔ حضرت سعید بن المسیب تابعی فرماتے ہیں کہ جو ایمان وتصدیق کے ساتھ کعبۃ اللہ کو دیکھے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

ان دونوں خاص مقامات کے بہت سے فضائل قرآن اور احادیث میں آئے ہیں۔ یقیناً بیت اللہ وہ مکان ہے جو سب سے پہلے ان لوگوں کی عبادت کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ وہ مکان مکۃ المکرمہ میں ہے جو بہت برکت والا ہے۔ اور تمام لوگوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہے۔ (القرآن۔ آل عمران)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ مکانات تو پہلے بھی تھے لیکن عبادات کے لئے سب سے پہلے بیت اللہ شریف کا مکان بنایا۔ متعدد صحابہ کرام سے نقل کیا گیا ہے کہ تمام زمین کے پیدا ہونے سے پہلے یہ جگہ پانی پر بلبلہ کی طرح سے تھی۔ پھر اسی کو پھیلا کر ساری زمین بنائی گئی۔ جیسے آٹے کے پیڑے کو پھیلا کر روٹی بنائی جاتی ہے۔

حق تعالیٰ شانہ نے کعبۃ اللہ کو جو محترم گھر ہے لوگوں کے قائم رہنے کا سبب بنایا۔ (القرآن) حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ لوگ اپنے دین پر قائم رہیں گے جب تک بیت اللہ شریف کا طواف سعی وحج کرتے رہیں گے اور نماز میں اس کی طرف منہ کرتے رہیں گے۔ (درمنثور)

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بیت اللہ کا طواف بہت کثرت سے کیا کرو۔ دو مرتبہ منہدم ہو چکا ہے اور تیسری مرتبہ جب یہ بالکل منہدم ہو جائے گا تو اٹھا لیا جائے گا۔ (درمنثور) (مشکوٰۃ)

”بے شک سب سے پہلے عبادت گاہ جو انسانوں کے لئے تعمیر کی گئی وہ وہی ہے جو مکہ مکرمہ میں واقع ہے۔ اس کو خیر و برکت دی گئی اور تمام جہان والوں کے لئے مرکز

ہدایت بنایا گیا۔اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں،حضرت ابراہیمؑ کی عبادت کا مقام ہے اوراس کا حال یہ ہے کہ جواس میں داخل ہوا وہ مامون ہوگیا۔'' (سورۃ آل عمران آیت 97,96)

یادرکھیں یہ شہرمکہ وہ شہر ہے جس میں حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش ہوئی ہے 53 سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں گزارے ہیں۔معراج اسی شہر سے ہوا ہے۔وحی کا نزول اسی شہر سے شروع ہوا۔چاند کے دوٹکڑے اسی شہرمیں موجود پہاڑ (جبلِ ابوقبیس) میں ہوئے۔ درختوں اور کنکریوں نے اسی شہر میں درود وسلام اور کلمے پڑھے۔جنات نے اسی شہر میں اسلام قبول کیا۔جبل نوراسی شہر میں ہے۔غارحرا اسی شہر کے قرب وجوار میں ہے۔بیعت عقبہ اسی شہر کے قرب وجوار میں ہوئی۔جبل ثور،غارثور بھی اسی شہر میں ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادنقل کرتے ہیں کہ کعبۃ اللہ کے لئے ایک زبان ہے اوردوہونٹ ہیں۔اس نے پہلے زمانے میں حق تعالیٰ جلّ شانہ سے شکایت کی کہ اے اللہ میری طرف آنے والے لوگ کم ہوگئے ہیں اورزیارت کرنے والے بھی کم ہوگئے ہیں توحق تعالیٰ جلّ شانہ نے ارشادفرمایا کہ میں ایک ایسی قوم (مسلمان) پیدا کرنے والا ہوں جو بڑے خشوع والی ہوگی۔ بڑے سجدے کرنے والے نمازی ہوں گے۔اورتیری طرف ایسے جھکیں گے جیسے کبوتری اپنے انڈے کی طرف جھکتی ہے۔(ترغیب)

خالق ومالک نے قرآن پاک میں اس شہرمکہ کی قسمیں کھائی ہیں۔لَآ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِ اوراسی شہرکو بلدالامین بھی فرمایا ہے۔آب زم زم کا کنواں اسی حرم پاک میں ہے۔حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شق صدراسی حرم پاک میں ہوا ہے۔یہی وہ گھر ہے جواللہ کے حکم سے حضرت ابراہیمؑ نے اوران کے بیٹے حضرت اسماعیلؑ نے تعمیر کیا اسی حرم پاک میں مقام ابراہیمؑ وَہے۔اوراسی طرح اور بے شمار قبولیت کے مقامات موجودہیں۔

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب خطہ

حضرت عبداللہ بن عدی بن الحمراء فرماتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے حکم سے ہجرت کے لئے مکہ سے روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت فرمایا کہ اے زمین مکہ اللہ کی قسم تو اللہ کی بہترین زمین ہے اور مجھے تو بہت محبوب ہے اگر مجھے نکالا نہ جاتا تو میں کبھی بھی نہ نکلتا۔ (شفاء، ص74، ج1۔ مشکوٰۃ ص238)

مکہ مکرمہ کی موت ایسی ہے جیسے آسمان پر موت ہے

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اللہ عزوجل کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا جو شخص مکہ میں فوت ہوا گویا وہ آسمان اول پر فوت ہوا۔ (شفاء، ص85، ج1)

مکہ مکرمہ کی موت امن کی ضمانت ہے

محمد بن قیس بن مخرمہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو مکہ مکرمہ میں یا مکہ مکرمہ جاتے ہوئے راستے میں موت آجائے تو وہ شخص قیامت کے دن امن والوں میں اٹھایا جائے گا۔ (شفاء الغرام صفحہ 85، ج1)

حرمین شریفین میں موت اللہ کے عذاب سے نجات ہے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ منورہ یا مکہ مکرمہ میں اگر کوئی شخص ایمان کی حالت میں فوت ہو گیا تو قیامت کے دن اللہ رب العزت اسے نجات یافتہ لوگوں میں اٹھائے گا۔

مکہ میں رہنے والے اللہ تعالیٰ کے ہمسائے ہیں

مقصود کائنات آقا ومولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یا اللہ جنت البقیع کے مدفونین کو کیا اجر عطا کیا جائے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جنت ملے گی۔ پھر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عرض کی یا اللہ! جنت المعلیٰ کے مدفونین کو کیا اجر ملے گا؟ تو جواب دیا گیا کہ اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تو نے اپنے ہمسائیوں کے بارے میں پوچھا تو تجھے جواب دے دیا گیا میرے ہمسائیوں کے بارے میں مجھ سے نہ پوچھ۔ اور فرمایا ہے کہ طواف اور نماز کے علاوہ بیت اللہ کو ایک نظر سے دیکھنا ایک سال کی عبادت کے برابر ہے اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے سے افضل ہے۔

الجندی نے زہری رحمتہ اللہ سے روایت کیا ہے اور ابن مردویہ اور اصبہانی نے الترغیب اور ویلمی نے جابرؓ سے روایت کیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ کعبۃ اللہ کو مسجد حرام سے بیت المقدس کی طرف اٹھالیں گے۔ (جب بیت اللہ) مدینۃ المنورہ قبرِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا السلام علیک یارسول اللہ و رحمتہ اللہ و برکاتہ اس کے جواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے وعلیک السلام یا کعبۃ اللہ میری اُمت کا کیا حال ہے؟ وہ کہے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی اُمت میں سے جو میرے پاس آیا میں اس کا ذمہ دار ہوں اور جو آپ کی اُمت میں سے نہیں آیا تو اس کے آپ ذمہ دار ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفارش کرنے والے ہیں۔

الجندی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا اُنہوں نے فرمایا کہ حجر اسود زمین میں اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے جس شخص نے رسول اللہؐ کی بیعت کو نہیں پایا اس کو چاہیے کہ وہ حجر اسود کا استلام کرلے تو گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول سے بیعت کرلی (تفسیر درمنثور)

الازرقی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ اُنہوں نے فرمایا حجر اسود زمین میں اللہ تعالیٰ کا دائیاں ہاتھ ہے اس کے ذریعے اللہ اپنے بندوں سے مصافحہ کرتا ہے۔

الازرقی۔ زالجندی نے روایت کیا ہے کہ جو شخص کعبہ کو ایمان اور یقین کے ساتھ دیکھے وہ گناہوں سے ایسے پاک وصاف ہوجاتا ہے جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ کعبۃ اللہ کو دیکھنے سے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح خزاں کے موسم میں

درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

جو صرف بیت اللہ کو دیکھتا ہے۔ طواف یا نماز نہیں پڑھتا گھر میں نماز پڑھنے والے سے افضل ہے۔ بیت اللہ کو دیکھنے والا۔ رات کو قیام کرنے اور دن کو روزہ رکھنے والے سے افضل ہے۔

حرم مکہ کی توہین ہلاکت ہے

سلطان عرب وعجم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت جب تک بیت اللہ کا احترام کرے گی تو اس وقت تک خیر و برکت سے رہے گی۔ جب اس کا احترام کرنا چھوڑ دے گی تو برباد ہو جائے گی۔ (مشکوٰۃ شریف، ص338)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ مَا اَطِيْبُكَ مِنْ بَلَدٍ وَاَحِبُّكَ اِلَيَّ اے شہر و سرزمین مکہ تو مجھے زیادہ محبوب ہے۔ (مشکوٰۃ شریف، کتاب الشفاء)

انسان اول حضرت آدم علیہ السلام آسمانوں سے اتارے گئے تو ایک عرصے کے بعد حضرت اماں حوّا سے ان کی پہلی ملاقات میدان عرفات میں ہوئی اور انسانوں کی پہلی قیام گاہ سرزمین مکہ قرار پائی اور اسی جگہ سے نسل انسانی مشرق ومغرب، شمال وجنوب اور عرب وعجم میں پھیلنا شروع ہوئی۔ کرہ اَرض کا مرکز بھی یہی شہر ہے۔ مکہ مکرمہ کی بیچ کی پستی کی جگہ ہی دنیا کی ناف کہلاتی ہے۔ (معلم البلدان)

یہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ شہر ہے اور اللہ نے ہی اس شہر کو امن کا شہر فرمایا ہے۔ اسے ”ام القریٰ بلد الامین: بلد طیبۃ اور بلد مبارکۃ“ کی امتیازی شان سے نوازا ہے۔

کعبۃ اللہ میں نشاناتِ قدرت

بیت اللہ شریف کا صدیوں سے جوں کا توں چلے آنا، حوادث زمانہ کا ختم کرنے

میں ناکام رہنا نشانات قدرت میں سے ہے۔ پرندوں کا بیت اللہ کی دیوار پر نہ بیٹھنا اور احترام کعبہ کو ملحوظ رکھنا بھی عجائبات میں سے ہے۔ اگر کوئی جانور بیت اللہ شریف کی دیوار پر بیٹھتا ہے تو وہ اپنے جسم کو دیوار پاک سے مس کر کے بیماری سے شفاء کی غرض سے بیٹھتا ہے۔ جیسا شفاء الغرام نے تفصیل سے لکھا ہے۔

شروع سے آج تک اہل مکہ میں یہ بات متعارف رہی ہے کہ اگر کوئی بچہ بات کرنے میں دقت محسوس کرتا ہے یا عمر بڑھ رہی ہے بولنا نہیں سیکھ سکا تو اس کے ورثا بیت اللہ شریف کے کنجی بردار کے پاس لے جاتے اور کنجی بردار بیت اللہ کی کنجی اس کے منہ میں ڈال دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بچہ بہت جلد بولنے لگ جاتا ہے۔

بیت اللہ کی تعمیر پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے ہوئی

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کے وقت پانچ پہاڑوں سے پتھر جمع کر کے تعمیر فرمائی۔ (1) طورزیتا (2) طورسینا (3) الجودی (4) لبنان (5) حرا۔ ایک دوسری روایت میں جبل ابوقبیس۔ جبل ورقان اور جبل احد کا بھی ذکر ہے۔ (اخبار مکہ، ص، ج 1)

کعبہ سے بڑی ہے مؤمن کی عظمت

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

ہے کہ ایک موقع پر سلطان زمین وزمان حبیب کبریا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت اللہ شریف کو دیکھا اور فرمایا۔ اے بیت اللہ تیری خوشبو کس قدر ہے تیری عظمت کس قدر ہے لیکن مؤمن کی عظمت تجھ سے بھی بڑی ہے۔ (الشفاء، ص 167، ج 1)

بیت اللہ آدم علیہ السلام سے دو ہزار سال قبل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام حج کے

لئے آئے تو فرشتوں نے آپ کا پرتپاک استقبال کیا اور عرض پیرا ہوئے کہ اے آدم علیہ السلام ہم دو ہزار سال سے بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے ہیں۔ آپ نے فرشتوں سے سوال کیا کہ تم طواف میں کون سی دعا پڑھتے ہو؟ تو فرشتوں نے عرض کی: سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے بھی یہی دعاء پڑھی۔

کعبۃ اللہ کی زیارت سے گناہ جھڑتے ہیں

ایمان ویقین کی نگاہ کے ساتھ بیت اللہ شریف کی زیارت کرنے سے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے موسم خزاں میں درختوں کے پتے جھڑتے ہیں۔ بیت اللہ شریف کی زیارت کرنے سے ایک سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ بیت اللہ شریف کی زیارت سے گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتی ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ بیت اللہ شریف کی زیارت قیامت میں امن کی ضمانت ہے۔ اللہ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کے لئے بیت اللہ شریف کی زیارت سے حج اور عمرے کا ثواب ملتا ہے۔

بیت اللہ شریف کی زیارت روزی میں برکت

اخبار مکہ میں علامہ ارزقی نے نقل فرمایا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ملتزم کے پاس کھڑے ہو کر دعا فرمائی جس میں اپنی کمزوری عجز وانکساری اور ایمان کے بارے میں عرض کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی۔ اے آدم علیہ السلام! تو نے ایسی دعا کی جسے مسترد کرنا میری رحمت سے بعید ہے۔ میں تیری اولاد کی یہی دعا قبول کروں گا۔ دعا کرنے والے کے مال میں برکت دوں گا اس کی روزی میں وسعت بخشوں گا، اس کے دل کو فقر سے پاک کروں گا اسے غنی کروں گا۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَ عَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَ تَعْلَمُ مَا فِیْ

نَفْسِیْ وَ مَا عِنْدِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَاناً یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَ یَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمُ اِنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ وَالرِّضَا بِمَا قَضَیْتَ عَلَیَّ۔(تاریخ مکہ،ص16)

حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں اللہ رب العزت نے جب حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تو آپ کو مکہ مکرمہ کی طرف چلنے کا حکم فرمایا۔حضرت آدم علیہ السلام جہاں قدم رکھتے وہاں سبزہ پیدا ہوجاتا۔زمین پر پہنچ کر حضرت آدم علیہ السلام زار وقطار روتے رہے۔فرشتے بھی ان کے شریک غم بنے۔ اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام کے سکون کے لئے جنت سے ایک خیمہ بھیجا۔جس کو کعبۃ اللہ شریف کی جگہ نصب کیا گیا۔یہ خیمہ آدم علیہ السلام کے سکون کا سبب بنا۔

زیارت بیت اللہ اور جبرائیل علیہ السلام

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان پر سرخ رنگ کی ایک پٹی تھی اور جسم پر گرد وغبار پڑا ہوا تھا سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبریل امین علیہ السلام سے پوچھا اے جبریل علیہ السلام یہ گرد وغبار کیسا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کعبہ شریف کی حاضری دے کر آرہا ہوں فرشتوں کی بے پناہ بھیڑ کی وجہ سے ان کے پروں پر پڑا ہوا گرد وغبار جم گیا ہے۔(اخبار مکہ،ص35ج1)

فرشتے بھی احرام باندھتے ہیں

جیسے مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ دنیا کی کسی بھی سمت سے حرم مکہ میں داخل ہوں تو احرام کی حالت ہی میں داخل ہوں۔ یہ کعبۃ اللہ کی عظمت کی نشانی ہے۔حضرت عثمان بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کسی فرشتے کو زمین پر بھیجتا ہے تو وہ اپنی

ڈیوٹی سے پہلے احرام باندھ کر تلبیہ پڑھتا ہوا بیت اللہ شریف میں حاضری دیتا ہے۔
(اخبار مکہ ازراقی، صفحہ 1 ج 35)

حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا طواف

حضرت عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں (80) اسی آدمی سوار تھے اور وہ اس کشتی میں (150) ایک سو پچاس دن تک سوار رہے۔ اللہ تعالیٰ نے کشتی کا منہ مکۃ المکرمہ کی طرف متوجہ کر دیا اور پھر وہ کشتی چالیس دن تک بیت اللہ شریف کے گرد گھومتی رہی پھر حکم خدا سے جودی پہاڑ کی طرف متوجہ کر دی گئی۔ (اخبار مکہ، ص 52 ج 1)

کعبۃ اللہ کے چاروں طرف جو گول سفید سنگ مرمر کا فرش ہے اس کو مطاف کہا جاتا ہے۔ یہ حسن اتفاق ہی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ جن مداروں پر نظام شمسی کے سیارے گردش کرتے ہیں وہ بھی بیضوی ہی راستے ہیں۔ اسی طرح طواف کرتے وقت بیت اللہ کو بائیں ہاتھ کی جانب رکھا جاتا ہے (Anti Clock Wise) یعنی گول دائرہ میں طواف کیا جاتا ہے۔ طواف کا یہ طریقہ ہم تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ حاملانِ عرش اور بیت المعمور کے گرد طواف کرنے والے ملائکہ بھی اسی انداز سے طواف کرتے رہتے ہیں۔ یونہی سورج کے گرد تمام سیارے اسی انداز میں گردش کرتے ہیں۔ (ارض الحج)

مکہ مکرمہ اسلامی شان وشوکت اور سطوت کا مظہر ہے اور اللہ کا پہلا گھر ''کعبہ'' اس کے جاہ وجلال اور فضل وکرم کا مرکز ہے۔ نماز کے وقت تمام دنیا کے مسلمان کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ چاردانگِ عالم میں یہی وہ جگہ ہے جہاں تقریباً 39 / 40 لاکھ مسلمان حج کے لئے ہر سال جمع ہوتے ہیں۔

مکہ شہر کو قرآن کریم میں اُم القریٰ کہا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''یہ قرآن عربی میں ہم نے آپ کی طرف وحی کیا ہے تاکہ آپ بستیوں کے مرکز (شہر مکہ) اور اس کے

گرد و پیش کے رہنے والوں کو خبردار کردیں۔" (سورۃ الشوریٰ)

ابوالسائب مدنی کہتے ہیں جو ایمان اور تصدیق کے ساتھ کعبۃ اللہ کو دیکھے اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے پت جھڑ کے دنوں میں درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں اور جو شخص مسجد میں بیٹھ کر صرف بیت اللہ شریف کو دیکھتا ہے وہ اس شخص سے افضل ہے جو اپنے گھر میں نفل پڑھتا ہے۔

حضرت عطار رضی اللہ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ شریف کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔ بیت اللہ کو دیکھنے والا ایسا ہے جیسا کہ رات کو جاگنے والا۔ دن میں روزہ رکھنے والا اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والا اور انہی سے یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ بیت اللہ شریف کو دیکھنا ایک سال کی نفل عبادت کے برابر ہے۔

حضرت طاؤس رحمتہ اللہ کہتے ہیں کہ بیت اللہ شریف کا دیکھنا افضل ہے اس شخص کی عبادت سے بھی جو روزہ دار۔ شب بیدار اور مجاہد فی سبیل اللہ ہو۔ حضرت ابراہیم نخعیؒ کہتے ہیں کہ بیت اللہ کا دیکھنا مکہ سے باہر عبادت کی کوشش میں لگے رہنے کے برابر ہے۔

علماء نے لکھا ہے کہ مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد نہ پڑھیں بلکہ افضل یہ ہے کہ بیت اللہ شریف کا طواف کریں۔ اگر کسی وجہ سے طواف نہ کرسکیں تب تحیۃ المسجد پڑھیں۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ اپنے لطف وفضل سے کثرت سے طواف کرنے کی سعادت سے نوازتے ہیں۔

کرز بن وبرہؒ ایک بزرگ تھے جن کا یہ معمول رہا ہے کہ روزانہ 70 طواف دن میں اور 70 طواف رات میں کرتے تھے اور ہر طواف کے بعد دو رکعت تحیۃ الطواف کی کل 280 رکعتیں ہیں پڑھتے۔ ان کے علاوہ دو مرتبہ روزانہ قرآن مجید ختم کرنا ان کا معمول تھا (احیاء)۔ یہی لوگ ہیں جو آخرت کی دائمی زندگی کے لئے بہت کچھ کما کرلے گئے ہیں۔

عہد نبوت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنفس نفیس کعبۃ اللہ کی غلاف پوشی فرمائی۔ (بخاری فتح الباری)

کعبۃ اللہ کو ریشمی غلاف پہنانے پر بھی اجماع ہے۔(ابن حجرؒ)

غلاف کعبہ کے لئے تقریباً ہزار گز کپڑا درکار رہوتا ہے جو کہ ریشمی، دبیز اور سیاہ رنگ کا ہوتا ہے، اُسوۂ حسنہ اور بعض کلمات قرآنی کو نہایت خوبصورتی سے مستطیل ٹکروں میں تانے بانے کے ذریعے غلاف پر لکھا جاتا ہے۔(الکعبۃ والکسوۃ)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرا دل چاہتا تھا کہ کعبۃ اللہ کے اندر جا کر نماز پڑھوں۔ میں نے رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کی کہ میں بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہونا چاہتی ہوں تو رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر حطیم شریف میں کھڑا کر دیا اور ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! جب بھی تیرا دل چاہے، بیت اللہ شریف میں داخل ہونے کا تو حطیم شریف میں آ کر نماز پڑھ لیا کر کیونکہ یہ کعبہ کے اندر کا حصہ ہے۔ تیری قوم نے جب کعبۃ اللہ کی تعمیر کی تو اس حصہ کو خرچ کی کمی کی وجہ سے چھوڑ دیا تھا۔

حجرِ اَسود کے فضائل

عہد ابراہیم علیہ السلام سے ہی حجرِ اَسود کو اُسی جگہ پر نصب کیا جاتا رہا جہاں وہ آج تک نصب ہے۔ زمین سے اس مقام کی بلندی ڈیڑھ میٹر ہے جس کی خوبی یہ ہے کہ ہر طویل وقصیر بچے اور بوڑھے ہر قد وقامت کے لوگ با آسانی چوم سکتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا کہ حجر اسود کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھائیں گے کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور ایک زبان ہو گی جس سے وہ بولے گا اور گواہی دے گا ہر اس شخص کی جس نے ایمان کی حالت میں اس کا بوسہ لیا ہو گا۔(کنز)(مشکوٰۃ)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مطابق حجر اسود جنت کے یاقوتوں میں سے ایک یاقوت ہے۔ یہ نہ پانی میں ڈوبتا ہے اور نہ آگ میں گرم ہوتا ہے۔(صحیح ابن حبان۔ صحیح ابن

حزیمہ۔تاریخ ابن جریر، سنن ترمذی مستدرک)

حجر اسود زمین پر اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ جس سے وہ اپنے بندوں سے مصافحہ کرتا ہے۔جیسا کوئی اپنے بھائی سے ملتا ہے تو ہاتھ ملاتا ہے۔(عن ابن عمرؓ۔اذرقی)

حجر اسود اور رکن یمانی کے استلام سے بندوں کی خطائیں مٹادی جاتی ہیں۔(سنن نسائی)

حجر اسود کو قیامت کے دن لایا جائے گا تو وہ جبل احد کے برابر ہوگا اور اپنا استلام اور تقبیل کرنے والوں کی گواہی دے گا۔(ابن عباس مسند احمد بیہقی)

حجر اسود کے قریب دعا قبول ہوتی ہے: رکن یمانی پر دعاؤں پر آمین کہنے والے فرشتے رہتے ہیں لیکن حجر اسود پر تو اس قدر فرشتوں کا ہجوم ہوتا ہے کہ انہیں شمار کرنا ناممکن ہے۔(عن ابن عمرؓ۔اذرقی)

جو دعا حجر اسود کے پاس کی جاتی ہے وہ قبول ہوجاتی ہے۔(عن ابن عباسؓ)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک حجر اسود اور مقام ابراہیمؑ نہ اٹھالئے جائیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حجر اسود اور رکن یمانی قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھیں گے کہ ان کے لئے دو آنکھیں اور ایک زبان اور ہونٹ ہوں گے وہ گواہی دیں گے۔ان لوگوں کے لئے جنہوں نے ایمان کی حالت میں بوسہ لیا ہوگا۔(ترغیب)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ طواف کرتے ہوئے جب حجر اسود پر پہنچے اور اس کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے نہ تو کوئی نفع دے سکتا ہے نہ کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے۔اگر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا تو کبھی بھی بوسہ نہ دیتا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ پاس کھڑے تھے انہوں نے عرض کیا امیر المؤمنین یہ نفع ونقصان پہنچاتا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ کیسے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ازل میں جب اللہ تعالیٰ نے سارے بندوں سے اپنے

رب العالمین ہونے کا اقرار لیا تھا۔ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی اس اقرار کو درج کر کے اس پتھر میں محفوظ کر دیا تھا پس قیامت کے دن یہ پتھر گواہی دے گا کہ فلاں نے یہ اقرار پورا کر دیا اور فلاں منکر (یعنی کافر ہوا۔ (التھاف) اسی وجہ سے اس جگہ جو دعا مسنون ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِكَ وَ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِكَ وَ وَفَآءً بِعَھْدِكَ (ترجمہ) ''اے اللہ! میں بوسہ دیتا ہوں تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیری کتاب (قرآن پاک) کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے عہد کو پورا کرتے ہوئے۔

ابن عباسؓ راوی حدیث ہیں کہ زمین پر جنت کی اشیاء میں سے حجر اسود اور مقام ابراہیمؑ کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے۔ ان دونوں کو جب بروز قیامت لایا جائے گا تو ان کی آنکھیں اور ہونٹ نظر آتے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو اپنے عہد اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) کی پاسداری کرتے ہوئے گواہی دیں گے یہ اس وقت اتنے قد آور ہوں گے کہ جیسے جبل ابوقبیس۔ (ابوقبیس پہاڑ) (فاکہی۔ سیوطی۔ ازرقی)

حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب حجر اسود کو جنت سے دنیا میں اتارا گیا تو دودھ سے زیادہ سفید تھا۔ آدمیوں کی خطاؤں نے اس کو سیاہ کر دیا یعنی لوگوں نے اس کو گناہ آلودہ ہاتھوں سے چھوا تو ان کے گناہوں کی تاثیر سے یہ سیاہ ہو گیا۔ بڑی عبرت کا مقام ہے کہ جب محض ہاتھ لگانے سے پتھر پر یہ اثر ہوا تو ان دلوں کا کیا حال ہوتا ہوگا جو گناہوں سے وابستہ رہتے ہوں گے۔ (مشکوٰۃ)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب کوئی آدمی گناہ کرتا ہے حجر اسود اور مقام ابراہیم علیہ السلام جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں اگر مشرکین ان کو نہ چھوتے تو جو بھی بیمار خواہ اس کی کیسی ہی بیماری ہوتی اس کو چھوتا تو وہ تندرست ہو جاتا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے ہے۔ اگر گناہوں کی نحوست جو کافر فاجر و فاسق لوگوں کے چھونے کی وجہ سے اس سے وابستہ نہ ہوگئی ہوتی

تو جو اندھا۔ کوڑھی۔ بیمار اس کو چھوتا تو وہ تندرست ہو جاتا۔ (اتحاف)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رکن یمانی پر ستر ہزار فرشتے مقرر ہیں۔ جو شخص وہاں جا کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ۔ تو فرشتے اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور دونوں جہانوں میں عافیت چاہتا ہوں اور اے اللہ تو دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی اور مجھے جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ (ابن ماجہ)

رکن یمانی: ایک بابرکت مقام ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم نے حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام نرمی یا سختی میں کبھی نہیں چھوڑا۔ حدیث میں آتا ہے کہ حجر اسود اور رکن یمانی کو مس کرنا گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔ (کنز)

ابن مسعود راوی حدیث ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے حجر اسود اور قرآن مجید کو اٹھا لیا جائے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب میں آنا بند ہو جائے گا۔ (طبری)

محبوب کائنات رحمۃ العٰلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں طواف کرتے ہوئے۔ رُکن یمانی پر پہنچا تو وہاں حضرت جبرئیل علیہ السلام کو موجود پایا جو وہاں استلام کرنے والوں کے لیے استغفار کی دُعا کو مانگ رہے تھے۔ (عن عطاء رضی اللہ)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رُکن یمانی اور حجر اسود کا استلام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اِستلام بغیر طواف کے بھی مستحسن عمل ہے۔ (عن ابن عمرؓ، فاکہی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی حدیث ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حجر اسود کا کثرت سے استلام کرو اس سے پہلے کہ یہ اٹھا لیا جائے۔ لوگ ایک رات اس کا طواف کر رہے ہوں گے صبح کو دیکھیں گے تو حجر اسود اٹھا لیا گیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جنت کی کوئی چیز زمین پر نہیں چھوڑے گا۔ قیامت سے پہلے پہلے اسے اٹھا لے گا۔ (ازرقی)

بوسہ گاہِ انبیاء اتقیاء

حضرت ابراہیمؑ کے بعد تمام انبیاء کرام ورسول عظام جنہوں نے بیت اللہ شریف کا طواف اور حج کیا ان سب نے حجر اسود کو بوسہ دیا ہے اور اسی طرح حضرت ابراہیمؑ کے عہد سے لے کر آج تک اور قیامت تک اتقیاء صلحاء واولیائے کرام اِستلام کرتے رہیں گے لہٰذا اہل اسلام جب حجر اسود کا استلام کرتے ہیں تو وہ ان تمام نسبتوں سے فیض یاب ہوتے ہیں اور ایک باریک نقطہ یہ بھی ہے کہ ان نسبتوں کا حصول اسی حجر اسود کی تقبیل و استلام کی بدولت براہ راست اور بغیر کسی واسطے کے ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت امام مالکؒ کا قول ہے کہ آپ نے حجر اسود کو ہاتھ لگایا اور پھر آپ نے اپنے ہاتھ چوم کر فرمایا کہ مالک بن عبداللہ نے براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ کو چھولیا ہے۔ (عن ثابت البنانی علیہ الرحمہ)

حجرِ اَسود اگرچہ پتھر ہے لیکن اس میں ایسی روحانیت ہے یہ ہر اُس انسان کو پہچان لیتا ہے جو ایمان کی حالت میں اس کا اِستلام کرتا ہے جس کا اِظہار وہ قیامت میں کرے گا۔

مکہ مکرمہ بڑا ہی بابرکت شہر ہے۔ اس کی ہر جگہ۔ در و دیوار۔ ہر پتھر اور ریت کا ذرہ ذرہ بابرکت ہے لیکن چند مقامات اور بھی زیادہ خصوصیت رکھتے ہیں۔ جن کا ذکر آگے آرہا ہے۔

1- جو شخص طواف میں حجر اسود کا استلام کرے اور پھر دُعا کرے وہ بجلی کی تیزی کی طرح سریع الاجابت ہوتی ہے۔ عن ابن عباس/ فاکہی

2- حجر اسود نور سے معمور تھا۔ اگر اللہ تعالیٰ اس کے نور کو چھپا نہ دیتا تو شرق وغرب اس کے نور سے معمور ہوتے۔ اخبار مکہ۔ اذرقی۔ وفاکہی

نماز سے پہلے اور نماز کے بعد حضرت زبیر رضی اللہ سمیت تمام صحابہ کرام حجر اسود کا استلام کیا کرتے تھے (اخبار مکہ)

الانتباہ: مشاہدہ یہ ہے کہ فرض نماز کی ادائیگی کے وقت چوں کہ طواف رُک جاتا

ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ جونہی امام صاحب سلام پھرتے ہیں تو ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کیلئے زائرین امام کے منہ سے لفظ سلام نکلتے ہی حجر اسود کے اِستلام کیلئے جھپٹ پڑتے ہیں جس سے یہ اندیشہ، بعید از قیاس نہیں کہ ان کو اِستلام تو مل جاتا ہے لیکن نماز ضائع ہوجاتی ہے۔ امام کی تکمیل دونوں جانب سلام پھیرے بغیر نماز سے باہر آجانا نماز کو ضائع کردیتا ہے۔

آب زم زم کے فضائل اوراس کی تاریخی اہمیت

آب زم زم کے 50 سے زائد کے نام احادیث ودیگر کتب میں ملتے ہیں۔ اس مبارک پانی کو ہمیشہ سے محترم اور مقدس سمجھا جاتا رہا ہے۔ اور اسی پانی کو زائرین پیتے بھی ہیں اور برکت حاصل کرنے کے لئے ساتھ بھی لے جاتے ہیں۔

آب زم زم حضرت ابراہیمؑ کے وقت سے جاری ہوا اور اب تک 4970 سال ہو چکے ہیں اور یہ دنیا کا قدیم ترین کنواں ہے۔ (طبقات ابن سعد۔ سیوطی الحاوی)

زم زم سے فالج زدہ کو شفا

ایک مفلوج شخص نے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ آخر تک (سورۃ حشر) وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ آیت کے آخر تک لکھا پھر زم زم کنواں پر جاکر ان آیات کو زم زم سے دھو کر یہ الفاظ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّدٍ قَدْ مَآءُ زَمْ زَمْ لِمَا شُرِبَ لَهُ وَالْقُرْآنَ كَلَامُكَ فَاشْفِنِىْ بِعَافِيَتِكَ۔ اے اللہ بے شک تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زم زم کا پانی اُسی مقصد کیلئے ہے جس مقصد کیلئے پیا جائے اور قرآن تیرا کلام ہے پس مجھے شفا دے اپنی سلامتی کے ساتھ اور پھر اس نے وہ پانی پی لیا اللہ تعالیٰ نے اس پر فضل

کیا اور اس سے فالج سے مکمل طور پر نجات مل گئی (زمزمی فی نشر الاس عن ابن قتیبہ)

ابن عباسؓ راوی حدیث ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سطح زمین پر بہترین پانی زم زم ہے جو پانی کا پانی ہے اور کھانے کا کھانا اور بیماری میں دوا ہے۔ (ابن حبان۔ طبری۔ مجمع الزوائد)

بہترین پانی بہترین مقام پر ہے۔ بموجب ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زم زم دنیا کا بہترین پانی ہے چنانچہ یہ حقیقت بھی اظہر من الشمس ہے کہ دنیا میں بہترین قطعہ ارضی وہ ہے جس میں بیت اللہ اور مسجد حرام واقع ہے۔ زم زم بیت اللہ شریف، حجراسود اور مقام ابراہیمؑ کے قریب تر ہے گویا بہترین اور مقدس بقعۂ ارض میں زم زم کا وجود بھی اس کی مقدس اور خیر و برکت پر ایک بین دلیل ہے۔

ابن عباس اور عبدالجبار بن وائل کی روایات سے واضح ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زم زم کے کنویں پر تشریف لائے اور زم زم کا ڈول کنویں سے نکالا اس میں سے ایک گھونٹ پیا پھر دوسرا نوش فرمایا اور ایک گھونٹ ڈول میں واپس ڈال کر کنویں میں ڈال دیا۔ (مسند احمد۔ طبرانی۔ البدائیہ والنہایہ)

اس مبارک عمل کی برکت بالائے برکت، شفا بالائے شفاء، نور بالائے نور اور طہور بالائے طہور کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے یہ اس لئے بھی تھا کہ بعد کو آنے والے آپ کے امتی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دم مبارک اور لعاب دہن مبارک سے شفاء و برکت حاصل کرتے رہیں اور فیضان نبوت کا یہ سلسلہ زم زم کی وساطت سے قیامت تک جاری و ساری رہے۔ (کما قال فی فضل ماء زم زم۔)

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ زم زم کو پینے والا اگر زم زم کو شفاء کی نیت سے پیئے تو شفاء حاصل ہوگی، اصلاح اخلاق کے لئے پیئے تو حسن خلق پیدا ہوگا، تنگی سینہ کے لئے پیئے تو آرام حاصل ہوگا، غرضیکہ زم زم پیتے وقت جو نیت کر لی اس کے مطابق فوائد مطلوبہ حاصل ہوتے ہیں۔ زم زم ہر مرض کے لئے شفاء ہے۔ (نوادر الاصول امام ترمذی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زم زم کا پانی جس نیت سے پیا جاتا ہے اس سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اگر زم زم پیاس بجھانے کے لئے پیو تو اس کا کام دے گا اگر کھانے کی جگہ پیٹ بھرنے کے لئے پیو گے تو پیٹ بھرے گا۔اگر مرض سے صحت کے لئے پیا تو اس میں کامیابی ہوگی۔ یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی خدمت ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سبیل ہے۔حضرت جبرائیل علیہ السلام کی خدمت سے مراد ہے کہ ان کی کوشش پر یہ چشمہ زمین سے ابھرا تھا۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے زم زم کا پانی پیتے ہوئے یہ دعا مانگی یا اللہ میں قیامت کے دن کی پیاس بجھانے کے لئے زم زم پیتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زم زم پیا اور آنکھوں پر ڈالا پھر دوبارہ لے کر پیا اور اپنے جسم پر بھی ڈالا ایک حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد موجود ہے کہ ہم میں اور منافقین میں یہ فرق ہے کہ وہ زم زم کے پانی کو خوب سیر ہو کر نہیں پیتے اور ہم خوب سیر ہو کر پیتے ہیں۔(سنن ابن ماجہ)

(1) زم زم کا پانی پینا باعث سکون وروح اور مقوی قلب بھی ہے۔زم زم کے پینے کے بعد جو دعا مانگی جائے مقبول ہوتی ہے۔زم زم سر درد کو بھی دور کرتا ہے۔اخبارِ مکہ

(2) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا نیکوں کی شراب پیا کرو عرض کی وہ کیا ہے؟ تو فرمایا وہ زم زم کا پانی ہے۔زمزم آنکھوں کی نظر کو تیز کرتا ہے۔اخبارِ مکہ

(3) سلطان عرب وعجم رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر کوئی کسی کو تحفہ دے تو بدلے میں زم زم کا پانی پلایا جائے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس پانی کو بوتل میں لے جاتی تھیں۔ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زم زم کا پانی لے کر بیماروں میں انڈیل دیتے۔امام المناوی کے مطابق زمزم جنت کی نہروں میں سے ایک نہر ہے۔اس نہر کا اصل منبع سِدرۃ المنتہٰی کے نیچے ہے۔(شفاء الغرام،ص255،)

(4) شاہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا زم زم کا پانی جس غرض کے لئے پیا جائے وہ

غرض پوری ہوگی۔

(5) زم زم کے پانی کو دیکھنا نظر کو تیز کرتا ہے گناہوں کو دور کرتا ہے۔ تین چلو سر پر ڈالنے والا رسوائی سے محفوظ رہتا ہے۔

(6) عکرمہ بن خالد فرماتے ہیں میں ایک رات زم زم کے کنویں پر بیٹھا تھا۔ سفید لباس پہنے ایک جماعت آئی انہوں نے طواف کیا پھر زم زم کے کنویں پر آئے اور پانی پیا میں نے ارادہ کیا کہ پوچھوں یہ کون ہیں کہاں سے آئے ہیں تو وہ اسی لمحے غائب ہو گئے۔

(7) ابوعبداللہ الہروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں سحری کے وقت حرم شریف میں تھا۔ ایک بزرگ آئے اور انہوں نے زم زم پیا ان کا بچا کھچا زم زم میں نے بھی پی لیا وہ مجھے مزیدار ستو محسوس ہوئے۔ دوسری رات پھر وہ آئے میں بھی ان کے پیچھے چلا گیا۔ انہوں نے ڈول کھینچا پانی پیا پھر میں نے ان کا بچا ہوا پانی پی لیا جو مجھے شہد جیسا محسوس ہوا۔ تیسری رات وہ بزرگ پھر تشریف لائے انہوں نے زم زم پیا پھر میں نے ان کا بچا ہوا پانی پی لیا جو مجھے دودھ جیسا محسوس ہوا۔ میں نے اس بزرگ سے پوچھا کہ آپ کون ہیں۔ تو کہا اگر میری زندگی تک یہ راز نہ بتائے تو بتا سکتا ہوں۔ میں نے شرط تسلیم کر لی۔ انہوں نے کہا مجھے سفیان ثوری کہتے ہیں۔

(8) زم زم پینا بخار کو دور کرتا ہے۔ (9) سر کے درد کو زائل کرتا ہے۔

(10) شعبان کی 15 کو یہ پانی معمول سے بڑھ جاتا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نیک لوگوں کے مصلیٰ پر نماز پڑھا کرو اور نیک لوگوں کے پانی سے پیا کرو۔ صحابہ کرام ؓ نے پوچھا کہ نیک لوگوں کے مصلیٰ سے کیا مراد ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میزاب رحمت کے نیچے کی جگہ۔ پھر پوچھا کہ نیک لوگوں کا پانی کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زم زم۔ (مسلم)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آب زم زم کا پانی اپنے ساتھ مدینۃ المنورہ لے جاتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طریقے سے آب زم زم لے جایا کرتے تھے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آب زم زم مدینے ساتھ لے جایا کرتے تھے اور بیماروں پر چھڑکتے تھے۔ بچہ جب پیدا ہوتا تو اس کے منہ میں یہی پانی ڈالتے تھے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام براق لائے اور جنت سے سونے کا طشت لائے لیکن قلب اطہر کو دھونے کے لئے بجائے جنت کے پانی سے زم زم کا پانی استعمال کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زم زم کا پانی پیتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَ عَمَلًا صَالِحًا وَ شِفَآءً مِنْ كُلِّ دَآءٍ۔ ''اے اللہ! میں تجھ سے ایسا علم مانگتا ہوں جو نفع دینے والا ہو اور وسیع رزق اور عمل صالح اور ہر بیماری سے شفا چاہتا ہوں۔ (مشکوٰۃ)

آب زم زم سے تبرکاً غسل اور وضو کرنا جائز ہے۔ کسی ناپاک چیز کو آب زم زم سے نہ دھویا جائے۔ چاہ زم زم مسجد کے اندر ہے اور اس کی چاروں طرف کی زمین مسجد ہے۔ اس میں غسل جنابت کرنا جائز نہیں۔

جب آب زم زم پینا چاہے تو قبلہ رو یعنی بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور بسم اللہ پڑھ کر خوب پیٹ بھر کر کم از کم تین سانس لے کر پیئے۔ ہر مرتبہ نگاہ کو بیت اللہ شریف کی طرف اٹھائے۔ ہر مرتبہ پینے کے شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہے۔ اپنے اوپر بھی زم زم کا پانی ڈالے۔

آب زم زم کا کیمیائی تجزیہ

اس سائنسی اور ٹیکنالوجی کے دور میں آب زم زم کا کیمیائی تحقیق و تجزیہ کرنے پر اسے گوناگوں فوائد و خوائص کا حامل اور حسبِ ذیل معدنی اجزاء کا مرکب پایا گیا ہے۔

سائنسی تجزیہ کی تفصیلات سید محبوب رضوی صاحب مدظلہ کے رشحات قلم کے حوالے سے ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہے۔

1۔ میگنیشیئم سلفیٹ 2۔سوڈیم سلفیٹ 3۔ کیلشیئم کاربونیٹ

4۔سوڈیم کلورائڈ 5۔ پوٹاشیئم نائٹریٹ 6۔ھائیڈروجن سلفائیڈ

1۔ میگنیشیئم سلفیٹ (Magnesium Sulphate)

اس کا استعمال اعضاء کی حرارت کو دور کرتا ہے۔اس کے علاوہ قے، متلی اور درد سر کیلئے بے حد مفید ہے۔ دست آور ہوتا ہے۔ استستسقاء کیلئے بڑا نفع بخش ہے۔جسم کی بلغی مادے کو ختم کر کے مضر اجزاء بیخ کنی کرتا ہے۔

2۔سوڈیم سلفیٹ (Sodium sulphate)

ایک قسم کا نمک ہے جو قبض کو رفع کرتا ہے۔وجع المفاصل کیلئے بے حد مفید ہے۔ ذیابیطس (شوگر)،خونی پیچش، پتھری اور استسقاء کے مریضوں کیلئے بھی انتہائی مفید ہے۔

3۔ کیلشیئم کاربونیٹ (Calcium carbonate)

خوراک کو ہضم کرنے، پتھری توڑنے اور وجع المفاصل کیلئے مفید ہے۔ اعضاء کی حدّت اور لُو کا اثر زائل کرنے میں استعمال کیا جاتا ہے۔

4۔سوڈیم کلورائڈ (Sodium chloride)

انسانی خون کیلئے یہ نمک بہت اہمیت رکھتا ہے۔ تنفس کی صفائی اور جسمانی نظام کی برقراری کیلئے استعمال کرایا جاتا ہے۔آنت اور پیٹ کے مسلسل درد اور ہیضے میں زوراثر سمجھا جاتا ہے۔ اور زہر کی متعدد اقسام کیلئے بہترین تریاق ہے۔ خصوصًا کوئلے کے دھوئیں کی زہریلی گیس (کاربن مانو آکسائیڈ) کے استعمال سے فوراً دور ہو جاتی ہے

اور یہ نمک اعضاء کی کمزوری کو بھی دور کرتا ہے۔

5۔پوٹاشئیم نائٹریٹ(Potasium nitrate)

تھکن اور لُو کے اثر کو زائل کرتی ہے۔ پیشاب آور ہے۔ دمہ کیلئے بھی مفید ہے۔ پسینہ بکثرت لاتا ہے۔زم زم کے پانی کو ٹھنڈا رکھنے میں پوٹاشئیم نائٹریٹ کا بڑا حصہ ہے۔

6۔ہائیڈروجن سلفائیڈ(Hydrogen Sulphide)

تمام جلدی امراض خصوصًا خنازیر کیلئے نفع بخش سمجھا جاتا ہے۔شدید زکام سے راحت محسوس ہوتی ہے۔ جراثیم کش ہے۔اس لئے اس کے استعمال سے ہیضے کے جراثیم ختم ہوجاتے ہیں۔ یہ قوتِ ہاضمہ،قوتِ حافظہ اور دیگر دماغی قوتوں کو تقویت پہنچاتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ بواسیر کیلئے بھی اکسیر ثابت ہوا ہے۔ھائیڈروجن سلفائیڈ آب زم زم میں خاص طور سے موجود ہے۔تازہ زم زم پینے سے اس کا اثر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ غرض کہ آب زم زم نہ صرف ہر قسم کے جراثیم سے پاک ہے بلکہ بہت سے فوائد کے لحاظ سے منفرد اہمیت کا حامل بھی ہے۔(تاریخ مکۃ المکرمہ)

مقام ابراہیم

مقام ابراہیم کے اس خول کی چوڑائی 80 سینٹی میٹر،موٹائی 20 سینٹی میٹر اور لمبائی 100 سینٹی میٹر ہے۔مقام ابراہیمؑ کو 75 سینٹی میٹر اونچے پیتل کے پیندے کے اوپر رکھا گیا ہے۔اس پورے خول کا وزن 1700 کلوگرام ہے۔جس میں سے 600 کلوگرام وہ پیتل ہے جس پر مقام ابراہیمؑ رکھا گیا ہے۔مسجد حرام مکہ مکرمہ میں کعبۃ اللہ سے کوئی 27,26 ہاتھ فاصلے پر وسط کعبہ سے قدرے مشرق شمال کی جانب کریسٹل شیشے کا ایک قبہ نما فریم ہے جس کے چاروں طرف پیتل کی سنہری جالیاں لگی ہوئی ہیں اور بالکل اس کے اوپر چاند (ہلال) لگا ہوا ہے۔ان شیشوں کے اندر پتھر پر بنے ہوئے نقش قدم کو

با آسانی دیکھا جا سکتا ہے۔ اس مقام کو مقام ابراہیمؑ کے نام سے شہرت حاصل ہے۔ اس پتھر میں حضرت ابراہیمؑ کے قدمین شریفین کا نشان بطور معجزہ بنا ہوا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے صاف طور پر نشانات دیکھے ہیں مقام ابراہیم علیہ السلام میں قدموں اور اُنگلیوں کے نشانات کی موجودگی ہمیشہ سے معروف رہی ہے جو آج بھی صاف طور پر نمایاں ہے۔ تفسیر ابن کثیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا اور مربی ضرت ابو طالب کے مشہور قصیدے کا شعر ہے۔ وَمَوْطِئُ اِبْرَاهِيْمَ فِي الصَّخَّةِ وَكَبُّهُ عَلٰى قَدَمَيْهِ حَافِيًا غَيْرَ نَاعِلِ ۔یعنی پتھر میں ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشانات تر و تازہ ہیں۔ آپ علیہ السلام ننگے پاؤں بغیر جوتے کے تھے (سیرۃ ابن ہشام)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جب لوگوں کو مقام ابراہیم علیہ السلام کو چومتے اور چھوتے دیکھا تو منع فرمایا ابن سعد، ابن المنذر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ مقام ابراہیم جنت سے اتارا گیا ہے۔

مقامِ ابراہیم علیہ السلام دورِ ابراہیمی سے لے کر آج تک اسی جگہ پر ہے اس میں کوئی ردو بدل نہیں ہوا۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى

اور ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ کو جائے نماز بنالو۔ (تفسیر ابن کثیر)

مقام ابراہیم کا پتھر اپنی زمانی و آفاقی شان سے آج بھی موجود ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا (البدائیہ والنھایہ) یہاں تک کہ قرب قیامت اٹھالیا جائیگا۔

ابن ابی حاتم اور عبدالرزاق نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت کیا کہ بلا شبہ مقام ابراہیم کا پتھر جنت کے یاقوتوں میں سے ایک یاقوت ہے اس کے نور کو مٹا دیا گیا اگر ایسا نہ ہوتا تو زمین و آسمان کی ہر چیز روشن ہو جاتی۔

ترمذی ابن حبان، حاکم بیہقی نے دلائل میں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رُکن یمانی اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے نور کو مٹا دیا اگر ایسا نہ ہوتا تو دونوں مشرق و غرب کے درمیان سب چیزوں کو روشن کر دیتے۔

احادیث صحیحہ سے یہ تو ثابت ہے کہ یہ دونوں پتھر (مقام ابراہیمؑ اور حجر اسود) جنت سے آئے ہیں اور وہاں کے یاقوت ہیں۔ لیکن زمانہ نزول کی نشاندہی نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ جب حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے مل کر کعبہ اَطہر کی تعمیر کی تو اس وقت حجر اَسود کو اس مقام پر لگایا اور دیواروں کی تعمیر کے وقت بطور گوہ استعمال کیا جاتا اور اسی مقام ابراہیمؑ پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے آپ نے حج بیت اللہ کی طرف بلایا۔ روایات میں آتا ہے کہ جب آپ اعلان حج کرنے کے لئے مقام ابراہیمؑ پر کھڑے ہوئے تو یہ اتنا بلند ہو گیا کہ جبل ابوقبیس سے اونچا ہو گیا اور آپ کی آواز پوری دنیا میں سنوائی گئی حتیٰ کہ جو ماں کے رحموں میں تھے انہوں نے بھی یہ آواز سنی۔ مقام ابراہیمؑ اپنی ساخت کے اعتبار سے پتھر ہی ہے لیکن یہ پانی کے پتھر کی قسم کا ایک نرم پتھر ہے اس میں سختی نہیں ہے۔ موجودہ حالت میں یہ ایک ہاتھ لمبا، ایک ہاتھ چوڑا اور ایک ہاتھ اونچا ہے اور اس پر حضرت ابراہیمؑ کے دونوں قدم مبارک تقریباً سات انگل کے برابر گہرائی میں ہے۔ دونوں قدموں کے درمیان دو انگشت کا فاصلہ ہے۔ بار بار چھونے سے بیچ کا کچھ حصہ پتلا ہو گیا ہے۔ (تاریخ کعبہ)

مقامات قبولیت دعا

دُرمنثور کی روایت میں لکھا ہے کہ ملتزم اور میزاب رحمت کے نیچے اور رکن یمانی کے پاس۔ صفا و مروہ پر اور ان کے درمیان اور حجر اسود اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان کعبہ

شریف کے اندر اور منیٰ اور مزدلفہ اور عرفات اور تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارتے ہوئے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

بیت اللہ شریف میں پندرہ مقامات جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں

حضرت حسن بصریؒ نے جو خط مکے والوں کو لکھا تھا اس میں تحریر تھا کہ بیت اللہ شریف میں پندرہ مقامات ہیں جہاں دعا قبول ہوتی ہے۔

1۔طواف کرتے وقت 2۔ملتزم پر 3۔میزاب رحمت کے پاس

4۔کعبۃ اللہ کے اندر 5۔زم زم کے کنواں کے پاس 6۔صفا پر

7۔مروہ پر 8۔ان کے درمیان پھیرے لگاتے ہوئے

9۔مقام ابراہیمؑ کے پاس 10۔عرفات کے میدان میں

11۔مزدلفہ میں 12۔منیٰ میں

13،14،15۔تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارتے ہوئے

دُعا کی قبولیت میں اکثر وقت کی اہمیت بھی مسلم ہے اسی طرح جگہوں کی اہمیت بھی مسلم ہے۔ان اماکن مقدسہ میں تو دُعا ہر وقت قبول ہوتی ہے لیکن اگر وہ وقت بھی میسر آ جائے تو زیادہ امکانات قبولیت ہو جاتا ہے۔

وہ مقامات جہاں خصوصی وقت کے ساتھ دعا کی جائے

اماکن مقدسہ	وقت اجابت
داخل کعبہ مصلیٰ نبوی پر	نصف شب
ملتزم پر	وقت عصر
حجر اسود	وقت زوال
میزاب رحمت	سحری

طواف میں	بوقت مغرب
خلف مقام ابراہیم	سحری
قریب چاہ زم زم	بوقت غروب
دارارقم	مابین مغرب عشاء
دار خدیجۃ رضی اللہ عنہا	شب جمعہ
مولود لنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	پیر کو بوقت زوال
عرفات بحالت وقوف	وقت غروب
مزدلفہ	نصف شب قبل صبح
منیٰ	جمرات نصف شب
مسجد الشجر ہ	بروز بدھ
جبل ثور	بوقت ظہر
جبل حراوجبل شہیر	ہمہ وقت

سفرِ حج میں تکالیف کا برداشت کرنا

سفر خواہ کیسا ہی ہو فی نفسہ مشقت کا سبب ہے اسی وجہ سے شریعت نے اس میں خصوصی رعایت یہاں تک فرمائی کہ فرض نمازیں چار رکعت کی جگہ دو رکعت مقرر فرمائیں۔خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ سفر آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔سفر میں مشقت ہوتی ہے پھر حرمین کا سفر تو عاشقانہ سفر ہے اس سفر کو تو عاشقوں کی طرح طے کرنا چاہیے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سفر حرمین میں آدمی جو بھی خرچ کرے نہایت

خوش دلی سے خرچ کرے جو نقصان پہنچے وہ طیب خاطر سے برداشت کرے یہ حج قبول ہونے کی علامت ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ لٰكِنَّ اَجْرُكِ عَلٰى قَدْرِ نَصِيْبُكِ۔ تیرا عمرہ کا ثواب تیری مشقت کے برابر ہے اس لئے مشقت باعث اجر وثواب ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو آدمی حج کے لئے پیدل جائے اس کے لئے ہر قدم پر حرم کی نیکیوں میں سے سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا آقا حرم کی نیکیوں سے کیا مراد ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر۔

فائدہ: اس طرح سات سو نیکیاں سات کروڑ کے برابر ہوگئیں۔ ہر ہر قدم پر یہ ثواب ہے تو سارے راستے کا کیا اندازہ ہوسکتا ہے۔ حاکم فی المستدرک

فضائل حج

حدیث شریف میں ہے کہ جس نے ایک ساعت مکہ مکرمہ کی گرمی کو برداشت کیا تو اس سے جہنم سو سال دور ہوجائے گی۔

حدیث میں آیا ہے۔ جو شخص مکہ مکرمہ میں ایک دن بیمار ہوا تو مکہ مکرمہ کے علاوہ دوسری جگہ کے ساٹھ سال کی عبادت کے برابر صالح عمل لکھا جائے گا۔

عزم حج (ارادہ حج) کی سعادت پر مبارک باد قبول کیجئے۔ حضرت ابراہیمؑ و اسماعیلؑ نے بیت اللہ شریف کی تعمیر مکمل کی اور رب ذوالجلال سے التجا کی کہ ''یا اللہ! ہم نے بیت اللہ شریف کی تعمیر مکمل کر دی ہے۔ اب اس کا طواف اور رکوع وسجود کرنے والوں کو بھیج۔ خالق و مالک نے فرمایا ''اے ابراہیم علیہ السلام! جبل کعبہ پر کھڑے ہو کر اعلان کرو۔ کہ اے لوگو! میں نے اللہ کے حکم سے اللہ کا گھر بنا دیا ہے، آؤ اس کا

طواف کرو اور رکوع و سجود کرو۔'' (القرآن)۔ روایات میں آتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی یہ آواز عالم ارواح میں سنائی گئی اور جس جس روح نے وہاں جتنی جتنی مرتبہ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ پکارا، اتنی مرتبہ وہ حج بیت اللہ کے لئے ضرور حاضر ہوگا۔ الحمدللہ عالم ارواح میں آپ کی روحوں نے بھی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ پڑھا تھا آج اس کی تکمیل کے لئے اللہ نے آپ کو اپنے گھر بلایا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حج کس کا قبول ہے، عمرہ کس کا قبول ہے؟'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ؟؟ اے عائشہؓ! جو سب سے زیادہ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ پڑھے گا۔ اس کا حج بھی قبول ہے اور عمرہ بھی قبول ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروقؓ صفا مروہ کے درمیان تشریف فرما تھے۔ عراق سے کچھ لوگ آئے جنہوں نے اپنی سواریوں سے اتر کر بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور اس کے بعد صفا مروہ کی سعی کی۔ حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا کہ ''تم کون لوگ ہو؟'' انہوں نے جواب دیا کہ ''ہم عراق کے رہنے والے ہیں۔'' آپؓ نے پوچھا کہ ''یہاں کیسے آنا ہوا؟'' انہوں نے عرض کیا کہ ''عمرہ و حج کے لئے۔'' حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ''اور غرض تو نہ تھی مثلاً اپنی میراث کا کسی سے مطالبہ ہو یا کسی قرضدار سے رقم وصول کرنا ہو یا تجارتی غرض ہو۔'' انہوں نے عرض کیا کہ کوئی ایسا مقصد نہیں۔ تب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ''حج عمرہ کرنے کے بعد آپ واپس لوٹ جاؤ، آئندہ زندگی میں از سر نو اعمال کرو سابقہ تمام گناہ تمہارے اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیئے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''نیکی والے حج کا بدلہ جنت کے سوا کچھ بھی نہیں۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! نیکی والے حج سے کیا مراد ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا کھلانا اور کثرت سے لوگوں کو سلام کرنا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مقدس ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ 9 ذی الحجہ

یعنی عرفہ کے دن سے زائد بندوں کو جہنم سے نجات دیتے ہوں یعنی جتنی کثیر تعداد میں عرفہ کے دن جہنم سے آزادی ہوتی ہے کسی اور دن نہیں ہوتی۔(رواہ مسلم ومشکوہ)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ ’’عرفہ کے دن خالق و مالک اول آسمان پر فرشتوں کو فخر کے طور پر فرماتے ہیں کہ دیکھو تو سہی یہ میرے بندے اور بندیاں دور دراز سے سفر کر کے میرے پاس آئے ہیں۔ بال بکھرے ہوئے ہیں۔ بدن پر غبار پڑا ہوا ہے اور زبان سے لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ پکار رہے ہیں۔ یہ جانتے ہیں کہ ہمارا بھی کوئی خالق و مالک ہے جو ہمارے گناہوں کو اپنی رحمت سے معاف فرما دیتا ہے۔ اے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ میرے ان بندوں اور بندیوں نے جتنے گناہ کئے ہیں وہ سب میں نے معاف کر دیئے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں کہ یا اللہ فلاں شخص تو ایسے ایسے گناہ کر چکا ہے اور فلاں عورت تو ایسے ایسے گناہوں سے منسوب ہے۔ خالق و مالک کی رحمت جوش میں آتی ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ اگرچہ میرے ان بندوں اور بندیوں نے۔ ریت کے ذروں کے برابر، بارش کے قطروں کے برابر، درختوں کے پتوں کے برابر گناہ بھی کئے ہیں۔ تب بھی میں نے معاف کر دیئے ہیں بلکہ یہاں تک ارشاد ہوتا ہے کہ میرے ان بندوں اور بندیوں نے جن کے حق میں آج بخشش کی دعا کی وہ بھی میں نے قبول فرمائی۔(کنز)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ غزوہ بدر کے دن کو چھوڑ کر کوئی دن عرفہ کے دن کے علاوہ ایسا نہیں جس میں شیطان بہت ذلیل ہو رہا ہو۔ بہت راندھا درگاہ پھر رہا ہو بہت زیادہ حقیر ہو رہا ہو۔ بہت زیادہ غصے میں پھر رہا ہو۔ یہ سب کچھ اسی وجہ سے کہ عرفہ کے دن میں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا کثرت سے نازل ہونا اور بندوں کے بڑے بڑے گناہوں کا معاف ہونا وہ دیکھتا ہے۔ کیونکہ شیطان کو اس دن میں جتنا بھی غصہ ہو۔ جتنا بھی اس پر رنج وملال ہو جتنا بھی پریشان حال ہو۔ قرین قیاس ہے کیونکہ اس کی عمر بھر کی محنت ومشقت سے جو اس نے لوگوں سے گناہ کرائے۔ وہ آج اللہ کی ایک رحمت کے

جھونکے میں سب معاف ہو جائیں گے۔ (کنز)

امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ ان کو عرفہ کے دن شیطان نظر آیا۔ بہت ہی کمزور ہو رہا تھا۔ چہرہ اس کا زرد ہو چکا تھا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ کمر اس کی جھک رہی تھی۔ سیدھا کھڑا نہیں ہو سکتا تھا۔ ان بزرگوں نے اس سے پوچھا کہ تو کیوں رو رہا ہے اس نے جواب دیا کہ اسے یہ چیز رلا رہی ہے کہ حاجی لوگ بلا کسی دنیاوی غرض و تجارت وغیرہ کے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے ہیں۔ مجھے یہ ڈر اور رنج ہے کہ وہ پاک ذات ان لوگوں کو نامراد نہیں رکھے گی۔ اسی رنج میں رو رہا ہوں۔ بزرگ نے پوچھا کہ تو دبلا پتلا کیوں ہو گیا ہے تو اس نے کہا کہ حاجیوں کی وہ سواریاں جن پر وہ سوار ہو کر گھر سے حج وعمرہ اور جہاد کے لئے آتے ہیں۔ ان کے شور سے میں دبلا پتلا ہو رہا ہوں۔ اے کاش یہ سواریاں میرے راستے میں (لہو ولعب) بدکاری اور حرام کمائی وغیرہ میں پھرتیں تو مجھے کتنی اچھی لگتیں۔ بزرگوں نے پوچھا تیرا رنگ زرد کیوں پڑ گیا ہے۔ شیطان نے کہا یہ حاجی لوگ ایک دوسرے کو نیکیوں پر آمادہ کر رہے ہیں۔ اس کام میں ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہیں۔ اے کاش یہ آپس کی امداد گناہوں میں کرتے تو مجھے کس قدر مسرت وخوشی ہوتی۔ بزرگوں نے پوچھا کہ تیری کمر کیوں جھک رہی ہے؟ تو اس نے کہا کہ بندہ ہر وقت یہ دعا کرتا ہے کہ یا اللہ میرا خاتمہ ایمان پر فرمائیو۔ جس کو اپنے خاتمے کا ہر وقت اتنا فکر رہتا ہے اور وہ اپنے کسی نیک عمل پر گھمنڈ نہیں کرتا۔ میں اس کو کیسے گمراہ کر سکتا ہوں۔

حضرت ابن شماستہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عمرو بن عاصؓ کے پاس حاضر ہوئے ان کا آخری وقت تھا۔ حضرت عمرو بن عاصؓ بہت دیر تک روتے رہے اس کے بعد انہوں نے اپنا اسلام لانے کا واقعہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ایمان لانے کا جذبہ پیدا کر دیا تو میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بیعت کے لئے ہاتھ بڑھائیے میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کرلیا۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کیا؟ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں ایک شرط پہلے منوانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے پچھلے گناہ معاف فرمادے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر بن عاص رضی اللہ عنہ تجھے اس بات کا علم نہیں کہ اسلام لانے کے بعد اللہ تعالیٰ ان سب گناہوں کو معاف کردیتا ہے جو حالت کفر میں کئے ہوں اور ہجرت ان سب لغزشوں کو ختم کردیتی جو ہجرت سے پہلے کی ہوں اور حج تمام گناہوں کا خاتمہ کردیتا ہے جو حج سے پہلے کئے ہوں۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب حاجی لبیک کہتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے دائیں اور بائیں جو پتھر درخت ڈھیلے وغیرہ ہوتے ہیں وہ بھی لبیک پکارتے ہیں اور اس طرح یہ سلسلہ زمین کی منتہا تک چلتا چلا جاتا ہے۔(مسلم رواہ ابن خذیمیہ)

قاضی عیاض رحمتہ اللہ نے ایک واقعہ اپنی کتاب الشفاء میں لکھا ہے کہ ایک جماعت/گروہ حضرت سعدون بن خولانیؒ کے پاس آئی اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا کہ قبیلہ کتامہ کے لوگوں نے ایک آدمی کو قتل کردیا اور اس کو آگ میں جلانا چاہا۔رات بھر اس پر آگ جلاتے رہے مگر آگ نے اس پر کچھ بھی اثر نہیں کیا۔بدن ویسے کا ویسا ہی رہا۔

حضرت سعدونؒ نے فرمایا کہ شاید اس شہید نے تین حج کئے ہوں گے۔لوگوں نے کہا کہ ہاں حضور اس نے تین حج کئے تھے تو حضرت سعدون خولانیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث ملی ہے کہ جس شخص نے ایک حج کیا اس نے اپنا فرض ادا کیا۔جس نے دوسرا حج کیا اس نے اللہ کو قرض دے دیا اور جس نے تیسرا حج کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی کھال اور بالوں پر آگ کو حرام کردیا۔

حضرت ابوہریرہؓ نے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حاجی کی سفارش چارسو(400) گھرانوں تک قبول ہوتی ہے۔یا یہ فرمایا کہ اس کے گھرانے کے 400

آدمیوں کے بارے میں قبول ہوتی ہے (راوی کو شک ہو گیا کہ کیا الفاظ فرمائے تھے) اور یہ بھی فرمایا کہ حاجی اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے پیدائش کے دن۔

حضرت فضیل بن ایازؒ جو مشہور صوفیاء میں سے ہیں ایک مرتبہ عرفات کے میدان میں ارشاد فرمانے لگے کہ تم لوگوں کا کیا خیال ہے اگر یہ سارے کا سارا مجمع کسی سخی کے دروازے پر ایک پیسہ مانگنے چلا جائے تو کیا وہ سخی انکار کرے گا؟ لوگوں نے کہا کہ وہ کبھی بھی انکار نہیں کر سکتا تو آپ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کے لئے ان سب لوگوں کی مغفرت کر دینا اس سخی کے ایک پیسہ دینے سے بھی زیادہ آسان ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج میں خرچ کرنے کا ثواب جہاد میں خرچ کرنے کی طرح ہے اور ایک روپیہ کے بدلے سات سو روپیہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ تیرے عمرے کا ثواب تیرے خرچ کرنے کے برابر ہے۔ جتنا زیادہ اس میں خرچ کیا جائے گا اتنا ہی زیادہ ثواب ہو گا۔ ایک حدیث میں ہے کہ حج میں خرچ کرنا اللہ کے راستے میں خرچ کرنا ہے۔ جس کا ثواب سات سو درجہ المضاعف ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ حج میں ایک روپیہ خرچ کرنے کا ثواب چار کروڑ روپیہ خرچ کرنے کے برابر دیا جاتا ہے وہاں جا کر خرچ کرنے میں بخل اور کنجوسی نہیں کرنی چاہئے۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ وہاں اچھے اور لذیذ چیزوں کے کھانے پینے پر خرچ کرنا مراد ہے۔ (کنز)

ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حاجی فقیر ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ حج اور عمرہ کی کثرت فقر کو روکتی ہے۔ ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ لگاتار حج وعمرہ برے خاتمے سے بھی حفاظت کا سبب ہے اور فقر کو بھی روکتے ہیں۔ ایک حدیث میں آیا کہ لگاتار حج وعمرہ فقر اور گناہوں کو ایسا دور کرتا ہے کہ جیسے آگ کی بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے۔ (رواہ طبرانی فی الاوسط) (کنز)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حج کے لئے جائے اور راستے میں انتقال کر جائے تو قیامت تک اس شخص کے لئے حج کا ثواب ملتا رہے گا اور اسی طرح جو شخص عمرہ کے لئے جائے اور اس کا انتقال ہو جائے تو تا قیامت اس کے لئے عمرہ کا ثواب ملتا رہے گا۔ اور جو شخص جہاد کے لئے نکلے اور راستے میں انتقال کر جائے اس کے لئے قیامت تک مجاہد کا ثواب ملتا رہے گا۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص حج اور عمرہ کے لئے گھر سے نکلے اور مر جائے تو اس کے لئے حشر کی عدالت میں پیشی ہے نہ حساب و کتاب اور اس کو کہہ دیا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ (الترغیب)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ حج بدل میں ایک حج کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں۔ ایک وہ شخص جس کی طرف سے حج بدل کیا جا رہا ہے۔ دوسرا حج کرنے والا۔ تیسرا وہ شخص جو حج کروا رہا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ فرشتے ان حاجیوں سے جو سواری پر آتے ہیں ان سے مصافحہ کرتے ہیں۔ جو پیدل آتے ہیں ان سے معانقہ (گلے ملنا) کرتے ہیں۔ (الترغیب وترھیب)

سفرِ حج کی تیاری

1۔ جب اللہ تعالیٰ کسی خوش نصیب کو اس حج کی توفیق سے نوازے مثلاً حج، فرض یا نفل کے اسباب پیدا ہو جائیں تو ارادے کی تکمیل میں بہت جلدی کرے۔ بالخصوص فرض حج کی ادائیگی کو معمولی عذر کی وجہ سے ہرگز مؤخر نہ کرے۔ شیطان ایسے مواقع پر لغو اور غیر ضروری خیالات دل میں اکٹھا کر دیتا ہے۔ اس طرح کے وسوسے دل میں ڈالتا ہے کہ انسان اس فرض سے رہ جاتا ہے۔

قرآن پاک کی سورۃ اعراف رکوع نمبر 2 میں شیطان کا مقولہ نقل کیا ہے۔

ترجمہ: ''شیطان نے کہا کہ بسبب اس کے کہ یا اللہ آپ نے مجھے راندہ درگاہ کیا ہے۔

میں قسم کھاتا ہوں کہ میں ان آدمیوں کے لئے آپ کی سیدھی راہ پر جا کر بیٹھوں گا اور چاروں طرف سے ان پر حملہ کروں گا۔ آگے سے پیچھے سے دائیں سے۔ اور بائیں سے اور ان میں اکثر لوگوں کو آپ شکر گزار نہ پائیں گے۔"

ضروری ہدایات

1۔ اپنی نیت کا بڑی احتیاط سے جائزہ لیجئے۔ خالصتاً اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور اس کی خوشنودی قبولیت حج کی شرطِ اول ہے۔

2۔ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم حرز جان بنا لیجئے جو سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 267 میں بیان ہوا ہے کہ "حج کے مہینے سب کو معلوم ہیں جو شخص ان مقررہ مہینوں میں حج کا ارادہ کرے اسے خبردار رہنا چاہئے کہ حج کے دوران کوئی شہوانی فعل کوئی بدعملی اور کوئی لڑائی جھگڑے کی بات نہ کرے۔"

3۔ اپنے گھر سے سفرِ حج کی روانگی سے پہلے اپنے چھوٹے بڑے گناہوں کی سچے دل سے توبہ واستغفار کرے۔

4۔ حتی الامکان حقوق العباد کی ادئیگی کا اہتمام کریں۔

5۔ اپنی نماز کی ادائیگی کا طریقہ چیک کرلیں۔ اور مسائل نماز سیکھ لیں۔ (نماز جنازہ درست کرلیں بہتر ہے کہ مسجد کے امام سے درستگی کروائیں۔) اور یاد کرلیں۔

6۔ نماز پنجگانہ کی پابندی کا اہتمام شروع کردیں۔

7۔ خوب اچھی طرح جان لیں کہ یہ سفرِ حج روحانی طور پر بڑا ہی پرکیف سفر ہے۔ لیکن جسمانی طور پر مشقت طلب ہے۔ لہٰذا ابھی سے خود کو مشقت کا عادی بنالیں اور زیادہ سے زیادہ پیدل چلنے کی عادت بنالیں۔ اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حاجی کو اس کی مشقت کے مطابق ثواب ملتا ہے۔

8۔ احرام باندھنے کی نیت وعمرہ کی ادائیگی کی نیت۔طواف بیت اللہ شروع کرنے کی نیت۔صفاومروہ کی سعی کی نیت۔حج کی نیت۔شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے وقت کی نیت۔قربانی کی نیت۔طواف زیارت کی نیت اورطواف الوداع کی نیت۔عربی،اردو یا پنجابی میں یاد کرلیں۔

9۔ جو دعائیں مختلف مواقع پر پڑھنی سنت ہیں انہیں اچھی طرح یاد کرلیں بالخصوص تیسرا اور چوتھا کلمہ اور رکن یمانی اور رکن حجر اسود کے درمیان پڑھی جانے والی دعا۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

10۔ سامان جتنا کم ہوگا اتنی ہی آسانی ہوگی۔اس لئے کہ تمام سامان آپ نے خود ہی اٹھانا ہے کسی نے بھی کوئی مدد نہیں کرنی۔اپنے سامان/ بیگ پر نام۔پتہ۔گھر کا فون نمبر۔گروپ نمبر۔معلم کا نام یعنی مکتب نمبر لکھ لیں مکتب نمبر وزاتِ مذہبی اُمور سے آپ کو جاری ہوگا۔

11۔ سفر حج سے ایک یا دو دن پہلے حجامت وغیرہ بنوالیں۔ناخن کٹوالیں۔مونچھیں ترشوا لیں۔زیر ناف غیر ضروری بال صاف کرلیں۔

12۔ سفر شروع کرنے سے پہلے تمام سامان کی پڑتال ایک دفعہ پھر کرلیں اور ضروری کاغذات بمعہ ان کی فوٹو کاپی چیک کرلیں۔

13۔ سفر سے پہلے غسل کریں۔سفر کا لباس پہنیں۔دو یا چار رکعت نفل حاجت ادا کریں اور اللہ تعالیٰ سے سفر میں آسانی کے لئے دعا مانگیں اور اپنے اہل وعیال کی خیر و برکت کے لئے دعا مانگ کر سفر شروع کریں،اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اپنے پیچھے ان دو رکعتوں کے ثواب سے بہتر کوئی چیز گھر میں چھوڑ کر نہیں جاتا۔

14۔ حاجی کیمپ سے دو دن قبل جو کاغذات اور کرنسی وغیرہ حاصل کریں وہ سنبھال کر

اپنے پاس رکھ لیں اور ایئرپورٹ پر روانگی سے چھ گھنٹے قبل پہنچ جائیں۔

15۔ اگر آپ کو کوئی تکلیف یا مرض لاحق ہو تو ایم بی بی ایس (MBBS) ڈاکٹر سے نسخہ لکھوا کر حسب ضرورت ادویات بازار سے خرید کر بمعہ نسخہ حاجی کیمپ میں موجود متعلقہ ڈاکٹر سے تصدیق کروا کر سیل کروالیں۔

16۔ اپنا تمام سامان ایئرپورٹ میں موجود کسٹم ہال میں جمع کروادیں۔ لیکن احرام کی دو چادریں نکال لیں۔ (یہ ایک شاپر میں رکھ لیں، ایئرپورٹ پر احرام باندھنے کے بعد اسی شاپر میں بدن سے اترے ہوئے کپڑے رکھ لیں)۔

17۔ ایئرپورٹ پر احرام باندھ لیں۔ سر ڈھانپ کر دو رکعت نفل عمرہ کی نیت سے پڑھیں۔ سلام پھیرتے ہی صرف مرد حضرات سر کو ننگا کر دیں نیت کریں کہ ''یا اللہ! میں عمرہ کے احرام کی نیت کرتا ہوں۔ آسان کر اور قبول فرما۔'' اس کے بعد لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ مکمل آخر تک کم از کم تین مرتبہ مرد اونچی آواز میں اور خواتین اتنی آواز میں پکاریں کہ وہ صرف خود سن سکیں۔ اس کے بعد درود پاک پڑھیں اور آسانی اور قبولیت کے لئے دعا مانگیں۔ اب احرام کی پابندیاں آپ پر لاگو ہوگئیں۔

احرام کی پابندیاں یہ ہیں:

(1) جسم سے میل نہیں اتار سکتے (2) جسم کے کسی حصے سے کوئی بال نہیں توڑ سکتے

(3) ناخن نہیں اتار سکتے (4) خوشبو نہیں لگا سکتے

(5) خوشبو والی چیز کو نہ سونگھ سکتے ہیں نہ ہی پی سکتے ہیں اور نہ کھا سکتے ہیں۔

(6) جوئیں وغیرہ نہیں مار سکتے (7) شکار نہیں کر سکتے، شکاری کی راہنمائی نہیں کر سکتے

(8) گالی گلوچ نہیں کر سکتے (9) صرف مرد سِلا ہوا کپڑا نہیں پہن سکتے

(10) مرد ایسا جوتا پہنیں جس میں پیر کی درمیانی اُبھری ہوئی ہڈی کھلی رہے۔

ضروری ہدایات برائے خواتین

خواتین احرام کی حالت میں سلے ہوئے کپڑے ہی پہنیں گی۔ جرسی، سویٹر اور چادر وغیرہ استعمال کر سکتی ہیں۔ احرام سر سے لے کر پاؤں تک ایسا بنائیں جس سے سر بھی ڈھک جائے اور پورا جسم بھی ڈھک جائے۔ صرف چہرہ کھلا ہو۔ خواتین کو سر ڈھانپنا واجب ہے۔

عورت احرام باندھتے وقت اگر حالت حیض میں ہو تو غسل اور وضو کر کے سر پر سکارف باندھ لیں تاکہ سر کے بال نظر نہ آئیں۔ احرام کی نیت کر لیں۔ لیکن نماز نہیں پڑھیں گی۔ اگر اسی حالت میں وہ مکہ مکرمہ میں پہنچ جاتی ہیں تو حرم شریف میں نہیں جائیں گی۔ اپنی رہائش گاہ پر ہی رہیں گی۔ جب حیض سے پاک صاف ہو جائیں تو غسل کر کے اور پاک لباس کے ساتھ اپنے محرم کے ساتھ لبیک پکارتے ہوئے حرم شریف جائیں گی طواف کریں گی اور صفا و مروہ کی سعی کریں گی۔ سر کے بالوں کے آخیر سے ایک پور (تقریباً ایک انچ) بال کاٹ کر عمرہ مکمل کریں گی۔

خواتین حیض و نفاس کے دوران بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شریف میں ہرگز ہرگز داخل نہیں ہو سکتیں۔ اگر حرم شریف میں بیٹھے ہوئے حیض شروع ہو جائے یا طواف کرتے ہوئے شروع ہو جائے تو طواف توڑ کر تیمم کر کے فوراً حدود مسجد سے باہر نکل جائیں۔

حج کے دنوں میں حیض کی صورت ہو جائے تو عورت حج کا احرام باندھے گی (نماز نہیں پڑھے گی) حج کی نیت کرے گی، لبیک پکارے گی، منیٰ جائے گی، عرفات جائے گی وقوف عرفہ کرے گی اور اللہ کا ذکر کرے گی۔ دعائیں مانگے گی۔ مزدلفہ آئے گی۔ وہاں سوائے نماز کے تمام اعمال کرے گی۔ ذکر و اذکار کرے گی۔ وقوف مزدلفہ کرے گی۔ یہاں سے فارغ ہو کر منیٰ جائے گی۔ بڑے شیطان کو کنکریاں مارے گی۔ قربانی

کرے گی، سر کے بال ایک پور (تقریباً ایک انچ) کاٹے گی اور احرام سے فارغ ہو جائے گی۔لیکن طواف زیارت کرنے کے لئے بیت اللہ شریف نہیں جائے گی۔اگر اس دوران وہ پاک وصاف نہیں ہوتی تب بھی وہ 11 اور 12 ذی الحجہ کو صرف کنکریاں مار سکتی ہے۔بیت اللہ شریف نہیں جاسکتی۔دوران حج اگر وہ پاک وصاف نہیں ہوتی تو اپنے محرم کے ساتھ واپس اپنی رہائش گاہ پر چلی جائے گی۔حج کے ایاّم کے بعد وہ جس دن پاک و صاف ہو جائے گی اپنے محرم کے ساتھ بیت اللہ شریف جائے گی۔طواف زیارت کی نیت سے طواف کرے گی۔دو رکعت واجب الطواف ادا کرے گی۔صفا مروہ کی سعی مکمل کرے گی۔اب اس کا حج مکمل ہو گیا ہے۔اگر کوئی عورت بغیر طواف زیارت کے واپس اپنے ملک آجائے تو وہ اپنے خاوند کے لئے حرام ہے جب تک کہ وہ دوبارہ جا کر طواف زیارت نہ کرے اور ساتھ دم بھی دے۔اگر ایسی عورتوں کی پاکستان واپسی کی تاریخ آگئی ہے تو وہ پاکستان ہاؤس دفتر میں جا کر اپنی تاریخ آگے کرواسکتی ہیں۔

عورتوں کے لیے حج کے ضروری مسائل

حاجی کیلئے مکہ مکرمہ پہنچ کر جو پہلا طواف حجِ مفرد جس کو طوافِ قدوم کہتے ہیں سنت ہے۔اگر عورت خاص ایاّم میں ہو یہ طواف پاک ہونے تک مؤخر کرے۔اگر منیٰ جانے سے پہلے پاک ہوگی تو طواف کر لے۔اگر پاک نہ ہوئی تو اس پر کوئی کفارہ نہیں۔

دوسرا طواف جس کو طوافِ زیارت کہتے ہیں جو دس سے بارہ ذی الحجہ غروب آفتاب کے وقت تک کیا جاتا ہے۔اگر عورت پاک نہیں ہوتی تو وہ حرم شریف میں نہ جائے۔ پاک ہونے کے بعد طواف زیارت کرے۔تیسرا طواف مکہ مکرمہ سے رُخصت کے وقت کیا جاتا ہے جس کو طواف الوداع کہتے ہیں عورت پر طواف ایام کی صورت میں معاف ہے۔

اگر عورت نے عمرہ کا احرام باندھا تو پاک ہونے تک عمرہ کا طواف اور سعی نہ

کرے اور اگر اس صورت میں عمرہ تک پاک نہیں ہوئی۔اور حج کے دن شروع ہو گئے تو احرام کھول کر وضو کر کے حج کا احرام باندھ لے اور بغیر نماز پڑھے حج کی نیت کر لے۔ حج کے بعد جو احرام توڑا تھا اس کی جگہ مقام جعرانہ یا تنعیم سے عمرہ کر لے۔اس طرح اس کا پہلا عمرہ ادا ہو جائے گا۔

سوال: آج کل حج کے سفر میں آمد و رفت کی تاریخ پہلے سے متعین ہوتی ہے۔تبدیل کرانا مشکل ہوتا ہے کیا ایسی حالت میں عورت حالت حیض میں طواف زیارت کرسکتی ہے؟

جواب: حیض کی حالت میں حج کا رُکن اعظم طواف زیارت کرنا بہت سنگین گناہ ہے۔ حدث یعنی ناپاکی کی حالت میں مسجد احرام میں داخل ہونا پڑھے گا اور کافی وقت وہاں گزارنا ہوگا۔ جب کہ اس حالت میں مسجد میں داخل ہونا ہی حرام ہے تو اس حالت میں بیت اللہ شریف میں داخل ہونا اور طواف زیارت جیسے اہم ترین رُکن کو ادا کرنا کیسے گوارہ کیا جا سکتا ہے؟

لہٰذا پاک ہونے کے بعد ہی طواف زیارت کیا جا سکتا ہے آج کل جہازوں کی کثرت ہے کوشش کرنے سے کامیابی ہوسکتی ہے معلم اور سفارۃ کے افسران سے مل کر حل نکل سکتا ہے۔ ناممکن نہیں ہے۔اگر وہاں ٹھہرنے میں اخراجات کی تنگی کا اندیشہ ہے تو کسی سے قرض لے کر یا چندہ کر کے یہاں تک کہ رقم ختم ہونے کی صورت میں زکوٰۃ کی رقم لے کر بھی انتظام کیا جا سکتا ہے۔ یہ سب اُمور حیض کی حالت میں طواف زیارت کرنے والے کے مقابلہ میں آسان ہیں۔اگر طواف زیارت نہ کیا اور اپنے ملک میں واپس آ گئی تو خاوند پر وہ عورت حرام رہے گی جب تک دوبارہ جا کر طوف زیارت نہ کرے اور دم بھی حدود حرم میں دے۔

اگر طواف زیارت سے قبل کسی عورت کو حیض آجائے تو اس پر ایسی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہے جس سے وہ پاک ہونے کے بعد طواف زیارت کر کے ہی مکہ مکرمہ سے

واپس ہو سکے جیسے ٹکٹ ویزہ وغیرہ کی تاریخ بڑھانا یا سفارت خانہ سے روانگی مؤخر کرانا۔ اگر ایسی کوئی صورت نہ نکل سکے تو بامر مجبوری حیض کی حالت میں طواف زیارت کرے گی۔ اگر چہ گنہگار ہوگی لیکن ایک شرط کے ساتھ طوااف زیارت شرعاً معتبر ہو جائے گا اور پوری طرح حلال ہو جائے گی۔ احرام کی پابندیاں ختم ہو جائیں گی۔ مگر اس پر ایک بدنہ یعنی اونٹ یا گائے کی قربانی کی جنایت لازم ہو جائے گی اور وہ بھی حدود حرم میں۔

اس بارے میں مذکورہ فقہی اجتماع منعقدہ ذی قعدہ 1417 ہجری (17 جنوری 2001ء حج وزیار تخیر ندا کے شاہی) اس مسئلہ کی تفصیل دیکھیے منتخبات نظم الفتاوی جلد نمبر 1 صفحہ 107 شافی جلد 2 صفحہ 206 المناسک صفحہ 185 پر دیکھیں

عورت کا احرام

1۔ عورت کا احرام مثل مرد کے احرام کے ہے فرق صرف یہ ہے کہ عورت کا سر ڈھانکنا واجب ہے اور منہ پر کپڑا لگانا منع ہے اور سلے ہوئے کپڑے پہننے جائز ہیں

2۔ عورتوں کو اجنبی مردوں کے سامنے بے پردہ ہونا منع ہے۔ کوئی چیز پیشانی پر لگا کر اوپر سے کپڑا ڈال لے تاکہ کپڑا منہ پر نہ لگے۔

3۔ عورت کو احرام کی حالت میں زیور۔ موزے۔ دستانے سلے ہوئے کپڑے پہننا جائز ہیں۔ مگر زیور وغیرہ نہ پہننا بہتر ہے۔

4۔ عورت کو زور سے تلبیہ کہنا منع ہے صرف اس قدر زور سے پڑھے کہ خود سن سکے۔

5۔ عورت طواف میں اضطباع (چادر دائیں بغل سے نکال کر بائیں مونڈے پر ڈالنا) رمل کرنا (یعنی اکڑ اکڑ کر چلنا) اور صفا و مرہ کے درمیان میلین اخضرین کے درمیان دوڑنا منع ہے۔

6۔ عورت کو بال منڈوانا منع ہے محرم سے یا خود ایک پور کے برابر چوٹی کے بال سے

پکڑ کر کاٹ لے غیر محرم سے ہرگز نہ کٹوائے۔

7۔ عورت کو حیض کی حالت میں حرم شریف میں جانا طواف کرنا، سعی کرنا منع ہے۔ حج کے تمام افعال ادا کرے گی صرف نماز، مسجد اور طوافِ زیارت سعی نہ کرے گی۔ جب حج کے بعد پاک ہوگی تو طواف زیارت کرے گی۔ اس پر کوئی جزا نہیں۔

8۔ ہیجڑا کے تمام مسائل احرام عمرہ وحج کے، مثل عورت کے ہوں گے۔

مستحب ہے کہ غسل کرتے وقت یہ نیت کرے کہ میں یہ غسل احرام باندھنے کے لئے کر رہا ہوں۔ غسل یا وضو احرام کے لئے شرط نہیں ہے اور نہ ہی واجبات احرام میں سے ہے، لیکن ان کو بلا عذر ترک کرنا مکروہ ہے۔

احرام کا کپڑا سفید ہونا افضل ہے لیکن رنگین بھی جائز ہے۔ ایک کپڑا بھی احرام میں کافی ہے۔ لیکن دو کپڑے سنت ہیں اور دو سے زائد بھی جائز ہیں لیکن سلے ہوئے نہ ہوں۔

احرام کی حالت میں اگر احتلام ہو جائے تو اس سے احرام میں کوئی فرق نہیں آتا۔ کپڑا اور جسم دھو کر غسل کرے۔ اگر چادر بدلنے کی ضرورت ہو تو دوسری چادر استعمال کرے۔ یا اُسی چادر کو دھو کر استعمال کر لے۔

احرام کی حالت میں مردوں کے لئے ایسا جوتا پہننا جس سے پاؤں کی درمیانی ابھری ہوئی ہڈی ڈھکی ہوئی نہ ہو۔ البتہ پاؤں کی انگلیاں اور ایڑی ڈھانپنے میں کوئی حرج نہیں۔

احرام کی حالت میں مردوں کو موزہ پہننا، دستانہ پہننا، سر اور منہ پر پٹی باندھنا منع ہے۔

احرام کی حالت میں مرد، عورت دونوں کو اپنے چہرے کو اس طرح ڈھانپنا منع ہے کہ کپڑا چہرے کو مس کرے۔ نہ تمام چہرے کو ڈھانپے نہ اس کے بعض حصہ کو، مثلاً رخسار یا ناک یا ٹھوڑی۔

احرام کی حالت میں مرد کے لئے سر کو ڈھانپنا منع ہے، خواہ وہ پورے سر کو ڈھانپے یا اس کے کچھ حصہ کو۔

احرام کی حالت میں کپڑے وغیرہ سے منہ پونچھنا جائز نہیں ہے کہ چہرے کو کپڑا لگتا ہے۔ ایسی صورت میں گھنٹہ بھر سے کم کپڑا چہرے پر لگا تو ایک مٹھی گیہوں یا اس کی قیمت کی خیرات کرنا واجب ہے۔ ہاں ہاتھ سے چہرہ پونچھنا جائز ہے اور مرد کو سر اور چہرہ کے علاوہ عورت کو صرف چہرہ کے علاوہ جسم کے باقی حصہ کو کپڑے سے پونچھنا جائز ہے۔

احرام کی حالت میں اپنے سر یا اپنے بدن کے کپڑے سے جوں مارنا جدا کر کے پھینک دینا منع ہے۔ لیکن موذی جانور کا مارنا جائز ہے۔ مثلاً سانپ، بچھو، کھٹمل، پسو، بھڑ، تتیا وغیرہ۔

احرام کی حالت میں خوشبو لگانا، سر یا داڑھی میں مہندی لگانا، ناخن کاٹنا، بدن کے کسی حصہ سے بال دور کرنا منع ہے۔

احرام کی حالت میں جماع یعنی ہم بستری کا ذکر عورتوں کے سامنے کرنا، جماع کے اسباب، جیسے بوسہ لینا یا شہوت سے چھونا منع ہے۔

یوں تو کوئی گناہ بغیر احرام کے بھی جائز نہیں ہے۔ لیکن احرام کی حالت میں کوئی گناہ کا کام کرنا خاص طور سے منع ہے۔ ساتھیوں کے ساتھ یا دوسرے لوگوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا منع ہے۔

احرام کی چادروں کو گھنڈی لگانا یا پن یا تنکے وغیرہ سے چادروں کے سروں کو جوڑنا یا ان کو گرہ لگانا مکروہ ہے لیکن ستر عورت کی وجہ سے ایسا کرنا جائز ہے اور اس پر کوئی جزا واجب نہیں ہوں گی۔ پیٹی باندھنا جائز ہے۔

احرام کی حالت میں کمبل، لحاف، رضائی وغیرہ اوڑھنا جائز ہے لیکن خیال رہے کہ سر اور منہ نہ ڈھکا جائے۔ باقی تمام بدن اور پیروں کو بھی ڈھانکنا جائز ہے۔

احرام کی حالت میں اوندھا لیٹ کر تکیہ پر منہ یا پیشانی رکھنا مکروہ ہے۔ سر یا رخسار کا تکیہ پر رکھنا جائز ہے۔

احرام کی حالت میں سر یا داڑھی میں کنگھی کرنا یا سر یا داڑھی کو اس طرح کھجانا کہ بال گرنے کا خوف ہو مکروہ ہے۔ البتہ آہستہ کھجائے کہ بال نہ گرے۔ داڑھی میں خلال بھی اس طرح کرے کہ بال نہ گرے۔

احرام کی حالت میں بدن سے میل کچیل دور کرنا اور بکھرے ہوئے بالوں کو سنوارنا مکروہ ہے۔ حدیث میں ہے کہ کامل حاجی وہ ہے جس کے بال بکھرے ہوئے ہوں اور بدن اور کپڑے میلے کچیلے ہوں۔ جسم پر مٹی گھٹا پڑا ہوا ہو۔

احرام کی حالت میں آئینہ دیکھنا، دانت اکھڑوانا جائز ہے۔ اور مسواک بدستور مسنون ہے۔ خوشبودار منجن، ٹوتھ پاؤڈر استعمال نہ کریں۔

احرام کی حالت میں گلے میں پھولوں کا ہار ڈالنا مکروہ ہے۔ خوشبودار پھل یا پھول قصداً سونگھنا بھی منع ہے۔ خوشبودار صابن کے ایک بار استعمال سے صدقہ اور بار بار استعمال سے دم دینا واجب ہو جاتا ہے۔

احرام کی حالت میں غلاف کعبہ کے نیچے اس طرح داخل ہونا کہ تمام سر یا چہرہ یا اس کا کوئی حصہ غلاف میں چھپ جائے مکروہ ہے۔ لیکن اگر کعبۃ اللہ کے پردے کے نیچے داخل ہو جائے حتیٰ کہ پردہ اس کو ڈھانپ لے، لیکن کعبۃ اللہ کا پردہ اس کے سر اور چہرے کو نہ لگے تو مضائقہ نہیں ہے۔

احرام بلا نماز کے باندھنا جائز ہے لیکن مکروہ ہے۔ لیکن اگر نماز پڑھنے کا موقع نہ ہو، مثلاً اگر مکروہ وقت ہے یا نماز پڑھنے کی جگہ نہیں ہے تو احرام بلا نماز مکروہ نہیں ہے۔ بلا نماز عمرہ یا حج کی نیت کر کے تلبیہ پکار لے، اس طرح احرام میں داخل ہو جائے گا۔ احرام کے لئے دو رکعتیں پڑھنا سنت ہے، فرض یا واجب نہیں۔

باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بعض ہوائی جہاز والے عازمین حج کو ہاتھ منہ پونچھ کر تر و تازہ رکھنے کے لئے خوشبودار ٹشو پیپر (رومال) دیتے ہیں اور لوگ لاعلمی میں

اس سے ہاتھ منہ پونچھ لیتے ہیں۔ خیال رہے کہ احرام کی حالت میں اس طرح کے خوشبودار کپڑے یا ٹشو سے پورا منہ یا پورا ہاتھ پونچھا جائے تو دم لازم ہو جائے گا۔ اس سے بچنا ضروری ہے۔

حدودِ میقات

مکانِ احرام

احرام کی مکان کے اعتبار سے چند قسمیں ہیں جن کے مختلف احکام ہیں۔

1۔ واجب: مقررہ میقاتوں میں سے کسی ایک میقات سے احرام باندھنا خواہ وہ میقات اس کے اپنے شہر کی ہو یا کوئی اور میقات ہو۔

2۔ سنت: اپنے شہر کی میقات سے احرام باندھنا سنت ہے۔ تاکہ امت کو تکلیف نہ اٹھانا پڑے۔

3۔ افضل: اپنے گھر سے روانہ ہوتے وقت گھر ہی سے احرام باندھنا افضل ہے۔

4۔ فاضل: یعنی فضیلت والا۔ اپنے گھر سے نکلنے کے بعد میقات پر پہنچنے سے پہلے احرام باندھنا فضیلت کا حامل ہے۔ (اللباب وشرح اللباب ص94)

دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض لوگ جو عمرہ یا حج کے ارادے سے پاکستان سے بذریعہ ہوائی جہاز جاتے ہیں وہ بغیر احرام یہاں سے اس ارادہ سے روانہ ہو جاتے ہیں کہ جدہ پہنچ کر احرام باندھ لیں گے۔

خیال رہے کہ جدہ پہنچنے سے پہلے ہوائی جہاز دو میقاتوں کے محاذات سے گزر کر جدہ پہنچتا ہے۔ ذات عرق کی میقات بھی راستہ میں آتی ہے اور اہل نجد کی میقات قرن المنازل کے تو تقریباً اوپر سے گزرتا ہے۔

اس لئے تمام علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسے لوگوں کو جدہ پہنچ کر احرام

باندھنا کسی طرح جائز نہیں ہے۔اس لئے ہوائی جہاز سے سفر کر کے حج یا عمرہ کرنے والے حضرات کو چاہئے کہ اپنے گھر سے احرام باندھ کر روانہ ہوں یا ایئر پورٹ پر احرام باندھ لیں یا پھر ہوائی جہاز پر جدہ پہنچنے سے ایک گھنٹہ پہلے اور بہتر ہے کہ دو گھنٹے پہلے احرام باندھ لیں۔

اگر بغیر احرام جدہ پہنچ جائے تو بلا احرام باندھے میقات سے آگے گزرنے پر گنہگار ہوں گے اور دم دینا بھی واجب ہوگا۔ایسی صورت میں آفاقی کی پانچ میقاتوں میں سے جس میقات پر آسانی سے لوٹ سکتے ہوں اس پر واپس لوٹ آئیں۔احرام اور عمرہ یا حج کی نیت کریں،نفل پڑھیں،تلبیہ پکاریں اور پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوں اس طرح دم ساقط ہو جائے گا۔بعض لوگ اس غلط فہمی میں رہتے ہیں کہ تنعیم بھی میقات ہے اور وہاں سے اگر احرام باندھ سکتے ہیں تو جدہ سے کیوں نہیں باندھ سکتے۔

جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے کہ تنعیم اہل مکہ کی میقات ہے،صرف عمرہ کے لئے۔ آفاقی جب احرام میں مکہ مکرمہ پہنچ کر اور عمرہ مکمل کر کے حلال ہوگا تو پھر وہ اہل مکہ کے حکم میں آجائے گا اور پھر مکہ میں رہتے ہوئے دوسرے نفلی عمرہ کے لئے تنعیم اس کی میقات ہوگی۔اس وقت یہی احکام دوسرے ممالک سے بھی ہوائی جہاز یا عمرہ یا حج کی غرض سے آنے والوں کے لئے ہیں۔

میقات کا بیان

میقات وہ مقامات ہیں جہاں سے عمرہ کرنے والے کو احرام پہن کر گزرنا واجب ہے۔
پھر اس کی تین قسمیں ہیں

(1) میقات اہل آفاق

اگر کوئی مسلمان آفاقی یعنی میقات سے باہر کا رہنے والا۔مکہ مکرمہ یا حدود حرم میں

داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہو۔اس کا ارادہ خواہ حج کی نیت سے ہو یا عمرہ کی نیت سے۔ یا کسی اور غرض سے اس شخص کو بغیر احرام کے میقات سے گزرنا بالکل ناجائز ہے۔اور اگر کوئی شخص بغیر احرام کے حدود حل میں داخل ہو گیا تو اس پر واجب یعنی ضروری ہو گیا ہے کہ وہ واپس میقات پر جائے اور احرام باندھے اور حج یا عمرہ کی نیت کرے۔تلبیہ پڑھے اس کے بعد حدود حرم میں داخل ہو۔ اگر ایسا نہیں کرے گا تو اس پر دم واجب ہو جائے گا۔ ہاں اگر وہ میقات پر لوٹ جائے اور میقات سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں داخل ہو تو دم ساقط ہو جائے گا۔(یعنی دم ختم ہو جائے گا)

یلملم

پاکستان اور ہندوستان اور یمن سے جانے والوں کے لئے میقات یلملم پہاڑی شریعت نے مقرر کی ہے۔ جو مکۃ المکرمہ سے 60 کلومیٹر دور جنوب کی طرف واقع ہے۔آج کل اس کو سعدیہ بھی کہتے ہیں۔

ذوالحلیفہ۔(بئر علی)

مدینۃ المنورہ کی طرف سے آنے والے لوگ بئر علی ذوالحلیفہ سے احرام باندھتے ہیں۔ اگر کوئی مدینۃ المنورہ میں مسجد نبوی شریف سے احرام باندھ لے تب بھی کوئی حرج نہیں۔

ذات عرق

عراق اور اس کے اطراف میں رہنے والوں کی میقات ذات عرق ہے جو شمال مشرق سمت میں 80 کلومیٹر پر واقع ہے۔

اہلِ نجد

مشرق کی جانب اہل نجد وغیرہ کی میقات قرن المنازل ہے جو مکہ مکرمہ سے 80 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اگر آپ کا جہاز کسی دوسرے ملک عرب عمارات سے براستہ

ریاض ہوائی اڈہ سے آرہا ہے تو وہ ریاض ہوائی اڈے پر رکتا ہے آپ وہاں سے احرام باندھ سکتے ہیں۔

(2) میقات اہلِ حِل

وہ لوگ جو میقات کے اندر رہتے ہیں یا میقات اور حرم کے درمیان میں رہتے ہیں وہ اہل حل کہلاتے ہیں۔ جیسے جدہ کے لوگ خواہ وہ لوگ اصل عرب کے باشندے ہوں یا ملازم کے طور پر۔ ان سب کے لئے یہ زمین میقات ہے۔ وہ اپنے گھر سے ہی احرام باندھ کر مکہ مکرمہ جا کر طواف کعبہ اور سعی صفا مروہ کر کے عمرہ کی تکمیل کر سکتے ہیں۔ اس طرح وہ احرام کے بغیر بھی مکۃ المکرمہ آ جا سکتے ہیں۔ ان کے لئے احرام کی پابندی نہیں۔ ہاں اگر یہ لوگ حج یا عمرے کی نیت سے جائیں گے تو اپنے گھر سے ہی احرام باندھ کر نیت کر کے جائیں گے ان کو میقات پر جانے کی ضرورت نہیں۔ پاکستان سے جانے والے لوگ عمرہ کی تکمیل کے بعد اپنے رشتے داروں کے ہاں جدہ چلے جاتے ہیں اور وہاں چند یوم قیام کرتے ہیں۔ اس وقت یہ لوگ بھی اہل حل کے زمرے میں آ جاتے ہیں۔ اگر یہ واپسی پر عمرہ کرنا چاہیں تو وہاں سے ہی احرام باندھ کر عمرہ کی نیت کر سکتے ہیں اور اگر بغیر احرام کے مکۃ المکرمہ آنا چاہیں تو کوئی حرج نہیں آ سکتے ہیں۔

(3) میقات اہل حرم

اگر کوئی شخص (آفاقی) مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کر کے حلال ہو گیا تو اب اس کی میقات مکہ مکرمہ میں رہنے والوں کی طرح ہے۔ مزید عمرے کے لئے تنعیم یا جعرانہ سے احرام باندھ کر عمرہ کر سکتا ہے۔ اسی طرح حج کا احرام بھی مکہ سے باندھ سکتا ہے کیونکہ وہ اہل حل سے ہے۔

حکمت میقات زمانی

حج کے لیے خاص مہینے اور خاص اوقات مقرر کرنے میں یہ حکمت ہے کہ سب لوگ

متفقہ طور پر وقت معین پر مجتمع ہوکر شعائر اسلامی اور قوت وشوکت کا مظاہرہ کریں۔ایک وقت میں کسی کام کے کرنے میں بہت سی آسانیاں ہوجاتی ہیں اور ایک کو دوسرے سے اعانت وتقویت حاصل ہوتی ہے۔اگر وقت مقرر نہ ہوتا تو اس عبادت کی ادائیگی میں تفرق و پریشانی تکالیف و" پراگندگی" ہوتے اور لوگ مختلف اوقات میں حج کرنے کی صورت میں فوائد اجتماع سے محروم رہنے کے علاوہ بہت سی تکلیف مصائب میں بھی مبتلا ہوتے۔

كَمَالَا يَخْفٰى عَلٰى اَرْبَابِ الْبَصِيْرَةِ

اور قمری مہینوں کو شمسی مہینوں کے مقابلہ میں اس وجہ سے ترجیح دی گئی ہے کہ ان میں موسم کا تغیر ہوتا رہتا ہے کبھی گرمی میں حج ہوتا ہے اور کبھی سردی میں اس طرح ہر موسم میں حج کرنے کا موقع ملتا رہتا ہے اور اہل عرب شمسی مہینوں کے بجائے قمری مہینوں میں تمام حساب و کتاب کرتے ہیں شمسی مہینوں کی ان کے ہاں کوئی وقعت نہیں۔

طواف کی نیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّيْ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَزَّوَجَلَّ

طواف کی نیت کرنے کے بعد ذرا سا دائیں جانب اتنا چلیں کہ حجر اسود آپ کے بالمقابل ہوجائے۔اگر موقع ملے تو حجر اسود کو بوسہ دیں یا ہاتھ سے چھولیں یا ہاتھ یا چھڑی سے اشارہ کر کے اسے چوم لیں۔اسے استلام کہتے ہیں۔(ہجوم کے باعث جیسا موقع ہو) اگر ہجوم زیادہ ہو تو دور ہی سے کھڑے ہوکر کانوں تک ہاتھ اٹھائیں (جیسے نماز میں تکبیر تحریمہ کے وقت اٹھاتے ہیں) اور یہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اور ہاتھ چھوڑ دیں

دوبارہ ہاتھ سینے کے بالمقابل اٹھائیں اور ہاتھوں کی ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف کر کے استلام کریں اور زبان سے بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَ لِلّٰہِ الۡحَمۡدُ پڑھیں اور دونوں ہتھیلیوں کو چوم کر دائیں طرف چلیں۔ مرد پہلے تین پھیروں میں رمل بھی کریں۔ طواف میں درود شریف، تیسرا کلمہ یا جو دعائیں آپ کو یاد ہیں وہ پڑھیں۔

''اے اللہ! میرے اس عمرہ / حج مقبول بنا دے۔ میری کوشش کو کامیاب اور گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بنا اور میرے نیک اعمال قبول فرما اور بے نقصان تجارت عطا فرما۔ اے دلوں کے حال کو جاننے والے! اے اللہ! مجھے گناہ کے اندھیروں سے ایمان وعمل صالح کی روشنی کی طرف نکال۔ اے اللہ! تیری رحمت کا ہر ذریعہ اور مغفرت کا ہر طریقہ نصیب فرما۔ اور ہر گناہ سے بچنے اور ہر نیکی سے فائدہ اٹھانے کا اور جنت سے بہرہ ور ہونے کا اور دوزخ سے نجات پانے کا راستہ دکھا۔ اور اے میرے پروردگار! تو نے جو کچھ مجھے رزق دیا ہے اس پر قناعت بھی عطا کر، اور جو نعمتیں مجھے عطا فرمائی ہیں ان میں برکت بھی دے۔ ہر نقصان کا اپنے کرم سے مجھے نعم البدل عطا فرما۔''

رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعائیں ختم کر دیجئے اور استلام کے بعد آگے بڑھتے ہوئے یہ دعا پڑھئے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَ فِي الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدۡخِلۡنَا الۡجَنَّةَ مَعَ الۡاَبۡرَارِ يَا عَزِيۡزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الۡعَالَمِيۡنَ

یہ دعا پڑھنے کے بعد حجر اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے، ورنہ دور ہی سے استلام کیجئے اور بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ پڑھئے اور ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو چوم لیں اور دوسرا پھیرا شروع کریں۔ اور اسی طرح سات پھیرے پورے کریں اور اس کے بعد دو رکعت واجب طواف پڑھیں۔

طواف اور اقسام طواف

طواف کے معنی کسی چیز کے چاروں طرف چکر لگانے کے ہیں۔ عمرہ اور حج کے بیان میں اس سے مراد بیت اللہ کے چاروں طرف سات مرتبہ گھومنا ہے۔

طواف کی سات قسمیں ہیں

1۔ طواف قدوم: یعنی آفاقی جب پہلی مرتبہ احرام کی حالت میں آئے اور مسجد حرام میں داخل ہو تو جو طواف کرے گا۔ اس طواف کو طواف قدوم اور طواف تحیۃ بھی کہتے ہیں۔ یہ اس آفاقی کے لئے سنت ہے جو صرف حج افراد یا قران کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں داخل ہو۔ تمتع اور عمرہ کرنے والے آفاقی کے لئے سنت نہیں ہے۔ اسی طرح سے اہل مکہ کے لئے بھی نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی مکی حج کے مہینوں سے قبل میقات سے باہر جا کر افراد یا قران کا احرام باندھ کر حج کرے تو اس کے لئے بھی مسنون ہے۔

2۔ طواف زیارت: اس کو طواف رکن، طواف حج، طواف فرض اور طواف افاضہ بھی کہتے ہیں۔ یہ حج کا رکن ہے۔ اس کے بغیر حج پورا نہیں ہوتا۔ اس کا وقت 10 ذی الحجہ کی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور 12 ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک کرنا واجب ہے۔ تاخیر کرنے سے دم واجب ہو جاتا ہے۔

3۔ طواف وداع: اس کو طواف صدر بھی کہتے ہیں۔ یہ ہر آفاقی پر واجب ہے، جب وہ مکہ معظّمہ سے واپس ہونے لگیں تو رخصتی طواف کریں۔

4۔ طواف عمرہ: یہ عمرہ میں رکن اور فرض ہے۔ مکہ معظّمہ پہنچ کر جو پہلا طواف کیا جاتا ہے۔

5۔ طواف نذر: یہ نذر ماننے والے پر واجب ہوتا ہے۔

6۔ طواف تحیۃ: یہ مسجد حرام میں داخل ہونے والے کے لئے مستحب ہے۔ جیسا کہ دوسری مسجدوں میں داخل ہونے والوں کے لئے صلوٰۃ تحیۃ المسجد ہے لیکن اگر کوئی

طواف کرلیا تو اس کے قائم مقام ہو جائے گا۔

7۔طواف نفل: یہ طواف جس وقت چاہے کرسکتا ہے۔اس کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں۔

نوٹ: (1) خیال رکھیں کہ دوران طواف نگاہ سامنے ہو، اِدھر اُدھر نہ دیکھیں۔

(2) طواف کے دوران دعا کی طرح ہاتھ نہ اٹھائیں یا نماز کی طرح ہاتھ نہ باندھیں۔

(3) دوران طواف بیت اللہ کی طرف منہ نہ کریں۔ یہ ناجائز ہے۔ بیت اللہ کی طرف منہ کرنا صرف حجر اسود کے استلام کے وقت جائز ہے۔

(4) حرام کی حالت میں حجر اسود، ملتزم یا رکن یمانی کو ہاتھ نہ لگائیں، اس لئے کہ لوگ کثرت سے ان پر خوشبو مل دیتے ہیں لگا دیتے ہیں اور آپ ابھی احرام کی حالت میں ہیں احرام کی حالت میں خوشبو استعمال کرنا ممنوع ہے۔خوشبو چھونے سے جزاء لازم ہو جائے گی۔

(5) مقام ابراہیمؑ کو بوسہ دینا یا اس کا استلام کرنا یا ہاتھ لگانا منع ہے۔

واجبات، محرمات اور مکروہات طواف

واجبات طواف

(1) طہارت یعنی حدث اکبر اور حدث اصغر دونوں سے پاک ہونا یعنی حیض ونفاس و جنابت سے پاک ہونا اور بے وضو نہ ہونا۔

(2) ستر عورت ہونا یعنی جسم کا جو حصہ چھپانا فرض ہے اس کو چھپانا۔

(3) جو شخص پیدل چلنے پر قادر ہو اس کا پیدل چلنا اور جو شخص پیدل چلنے پر قادر نہ ہو تو اس کا ویل چیئر وغیرہ پر طواف کرنا۔

(4) دائیں طرف سے طواف شروع کرنا یعنی حجر اسود سے دروازے کی طرف چلنا۔

(5) حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا (یعنی حطیم کے باہر سے چلنا، حطیم کے اندر سے

دورانِ طواف نہ گزریں)

(6) پورا طواف کرنا یعنی طواف کے اکثر حصہ (چار چکر) کے ساتھ اور تین چکر ملا کر طواف کے سات چکر پورے کرنا۔

(7) ہر طواف کے بعد دو رکعت واجب الطواف نماز پڑھنا۔

نوٹ: خیال رہے کہ واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر کسی واجب کو ترک کرے گا تو طواف کا اعادہ واجب ہوگا، اگر اعادہ نہ کیا تو اس کی جزا واجب ہوگی۔ یعنی دم۔

محرمات طواف

یہ چیزیں طواف کرنے والے کے لئے حرام ہیں۔

(1) حدث اکبر یعنی جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں طواف کرنا سخت حرام ہے اور حدث اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت میں طواف کرنا بھی حرام ہے۔

(2) بالکل ننگا ہونے یا اس قدر ستر عورت کھلا ہونے کی حالت میں طواف کرنا جس قدر ستر کھلا ہونے سے نماز نہیں ہوتی یعنی چوتھائی عضو یا اس سے زیادہ۔

(3) بلا عذر سوار ہوکر یا کسی کے کندھے وغیرہ پر چڑھ کر یا پیٹ یا گھٹنوں کے بل چل کر یا الٹا ہوکر یا الٹی طرف سے طواف کرنا۔

(4) طواف کرتے وقت حطیم کے بیچ سے گزرنا۔

(5) طواف کا کوئی پھیرا یا پھیرے کا کوئی حصہ ترک کردینا۔

(6) حجر اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کرنا۔

(7) بیت اللہ شریف کی طرف سینہ کر کے طواف کا کچھ حصہ بھی ادا کرنا حرام ہے۔ لیکن جب حجر اسود کے سامنے پہنچے تو ٹھہرنے کی حالت میں حجر اسود کی طرف منہ اور سینہ کرنا جائز ہے۔

(8) طواف میں جو چیزیں واجب ہیں ان میں سے کسی کو ترک کرنا محرمات طواف ہیں۔

مکروہات طواف

(1) طواف کے دوران فضول، بے ضرورت اور بے فائدہ بات چیت کرنا۔

(2) خرید وفروخت کرنا یا خرید وفروخت کے متعلق گفتگو کرنا۔

(3) ذکر یا دعا بلند آواز سے کرنا۔　(4) ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا۔

(5) جس طواف میں رمل اور اضطباع سنت ہے، اس طواف میں رمل اور اضطباع کو بلا عذر ترک کرنا۔

(6) حجر اسود کا استلام نہ کرنا۔　(7) حجر اسود کے بالمقابل آئے بغیر ہاتھ اٹھانا۔

(8) طواف کے چکروں میں زیادہ وقفہ کرنا، کسی اور کام میں مشغول ہونا۔

(9) طواف کرتے ہوئے ارکانِ بیت اللہ پر یا کسی اور جگہ دعا کے لئے کھڑا ہونا۔

(10) دوران طواف کھانا کھانا۔

(11) دو یا زیادہ طوافوں کو اکٹھا کرنا اور ان کے بیچ میں دوگانہ طواف نہ پڑھنا۔

(12) خطبہ کے وقت طواف کرنا۔

(13) فرض نماز کی تکبیر واقامت ہونے کے وقت طواف شروع کرنا۔

(14) دونوں ہاتھ طواف کی نیت کے وقت بلا تکبیر اٹھانا۔

(15) طواف کی حالت میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا یا نماز کی طرح ہاتھ باندھنا۔

(16) حوائج ضروریہ کے تقاضے یا ریح کے غلبہ کے وقت طواف کرنا۔

(17) بھوک یا غصہ کی حالت میں طواف کرنا۔

(18) بلا عذر جوتے پہن کر طواف کرنا۔

(19) حجر اسود کے علاوہ کسی اور جگہ پر استلام کرنا۔

(20) دوران طواف موبائل سننا بھی سختی کے ساتھ منع ہے اس سے ساری توجہ گفتگو پر ہوتی ہے اور دوسرے لوگ بھی پریشان ہوتے ہیں۔

مسائل طواف

پورے طواف کے درمیان وضو قائم رکھنا ضروری ہے۔ لہٰذا طواف شروع کرنے سے پہلے وضو کر لے اور پورے طواف تک باوضو رہے۔ اگر طواف کے پہلے چار چکروں میں وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر کے نئے سرے سے طواف شروع کرے۔ اگر چار چکروں کے بعد ٹوٹے تو وضو کے بعد اختیار ہے کہ طواف نئے سرے سے شروع کرے یا جہاں سے چھوڑا تھا وہاں سے طواف پورا کرے۔

طواف کے لئے نیت شرط ہے۔ بلا نیت اگر کوئی شخص بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر لگائے تو طواف نہ ہوگا اور دل میں طواف کا ارادہ ہونا نیت کے لئے کافی ہے، زبانی نیت ضروری نہیں اگر زبان سے نیت کرلے تو بہتر ہے۔ عمرہ کرنے والے کا تلبیہ پکارنا طواف شروع کرتے وقت ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے اب تلبیہ نہ پکارے۔

طواف کی نماز کا طواف کے بعد متصل پڑھنا مسنون ہے اور تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ البتہ اگر وقت مکروہ ہے تو اس کے گزرنے کے بعد پڑھ لے، مثلاً فجر اور عصر کی نماز کے بعد اگر طواف کر لیا تو واجب طواف نہ پڑھے کیونکہ ان اوقات میں فقہ حنفیہ کے نزدیک کوئی نماز نہیں ہے۔ لہٰذا لوگوں کی دیکھا دیکھی واجب طواف ہرگز نہ پڑھے۔

ہر طواف کا دوگانہ الگ الگ پڑھیں۔ کئی طواف کے دوگانے اکٹھا پڑھنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر وقت مکروہ ہو مضائقہ نہیں، پھر جب مکروہ وقت نکل جائے تو ہر طواف کا دوگانہ الگ الگ ادا کریں۔

اگر کسی شخص نے سات پھیروں کا پورا طواف کیا اور دوگانہ طواف پڑھنا بھول گیا اور اس کو یاد نہ آیا۔ یہاں تک کہ اس نے دوسرا طواف شروع کر دیا، ایسی حالت میں اگر اس کو ایک پھیرا (جو آٹھواں پھیرا کہلائے گا) پورا کرنے سے پہلے یاد آ گیا تو اس طواف

کوترک کردے اوردوگانہ طواف ادا کرے تا کہ موالات (اتصال) حاصل ہوجائے جو کہ سنت ہے۔ اگر آٹھواں پھیرا پورا کرنے کے بعد یاد آیا، یا کسی نے قصداً آٹھواں پھیرا ابھی مکمل کرلیا تو پھراس طواف کوترک نہ کرے جس کوشروع کر دیا، بلکہ چھ اور پھیرے ملا کر پورا طواف کرنا واجب ہے کیونکہ ایک پھیرا ادا کرنا ایسا ہے جیسا کہ نماز میں ایک رکعت ادا کر لینا اب دوطواف ہوجائیں گے۔ پس دونوں طوافوں میں سے ہر ایک کے لئے الگ الگ ایک ایک دوگانہ پڑھے۔

اگرطواف رکن کے پھیروں کی تعداد میں شک ہوجائے تواس کا اعادہ کرے، فرض اورواجب طواف کے پھیروں کی تعداد میں شبہ ہوجائے توجس پھیرے میں شک ہواس کا اعادہ کرے۔طواف سنت اورنفل میں اگرشک ہوجائے تواس کا اعادہ نہ کرے بلکہ اپنے گمان غالب پرعمل کرے۔

استقبال حجراسود

حجراسود کا استلام یعنی حجراسودکو بوسہ دینا۔ اس کی کیفیت یہ ہے کہ اپنی دونوں ہتھیلیاں حجراسود پررکھے اوراپنا منہ دونوں ہاتھوں کے بیچ میں اس طرح رکھے جیسا کہ سجدہ کے وقت رکھتاہےاور بغیرآوازاورنرمی سے بوسہ دے یعنی حجراسود پرصرف ہونٹ رکھ دے۔اگرہجوم کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہوتوایسی حالت میں حجراسود کے بالکل سامنے کی طرف سینہ اورمنہ کئے ہوئے دونوں ہاتھ حجراسود کے سامنے اس طرح پھیلائے کہ دونوں ہتھیلیوں کارخ بالکل حجراسود کی طرف ہو۔خیال کرے کہ گویادونوں ہاتھ حجراسود پررکھے ہیں۔ یہ بھی خیال رہے کہ حجراسودعام آدمی کے سینہ سے کچھ نیچے ہی ہوتا ہے۔ اس لئے اسی اندازسے ہاتھ آگے بڑھائے اوریہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔اوراپنے ہاتھوں کوبوسہ دے۔

خصوصی ہدایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تاکید فرمائی تھی کہ دیکھو تم قوی آدمی ہو، حجر اسود کے استلام کے وقت لوگوں سے مزاحمت مت کرنا، اگر جگہ ہو تو بوسہ دینا ورنہ استلام کر کے تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) وتہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) کہہ دینا کافی ہے۔خیال رہے کہ حجر اسود کو بوسہ دینا صرف سنت ہے اور مسلمانوں کو تکلیف دینا حرام ہے۔اس لئے دوسروں کو دیکھ کر تم زور آزمائی مت کرنا۔

حجر اسود کا استلام کریں تو ایک بات اچھی طرح نوٹ کر لے اور یاد رکھیں کہ استلام کرتے وقت لوگ ہجوم کے دھکوں کی وجہ سے اپنی جگہ سے آگے پیچھے ہو جاتے ہیں۔ اس وقت چونکہ چہرہ اور سینہ بیت اللہ شریف کی طرف ہوتا ہے لہٰذا اس کا خیال رہے کہ سینہ بیت اللہ شریف کی طرف ہونے کی صورت میں بیت اللہ شریف کے دروازے کی طرف نہ بڑھے ورنہ ایسی حالت میں یہ سمجھا جائے گا کہ طواف کی اتنی مقدار بیت اللہ شریف کی طرف سینہ اور چہرہ کر کے کیا گیا ہے۔اگر ایسا ہو جائے تو پچھلے پاؤں لوٹے کہ بایاں کندھا بیت اللہ شریف ہی کی طرف رہے اور اتنے حصہ کا اعادہ کرے۔ہجوم میں اس طرح اعادہ کرنا مشکل ہو تو ایسی حالت میں طواف کے اس خاص پھیرے کو دوبارہ کرے ورنہ جزا لازم ہو جائے گی اسی لئے مشورہ دیا جاتا ہے کہ دوران طواف ہجوم کے وقت حجر اسود کو بوسہ نہ دے بلکہ دور ہی سے اشارہ سے استلام کر کے دونوں ہتھیلیوں کو چوم لیں۔

استلام کے بعد اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے اور پاؤں اپنی جگہ پر جمائے ہوئے طواف کی حالت میں آ جائے یعنی فوجی طریقہ سے دائیں طرف مڑ جائے۔ بیت اللہ شریف کے دروازہ کی طرف اس طرح چلے کہ بایاں کندھا بیت اللہ کی طرف رہے اور اس طرح طواف شروع کرے۔

طواف کرتے وقت خوب دھیان رہے کہ بیت اللہ شریف پر تجلیات ربانی کا نزول ہورہا ہے اور اس سے وہ تجلّیات ہماری طرف آرہی ہیں۔ جتنا اچھا اور توجہ سے طواف کریں گے تو تجلّیات ربانی سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہوں گے۔

طواف میں نزدیک قدم رکھنا مستحب ہے اور طواف کے پھیروں میں زیادہ دور قدم رکھ کر فاصلہ طے کرنا، خواہ ایک دفعہ کرے یا کئی دفعہ کرے، مکروہ ہے۔

مستحب ہے کہ ہر کام جو خشوع اور عاجزی کے منافی ہو۔ اس کو ترک کردے۔ مثلاً بلاضرورت اِدھر اُدھر کے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر دیکھنا۔ کولہے یا گُدی وغیرہ پر ہاتھ رکھنا، منہ پر ہاتھ رکھنا، ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا وغیرہ۔ اس کے علاوہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بہت سے لوگ طواف میں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے بھاگتے ہیں۔ یہ بات طواف کے آداب کے خلاف ہے۔ طواف میں اطمینان وسکون سے چلنا چاہئے۔

چاہئے کہ طواف کے دوران اپنی نگاہ کو اپنے چلنے کی جگہ کے علاوہ اِدھر اُدھر نہ دیکھے جیسا کہ نماز کی حالت میں اپنے سجدہ کی جگہ سے آگے نظر نہیں رکھی جاتی۔ طواف کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ درود شریف پڑھتا رہے۔ کیونکہ درود شریف افضل عبادت ہے۔ بیت اللہ شریف کے ارکان کے نزدیک درود شریف پڑھنا اور بھی افضل ہے۔

طواف میں اذکار اور دعاؤں کا آہستہ پڑھنا مستحب ہے۔ اس طرح پڑھے کہ دوسروں کے پڑھنے میں خلل نہ پڑے۔ لیکن اگر زور سے پڑھنے کی وجہ سے دوسروں کو پریشانی اور خلل ہو تو آہستہ پڑھنا واجب ہوجائے گا۔ اس سے معلوم ہوا ہے کہ معلموں اور ایران کے لوگوں کا شور وغل جو لوگوں کو دعا پڑھانے کے لئے ہوتا ہے، اچھا نہیں ہے۔ طواف میں نمازیوں کے سامنے سے گذر سکتے ہیں

طواف کے چکروں میں ہر چکر کے اجزاء کا لگاتار ہونا سنت موکدہ ہے اس لئے

طواف کرتے ہوئے کسی عذر کے بغیر کہیں نہ ٹھہرے۔ ارکان بیت اللہ پر یا مطاف کی کسی اور جگہ پر دعا کے لئے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ اس لئے کہ یہ طواف کے اجزاء کے لگاتار ہونے کے خلاف ہے۔

رکن یمانی پر پہنچے تو اس کو دونوں ہاتھوں سے یا صرف دائیں ہاتھ سے چھونا سنت ہے۔ لیکن خیال رہے کہ پاؤں اپنی جگہ پر رہیں اور سینہ اور قدم بیت اللہ شریف کی طرف نہ ہو۔ اس کو بوسہ دینا یا صرف بائیں ہاتھ سے چھونا خلاف سنت ہے۔ اگر ہاتھ لگانے کا موقع نہ مل سکے تو اس کی طرف اشارہ نہ کرے ایسے ہی گزر جائے۔ اور یہی بہتر ہے۔ اس لئے کہ عام لوگ رکن یمانی کو ہاتھ لگاتے وقت آداب طواف کا خیال نہیں کرتے۔

حجر اسود کے سامنے استلام کے وقت ہر بار تکبیر کہنا مطلقاً سنت ہے یعنی شروع میں بھی اور ہر پھیرے میں بھی۔ پس ہر بار یہ کہے۔ بِسۡمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ وَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ۔

جب لوٹ کر (یعنی پھیرا مکمل کرکے) حجر اسود کے بالکل سامنے آئیں تو سینہ اور منہ حجر اسود کی طرف کریں اور پھر اس طرح استلام کریں۔ سب سے پہلے تکبیر کہیں لیکن ہاتھ کانوں تک نہ اٹھائے۔ کانوں تک ہاتھ اٹھانا صرف شروع طواف میں ہے۔ عوام کی اکثریت لاعلمی کی وجہ سے ہر پھیرے میں یا حجر اسود کے بالکل سامنے پہنچ کر کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہیں یہ غلط ہے۔

استقبال حجر اسود: افتتاحی تکبیر کے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھانے اور استلام کے لئے حجر اسود کی طرف ہاتھ پھیلانے میں فرق ہے۔ دوران طواف صرف حجر اسود کے استلام کے وقت بیت اللہ کی طرف چہرہ اور سینہ کرنے کی اجازت ہے۔

شدید گرمی اور بارش کی حالت میں طواف کرنے کی زیادہ فضیلت ہے۔ بعض اہل ذوق ان اوقات کا انتظار کرتے ہیں۔ بعض ہر نماز کے بعد طواف کرتے ہیں۔ بعض مجمع کو پسند کرتے ہیں کہ معلوم نہیں کس کی برکت سے ہمارا طواف اور ہماری دعائیں قبول

ہوجائیں۔رحمت الٰہی کس کی طرف متوجہ ہواور ہم کونہال کرجائے۔

یوں تو بیت اللہ کو دیکھنا ایک عبادت ہے،لیکن طواف میں چلنے کی حالت میں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنا محرمات طواف میں سے ہے۔یعنی عملاً حرام ہے اور منع ہے۔ اکثر لوگ اس طرف توجہ نہیں کرتے اور طواف میں جہاں چاہتے ہیں بیت اللہ کی طرف منہ کردیتے ہیں بلکہ اکثر اوقات ناواقف لوگ طواف کرتے ہوئے بیت اللہ کو دیکھتے ہوئے اور اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے چلتے ہیں۔ بیت اللہ کی طرف منہ کرنا صرف حجراسود کے استلام کے وقت جائز ہے۔

بعض لوگ دوران طواف غلاف کعبہ سے لپٹ کر بوسہ دینے لگتے ہیں۔اول تو یہ طواف کے تمام اجزاء کے لگاتار ہونے کے خلاف ہے دوئم یہ کہ ایسا کرنے سے سینہ بیت اللہ کی طرف ہوجائے گا۔اور جیسا کہ اوپر لکھا جاچکا ہے کہ یہ حرام ہے اس سے پرہیز کریں۔غلاف کعبہ کوخوشبو لگی ہوئی ہے اور یہ احرام کی پابندیوں میں سے ہے۔

بلا عذر جوتے پہن کر طواف کرنا مکروہ ہے۔موزہ پہن کر طواف کرنا مطلقاً مکروہ نہیں ہے۔لیکن حالت احرام میں منع ہے۔لیکن نفلی طواف کیا جاسکتا ہے۔

حوائج ضروریہ کا تقاضہ ہوتے ہوئے تقاضے کو دبا کر طواف کرنا مکروہ ہے۔

احرام کی اوپر والی چادر کو دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں۔اضطباع صرف احرام کی حالت میں طواف کے ساتوں پھیروں میں کیا جاتا ہے اور یہ اس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی کی جائے لیکن سعی میں اضطباع نہیں ہے۔

خاص طور پر خیال رہے کہ طواف سے پہلے یا بعد احرام میں اضطباع مسنون نہیں ہے۔عوام الناس نے احرام کی حالت میں ہروقت اضطباع کرنے کو معمول بنالیا ہے اس سے بچنا چاہئے۔عمرہ کا طواف ختم کرکے پہلا کام یہ کرے کہ دونوں کندھوں کو

دوبارہ ڈھانپ لیں۔نماز پڑھتے وقت دونوں کندھے ڈھانپے ہوئے ہونے چاہئیں۔ کیونکہ نماز کی حالت میں دونوں یا ایک کندھا کھلا ہوا ہونا مکروہ ہے۔(بخاری)

طواف میں اکڑ کر شانیں (کاندھے) ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر قدرے تیزی سے چلنے کو رمل کہتے ہیں۔اکثر لوگ بجائے قدرے تیزی سے چلنے کے اچھی خاصی دوڑ لگاتے ہیں۔یہ طریقہ غلط ہے۔بعض لوگ طواف کے ساتوں پھیروں میں اور اکثر ہر طواف میں رمل کرتے ہیں۔یہ بھی غلط ہے۔

طواف کے پہلے تین پھیروں میں رمل کرنا اور باقی چار پھیروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے۔سارے طواف یعنی سات پھیروں میں رمل کرنا مکروہ ہے۔لیکن کرنے سے کوئی جزا واجب نہ ہوگی۔رمل صرف اس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی کی جائے۔ جس طواف کے بعد سعی نہ کرنی ہو اس کے کسی پھیرے میں بھی رمل نہیں کیا جاتا ہے۔

اگر زیادہ ہجوم ہے کہ رمل نہ کر سکے گا تو ہجوم کے کم ہونے تک طواف کو مؤخر کرے جب ہجوم کم ہو جائے تو اس کے بعد طواف رمل کے ساتھ کرے لیکن حج کے قریب دنوں میں جیسا ہجوم بڑھ جاتا ہے۔اس وقت اگر موقع ملے تو رمل کرے ورنہ مجبوراً بلا رمل ہی طواف کرلے۔

اگر طواف رمل کے ساتھ شروع کیا اور ایک دو پھیروں کے بعد اتنا ہجوم ہو گیا کہ رمل نہیں کیا جا سکتا تو رمل کو موقوف کرے اور طواف پورا کرے۔

اگر رمل کرنا بھول گیا یا ایک پھیرے کے بعد یاد آیا تو صرف دو پھیروں میں رمل کرے اور اگر اول کے تین پھیروں کے بعد یاد آئے تو پھر رمل نہ کرے کیونکہ جس طرح اول کے تین پھیروں میں رمل سنت ہے اسی طرح آخر کے چار پھیروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے۔

جس طواف میں رمل اور اضطباع سنت ہے اس میں رمل اور اضطباع کو بلا عذر ترک کرنا مکروہ ہے۔

طواف کی نیت وطریقہ طواف

اس سے پہلے بھی تحریر کیا گیا ہے کہ حجر اسود کے بائیں طرف کھڑے ہو کر نیت کرنی ہے کہ ''اے اللہ! میں تیرے گھر کے طواف کے سات چکروں کی نیت کرتا ہوں میرے لئے آسان کر اور قبول فرما۔'' اس کے بعد حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر ''بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرْ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ'' پڑھ کر کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ دوبارہ پھر اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف کرتے ہوئے اپنے سینے کے برابر تک اٹھائیں اور ''بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرْ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ'' پڑھ کر استلام کریں۔ اور ہاتھوں کو چوم لیں گویا کہ آپ نے حجر اسود کو چوم لیا۔ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے حجر اسود کو چوما دوبارہ پھر آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے حجر اسود کو لاٹھی لگائی۔ تیسری دفعہ پھر آپ ﷺ نے حجر اسود کی طرف ہاتھوں سے اشارہ فرمایا۔ تینوں کا حکم ایک ہی ہے۔

یاد رکھیں کہ جب آپ طواف شروع کر دیتے ہیں تو اس وقت آپ رحمت خداوندی میں غرق ہوتے ہیں۔ اللہ کی رحمت آپ پر پوری طرح متوجہ ہوتی ہے۔ آپ اپنی زبان میں جو جو دعائیں مانگیں گے وہ قبول ہوں گی۔ خصوصی طور پر دعاؤں کے ساتھ ساتھ تیسرا کلمہ۔ چوتھا کلمہ اور درود شریف کی کثرت کریں۔

کتابوں میں عربی میں لکھی ہوئی دعائیں جن کے ترجمے کا آپ کو علم نہ ہو نہ پڑھیں۔ طواف کرتے ہوئے بیت اللہ شریف کو ہرگز نہ دیکھیں کیونکہ طواف کرتے ہوئے آپ اپنے رب سے محو گفتگو ہوتے ہیں اور یہ بے ادبی ہے کہ آپ اتنے بڑے مرتبے پر فائز ہو کر در و دیوار کو دیکھنا شروع کر دیں۔ ہاں جب طواف سے فارغ ہو جائیں تو پھر صرف بیت اللہ شریف کو دیکھنے پر بیس (20) نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔

بیت اللہ شریف پر ہر وقت ایک سو بیس (120) نیکیاں نازل ہوتی ہیں۔ طواف کرنے والے کو 60 ساٹھ نیکیاں نماز پڑھنے والوں کو 40 نیکیاں اور صرف بیت اللہ شریف کو دیکھنے والے کو 20 نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔

استلام کے بعد حجر اسود کے دائیں طرف چلتے ہوئے صرف مرد رمل کریں یعنی اکڑ اکڑ کر نزدیک نزدیک قدم رکھ کر چلیں۔ یہ عمل (رمل) صرف پہلے تین پھیروں میں ہو گا۔ اگر کوئی پہلے پھیرے میں بھول گیا تو بقیہ دو پھیروں میں کر لے اور اگر رمل کرنا بالکل ہی بھول گیا تو معاف ہے۔ جب بیت اللہ شریف کے چوتھے کونے یعنی رکن یمانی پر پہنچے تو تمام دعائیں پڑھنی بند کر دیں یہاں سے حجر اسود تک صرف یہ دعا ہر چکر میں پڑھیں۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّار یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔ جب حجر اسود کے سامنے جائیں تو یکدم مڑ کر سینہ حجر اسود کی طرف کر کے دوبارہ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْد پڑھتے ہوئے استلام کریں۔ اسی طریقے سے سات پھیرے مکمل کریں۔

نوٹ: بیت اللہ شریف کے ایک حصہ میں حطیم ہے۔ طواف کرتے ہوئے اس کے اندر سے نہیں گزرنا۔ ورنہ آپ کا طواف نامکمل ہوگا۔

سات پھیرے مکمل کرنے کے بعد آٹھواں استلام کریں اور دونوں کندھوں کو ڈھانپ لیں یعنی اضطباع ختم کر دیں۔ پھر مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت واجب الطواف ادا کریں۔ اس کے بعد رو رو کر خانہ کعبہ پر نظر ڈال کر دعائیں مانگیں۔ کھڑے ہو کر بیت اللہ شریف کی طرف رخ کر کے زم زم پئیں اور دعا مانگیں۔ یاد رکھیں کہ آب زم زم پی کر جو بھی دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ آب زم زم جس مقصد کے لئے پیا جائے وہ مقصد پورا ہوتا ہے۔ جو جو تکلیفیں آپ کو ہیں آب زم زم پی کر دعا کریں۔ انشاء اللہ ختم ہو جائیں گی۔

مقام ابراہیمؑ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَ عَلَا نِیَتِیْ فَا قْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرلِیْ ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَ یَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَ رِضًا مِّنْكَ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ اَنْتَ وَلِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِیْ مَقَامِنَا ھٰذَا ذَنْباً اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً اِلَّا قَضَیْتَھَا وَیَسَّرْتَھَا فَیَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا مَفْتُوْنِیْنَ۔ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

یہ دعا مقام ابراہیمؑ پر واجب الطواف پڑھنے کے بعد پڑھیں۔ اگر موقع ہو تو بیت اللہ شریف کے دروازے کے بائیں طرف کھڑے ہو کر مقام ملتزم پر یہ دعا مانگیں۔

مقام ملتزم پر پڑھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَّابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَ اُمَّھَاتِنَا وَ اِخْوَانِنَا وَ اَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَاءِ وَالْاِحْسَانِ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّھَا وَ اَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ بَیْنَ یَدَیْكَ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰی عَذَابَكَ مِنَ النَّارِ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِیْ وَ تَضَعَ وِ زْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ وَ تُطَھِّرَ قَلْبِیْ وَتَنَوِّرَلِیْ فِیْ قَبْرِیْ

وَتَغْفِرَلِیْ ذَنْبِیْ وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْن۔

حجر اسود اور کعبۃ اللہ کے دروازے کے درمیان ڈھائی گز کے قریب بیت اللہ شریف کی دیوار کا جو حصہ ہے وہ ملتزم کہلاتا ہے۔علاوہ احرام ہر طواف کے بعد ملتزم سے لپٹ کر دعا مانگنا مستحب ہے۔یہ دعا کی مقبولیت کا مقام ہے۔اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس طرح لپٹ جاتے تھے جس طرح بچہ ماں کے سینہ سے لپٹ جاتا ہے۔طواف سے فارغ ہونے کے بعد موقع ملے تو اس سے لپٹ جاؤ۔اپنا سر، منہ اور پیٹ اس سے لگا دو، دونوں ہاتھوں کو سیدھا کر کے سر سے اوپر لمبا پھیلا دو، اور کبھی دایاں اور کبھی بایاں رخسار اس پر رکھو اور خوب رو رو کر دعا مانگو، کچھ کسر اٹھا نہ رکھو، جو بھی دل میں آئے مانگو کتابوں میں لکھی ہوئی دعا جو صحیح طور سے نہ پڑھی جائے یا جس کے معنی سمجھ میں نہ آئیں، اس کے پڑھنے کی بجائے اپنی زبان میں مانگو اور یہ سمجھ کر مانگو کہ رب کریم کے آستانہ پر پہنچ گئے ہو، اس کی چوکھٹ سے لگے ہوئے کھڑے ہو، وہ تمہارے حال کو دیکھ رہا ہے اور تمہاری آہ و زاری سن رہا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ملتزم ایسی جگہ ہے کہ جہاں دعا قبول ہوتی ہے کسی بندے کی کوئی دعا ایسی نہیں ہے جو وہاں قبول نہ ہوئی ہو۔ملتزم حجر اسود سے لے کر کعبۃ اللہ کے دروازے تک کا حصہ کہلاتا ہے۔اسی وجہ سے اس کا نام ملتزم ہے اس کے معنی چمٹنے کے ہیں۔

ابوداؤد میں حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے اس جگہ کھڑے ہو کر اپنے سینے اور چہرے کو دیوار کے ساتھ چمٹا دیا اور دونوں ہاتھوں کو دیوار کے ساتھ پھیلا دیا اور کہا کہ میں نے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کرتے دیکھا۔

احرام کی حالت میں ملتزم سے نہ لپٹو، اس لئے کہ لوگ اب اس کو بھی خوشبو لگا دیتے ہیں۔

اس کے بعد صفا و مروہ پر سعی کرنے کے لئے جانے سے پہلے بیت اللہ شریف کی

طرف رخ کر کے حجر اسود کا نواں (9واں) استلام کریں۔ حجر اسود کی سیدھ میں سیڑھیاں چڑھ کر صفا پہاڑی کی طرف جائیں۔ صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر بیت اللہ شریف کی طرف رخ کر کے جو دعا مانگیں قبول ہوگی۔ مسعیٰ میں چلنا اور دوڑ لگانا کوئی کھیل تماشا نہیں ہے بلکہ عبادت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! اللہ نے تم پر یہاں دوڑ لگانا لازم کیا ہے لہذا تم دوڑو۔ (فی رحاب البیت۔ ص 277)

اور اللہ نے قرآنِ پاک میں فرمایا۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں

مسائلِ سعی

سعی کے لفظی معنی چلنے اور دوڑنے کے ہیں اور شرعاً صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریقے پر چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں۔

یقینا صفا مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ لہذا جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کر لے اور جو برضا ورغبت کوئی بھلائی کا کام کرے گا، اللہ کو اس کا علم ہے اور وہ اس کی قدر کرنے والا ہے۔ (القرآن آیت 158)

وجوبِ سعی

صفا مروہ کے درمیان سعی کرنے کے متعلق تین اقوال پائے جاتے ہیں۔

1۔ سعی فرض ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہم۔ وامام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

2۔ سعی واجب ہے۔ امام ابوحنیفہ۔ امام مالک اور ثوری رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

3۔ سعی سنت ہے۔ سیدنا ابن عباسؓ، ابن سیرینؒ، عطاؒ، مجاہدؒ اور امام احمدؒ اسے سنت کہتے ہیں۔

شرائط صحتِ سعی

سعی کے صحیح ہونے کی چھ شرطیں ہیں۔

(1) خود اپنے فعل سے صحیح کرنا اگرچہ کوئی شخص اسے اپنے کندھے پر اٹھالے۔ یا کسی جانور پر سوار ہوکر کرے۔ سعی میں نیابت جائز نہیں، یعنی کسی کی طرف سے دوسرا آدمی سعی نہیں کرسکتا۔ (شرح اللباب)

مسئلہ: (1) پانچ افراد کے لئے نیابت جائز ہے۔ بیہوشی والے۔ سوئے ہوئے۔ مریض اور دیوانے جسے احرام باندھنے سے پہلے جنون لاحق ہو گیا ہو اور سعی تک باقی رہے۔ بے سمجھ بچہ اور بالغ مجنون یعنی جو جنون کی حالت میں جوان ہوا ہو۔ جبکہ بے سمجھ بچہ اور بالغ مجنون کی طرف سے اس کا ولی احرام باندھ سکتا ہے۔

(2) طواف کا سعی سے پہلے ادا کرنا صحت سعی کے لئے شرط ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے طواف کیا پھر سعی کی۔ سعی طواف کے تابع ہے (بدائع الصنائع ج2)

(3) حج یا عمرے کا احرام سعی پر مقدم ہونا۔ (یعنی پہلے ہونا)

(4) سعی صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا۔ (بدائع الصنائع ج2)

(5) سعی کا اکثر حصہ ادا کرنا شرط ہے (یعنی سات پھیروں میں سے چار یا زیادہ ادا کرنا۔ (شرح اللباب)

(6) حج کی سعی حج کے مہینوں میں کرنا۔

صفا مروہ میں تکبیر تحریمہ کی طرح ہاتھ نہ اٹھائیں، بلکہ قبلہ رو کھڑے ہوکر اس طرح ہاتھ اٹھائیں جیسے دعا میں اٹھائے جاتے ہیں۔ پھر بلند آواز سے تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَر وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پڑھیں۔ چوتھا کلمہ، تیسرا کلمہ، درود شریف پڑھیں اور دعائیں مانگیں۔ مروہ پہاڑی پر پہنچ کر یہی عمل دہرائیں۔

رکن سعی

سعی کا صفا و مروہ کے درمیان ہونا فرض ہے۔یعنی صفا و مروہ کی اصل چوڑائی سے اِدھر اُدھر سے باہر نکل کر سعی نہ کرے۔

واجبات سعی

سعی کے واجبات چھ ہیں:

(1) سعی کا ایسے طواف کے بعد ہونا، جو جنابت، حیض ونفاس (حدث اکبر) سے پاک ہونے کی حالت میں کیا ہو۔اگر کسی نے جنابت کی حالت میں طواف قدوم کیا اور اس کے بعد سعی کی تو اس طواف کا لوٹانا بالاتفاق واجب ہے۔جبکہ سعی کا اعادہ کرنے میں اختلاف ہے۔مختار یہ ہے کہ اس سعی کا لوٹانا واجب نہیں ہے۔(مناسک نووی)

(2) سعی کے سات پھیرے پورے کرنا۔کیونکہ سعی کے پہلے چار پھیرے فرض اور آخری پھیرے واجب ہیں۔(شرح اللباب)

(3) اگر کوئی عذر نہ ہو تو پیدل چل کر سعی کرنا اگر کسی شخص نے بلا عذر سوار ہو کر یا کسی شخص کے کندھے پر سعی کی تو اس پر دم دینا لازم ہوگا۔اگر کسی عذر کی وجہ سے ایسا کیا تو اس پر کچھ جزا واجب نہ ہوگی۔

(4) عمرہ کی سعی احرام کی حالت میں کرنا واجب ہے۔لیکن اس سے پہلے طواف کرنا ضروری ہے۔طواف کے بغیر سعی معتبر نہ ہوگی۔

(5) صفا اور مروہ کے درمیان کا پورا فاصلہ طے کرنا۔(یعنی صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے قدرے اوپر چڑھ کر سعی کی جائے۔(مناسک نووی، اللباب)

(6) ترتیب یعنی صفا سے شروع اور مروہ پر ختم کرنا۔

سننِ سعی

سعی کی سنتیں دس ہیں۔

(1) سعی کے لئے جانے سے پہلے حجر اسود کا نواں استلام کرنا۔

(2) طواف اور سعی کا متصل ہونا۔یعنی طواف سے فارغ ہو کر فوراً سعی کے لئے نکلنا۔کسی عذر کی وجہ سے جیسے تھکن دور کرنے کے لئے ذرا آرام کر لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

(3) صفا مروہ پر چڑھنا یعنی پہاڑی کی ڈھلوان پر چڑھنا ہی کافی ہے۔

(4) صفا مروہ پر چڑھنے کے بعد قبلہ رخ ہونا۔ (5) سعی کی نیت کرنا۔

(6) سعی کے پھیرے پے در پے کرنا۔

(7) مردوں کے لئے ہر پھیرے میں میلین اخضرین کے درمیان دوڑنا۔میلین کے علاوہ ہر پھیرے میں اطمینان سے چلنا۔

(8) ستر عورت۔یعنی جسم کا جو حصہ چھپانا فرض ہے اس کو چھپانا۔

(9) سعی کرتے وقت جنابت اور حیض ونفاس سے پاک ہونا۔

(10) سعی ایسے طواف کے بعد کرنا جو حدث اصغر سے طہارت اور لباس بدن اور مکان طواف کے پاک ہونے کی حالت میں کیا ہو۔(اللباب،غنیۃ الناسک)

مکروہات سعی

(1) سعی کرتے وقت خرید وفروخت یا بات چیت کرنا جس سے حضور قلب نہ رہ سکے یا افکار اور دعائیں پڑھنے کے مانع ہو یا تسلسل ترک ہو جائے۔

(2) صفا اور مروہ کے اوپر چڑھنا ترک کرنا۔

(3) سعی کے مختار وقت سے بلا عذر تاخیر کرنا یعنی اگر کوئی عذر نہ ہو تو طواف کے فوراً بعد سعی کرنا۔

(4) ستر عورت ترک کرنا یعنی جسم کا جو جو حصہ چھپانا فرض ہے اس کو نہ چھپانا (یاد رہے

کہ طواف میں یہ واجب ہے اور سعی میں سنت ہے)۔

(5) سعی میں میلین کے درمیان تیزی سے نہ چلنا اور میلین کے علاوہ باقی جگہ تیزی سے چلنا۔

(6) سعی کے پھیروں میں بلا عذر زیادہ فاصلہ (تفریق) کرنا، کیونکہ یہ موالات (پے در پے) ہونے کے خلاف ہے، اور موالات سنت ہے۔

سعی

آب زمزم سے فارغ ہونے کے بعد حجر اسود پر آئیں اور ایک مرتبہ پھر نواں استلام کریں۔ اگر استلام نہ کر سکیں یا بہت زیادہ ہجوم ہو تو دونوں ہاتھوں کے اشارے سے ہی کر لیں۔ جیسا کہ پہلے ذکر آچکا ہے۔ اس کے بعد آپ مسجد الحرام میں صفا اور مروہ کی سعی کے لئے حجر اسود کی سیدھ میں صفا کے گنبد اور مینار کی طرف چلیں گے تو صفا کے برآمدوں سے نکل کر اس پہاڑی پر پہنچ جائیں گے۔ دوسرے برآمدوں سے جانا بھی جائز ہے۔ کوہ صفا کی طرف یہ دعا پڑھتے ہوئے جائیں۔

اَبۡدَءُ بِمَا بَدَ اَللّٰہُ تَعَالٰی۔ اِنَّ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَۃَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنۡ حَجَّ الۡبَیۡتَ اَوِ اعۡتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡہِ اَنۡ یَّطَّوَّفَ بِہِمَا وَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیۡمٌ

کوہ صفا پر چڑھیں تو سعی کی نیت دل میں کریں اور منہ سے اس طرح پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ السَّعۡیَ بَیۡنَ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَۃِ سَبۡعَۃَ اَشۡوَاطٍ لِّوَجۡھِكَ الۡکَرِیۡمِ۔ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَ تَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ۔

”اے اللہ! میں صفا اور مروہ کے درمیان سات چکروں سے سعی کرتا ہوں، خاص تیری خوشنودی اور رضا کے لئے۔ پس میرے لئے اسے آسان کر دے، اور مجھ سے یہ قبول فرمالے۔“

خیال رہے صفا پہاڑی پر صرف اتنا ہی چڑھیں کہ وہاں سے کعبۃ اللہ نظر آ سکے، اب کعبۃ اللہ نئی تعمیر میں نظر نہیں آتا زیادہ اوپر چڑھنا خلاف سنت ہے۔ پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر درود شریف پڑھیں۔ ہر ایک کے لئے دعا مانگیں۔ مسلمانوں کے حق میں دعا کریں اور اپنے ملک کی سلامتی اور بقا کے لئے دعا کریں۔ کیونکہ یہ مقام اور وقت قبول دعا کا ہے۔ لہٰذا جو بھی جائز دعا دل میں آئے مانگئے۔

صفا پر کھڑے ہو کر پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَلْهَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدَانَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَآ اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَ لِمَشَائِخِيْ وَ لِلْمُسْلِمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

کوہ صفا پر کھڑے ہو کر پڑھنے کی اس دعا کے بعد اور سعی شروع کرنے سے پہلے

کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ اٹھا کر ہر چکر کے شروع میں یہ پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ سب سے بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔''

اب سعی شروع کریں اور یہ دعا پڑھتے ہوئے مروہ کی طرف چلیں۔

اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِىْ بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِىْ عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِىْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

''اے اللہ! مجھے اپنے نبیؐ کی سنت کا تابع بنا دے اور اسی کے دین پر میرا خاتمہ کر، اور مجھے پناہ دے، گمراہ کرنے والے فتنوں سے، اپنی رحمت کے ساتھ، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔''

یہ دعا یاد نہ ہو تو اس دعا کو پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

اگر یہ دعا بھی آپ کو یاد نہ ہو تو سُبْحَانَ اللّٰهِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کا ورد جاری رکھیں۔

صفا سے مروہ کی طرف جاتے ہوئے چند قدموں کے فاصلے پر سعی کے راستے میں دو سبز ستون (میلین اخضرین) ہیں (آج کل سبز رنگ کی ٹیوب لائٹ سے اس فاصلے کو ظاہر کیا گیا ہے) جن کے درمیان کچھ فاصلہ ہے۔ یہ وہی جگہ ہے جو بی بی ہاجرہؓ کے زمانے میں نشیب میں تھی اور ننھے اسمٰعیلؑ، بی بی ہاجرہؓ کی نظر سے اوٹ میں ہو جانے کے سبب اس حصے سے دوڑ کر گزری تھیں۔ اس کی پیروی میں صرف مرد حاجیوں کو ذرا دوڑ کر چلنے کا حکم ہے۔ میلین کے درمیان دوڑنے میں رمل کی نسبت ذرا تیز چلیں اور سواری پر ہوں تو سواری کو تیز کر دیں۔ میلین کے درمیان یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَالَمْ نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَ اهْدِنِي لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا۔ اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُوْمِنِيْنَ وَالْمُوْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

صفااورمروہ پر چڑھنے کے بعد قبلہ رو کھڑے ہونا اور مردوں کے لئے ہر پھیرے میں میلین کے درمیان، درمیانی چال سے دوڑنا بھی سنت ہے۔

حج کی سعی اگر طواف قدوم کے بعد طواف زیارت سے پہلے کرے تو سعی میں تلبیہ پکارے۔

یہ واجب ہے کہ سعی صفا سے شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے۔ صفا سے مروہ تک ایک پھیرا ہوتا ہے اور مروہ سے صفا تک دوسرا پھیرا۔ اس طرح ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہوجاتا ہے۔ سننے میں آیا ہے کہ بعض لوگ صفا اور مروہ کے درمیان چودہ مرتبہ آنے جانے کو مکمل سعی سمجھتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ صرف سات مرتبہ ان دونوں کے درمیان گزرنے سے سعی مکمل ہوجاتی ہے۔

صفا اور مروہ پر دونوں ہاتھ اس طرح سے اٹھائے جیسے دعا میں اٹھاتے ہیں۔ نماز کی تکبیر تحریمہ کی طرح ہاتھ نہ اٹھائے، جیسے بہت سے ناواقف عوام کانوں تک تین مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے ہاتھ اٹھاتے ہیں اور بیت اللہ شریف کی طرف ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے ہیں۔ یہ خلاف سنت ہے۔ دوسروں کی دیکھا دیکھی یہ نہ کرے۔ پھر بلند آواز سے تین مرتبہ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر وللہ الحمد۔ پڑھے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

”نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ ایک ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس کی بادشاہت ہے اور سب تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا و یگانہ ہے۔ اس نے اپنے وعدہ (مکہ کی فتح)

کو پورا کر دیا اور اپنے بندے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدد فرمائی اور تن تنہا کافروں کے لشکر کو شکست دے دی۔''

اس کے بعد سعی شروع کر دے اور دورانِ سعی

1۔ چوتھا کلمہ پڑھتے رہیں۔

2۔ ہر پھیرے میں خوب اہتمام کے ساتھ ذکر کرے اور دعائیں مانگے۔ حدیث شریف میں ہے کہ صفا اور مروہ کی سعی اللہ کے ذکر ہی کے لئے خاص ہے نہ کہ کسی دوسرے کام کے لئے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

3۔ صفا اور مروہ کے درمیان جب وہ جگہ آنے لگے جہاں دیوار میں سبز رنگ کے ستون لگائے ہوئے ہیں اور بقدر چھ ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جائے تو درمیانی چال سے دوڑنا شروع کرے اور دوسرے سبز ستونوں کے بعد بھی چھ ہاتھ تک دوڑتا رہے، پھر اپنی چال چلنے لگے۔ خیال رہے کہ تیز دوڑنا مسنون نہیں ہے، بلکہ متوسط طریقہ سے اتنا دوڑنا چاہئے کہ رمل سے زیادہ اور بہت تیز دوڑنے سے کم رفتار ہو۔ بعض لوگ تمام سعی میں جھپٹ کر چلتے ہیں اور بعض سبز ستونوں کے درمیان بہت تیزی سے دوڑتے ہیں۔ یہ دونوں باتیں غلط اور بری ہیں۔ لیکن اس سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔

4۔ سبز ستونوں کے درمیان، درمیانی چال سے دوڑنا صرف مردوں کے لئے ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ عورتیں بھی دوڑنے لگتی ہیں، یہ صحیح نہیں ہے۔

5۔ سبز ستونوں کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ دعا منقول ہے اس کے علاوہ جو بھی دعا چاہے مانگے کہ یہ مقبولیت کا مقام ہے۔ دعا یہ ہے۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَم۔ ''یا اللہ! بخشش اور رحمت فرما، بے شک تو ہی سب پر غالب اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''

سر کے بال منڈوانا یا کتروانا

صفا ومروہ کے سات پھیرے مکمل کرنے کے بعد عمرہ کرنے والے لوگ سر کے بال منڈوالیں۔ یہاں ایک بات نوٹ کریں، مروہ پر کچھ لوگ قینچی لئے کھڑے رہتے ہیں اور بہت سے لوگ ان سے چند بال کٹوا لیتے ہیں۔ خاص طور پر خیال رہے کہ حنفی مسلک میں اس طرح کرنے سے آدمی احرام سے باہر نہیں ہوتا اور نہ ہی حلال ہوتا ہے۔ بلکہ اپنے تمام بال صاف کرائے جس کو حلق کہتے ہیں۔ دوسری صورت قصر کی ہے، جس کی اجازت تو ہے کہ کوئی شخص حلق نہ کرانا چاہے تو قصر کرالے، لیکن اگر مجبوری نہ ہو تو حلق کی فضیلت سے محروم نہ رہے، قصر کی صورت میں بالوں کو لمبائی میں انگلی کے ایک پور کے برابر کاٹ لے، احتیاطاً ایک پور سے کچھ زیادہ ہی کاٹ لیں۔

نوٹ: سعی کے درمیان اگر وضو ٹوٹ جائے تو سعی جاری رکھیں۔ سعی ہو جاتی ہے اس سے کوئی دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔ لیکن بہتر ہے کہ وضو کر کے دوبارہ اسی جگہ سے سعی کے بقیہ پھیرے پورے کریں۔

دوران سعی اگر آپ تھک جائیں یا کوئی بیمار ہو تو وقفہ وقفہ سے بھی سعی مکمل کر سکتا ہے۔ کوئی دم یا صدقہ وغیرہ واجب نہیں ہوتا۔

سعی سے فارغ ہونے کے بعد لیکن حلق کروانے سے پہلے مسجد حرام میں آ کر دو رکعت نفل شکرانہ ادا کرنا مستحب ہے۔ بشرطیکہ کہ مکروہ وقت نہ ہو، یہ نوافل مروہ پر پڑھنا مکروہ ہیں۔

مسجد حرام سے نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر نکالے اور یہ دعا پڑھے۔

بِسمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔ ''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام ہو۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل

(انعام) طلب کرتا ہوں۔

بال کٹوانے کے بارے میں ضروری ہدایات

1۔ جس کے سر کے بال انگلی کے پور سے کم ہوں، اس کے لئے حلق کرانا واجب ہے، اس کے بغیر حلال نہیں ہوگا۔

2۔ چوتھائی سر کا حلق یا قصر مکروہ تحریمی ہے۔ اگرچہ حلال ہونے کے لئے کافی ہے۔

3۔ بہت سے عمرہ کرنے والے ایسا کرتے ہیں کہ ایک عمرہ کر کے سر کا چوتھائی حصہ منڈوا دیا پھر دوسرا عمرہ کر کے دوسرا چوتھائی حصہ منڈوا دیا۔ اس طرح چار عمرے کر کے چوتھی مرتبہ میں حلق پورا کرتے ہیں، یہ صورت مکروہ ہے۔

4۔ متعدد بار عمرہ کرنے والوں کے لئے بہتر ہے کہ پہلی دفعہ حلق یا قصر کریں، دوسری دفعہ جبکہ سر پر بال نہ ہوں تو استرا پھیریں۔ اس طرح ہر بار حلق کا ثواب ملتا رہے گا۔

حلق یا قصر صرف حدود حرم میں کرایا جائے۔ حدود حرم سے باہر کرایا تو دم واجب ہوگا یعنی ایک بکرا ذبح کر کے وہاں کے غرباء میں تقسیم کرنا ہوگا۔ خود نہیں کھا سکتا۔

جب کسی محرم مرد یا عورت پر صرف حلق کروانا باقی ہو یعنی حلق اور قصر سے پہلے جو کام کرنے تھے وہ پورے کر چکا ہو تو ایسا محرم مرد یا عورت اپنے بال خود بھی حلق کر سکتا ہے اور اپنے جیسے کسی دوسرے محرم مرد یا عورت سے بھی حلق کروا سکتا ہے اور اس دوسرے محرم کا بھی حلق یا قصر کر سکتا ہے۔

نوٹ:

1۔ جس کے سر کے بال انگلی کی پور سے کم ہوں اس کے لئے حلق کرانا واجب ہے۔

2۔ چوتھائی سر کا حلق یا قصر مکروہ تحریمی ہے۔

3۔ اگر گنجا ہے اور اس کے سر پر بال بالکل نہیں ہیں یا سر پر زخم ہیں تو سر پر صرف استرا پھیرنا

واجب ہے۔اگر زخموں کی وجہ سے استرا بھی نہیں چلا سکتے تو یہ واجب ساقط ہو جائے گا۔

4۔ متعدد بار عمرہ کرنے والوں کے لئے بہتر ہے کہ پہلی دفعہ قصر کریں دوسری دفعہ استرا پھیریں۔سر پر بال نہ ہوں تب بھی سر پر استرا پھیرنے کی شرط پوری کرنی ہوگی۔ مستحب ہے کہ حلق یا قصر کرتے وقت تکبیر کہے (اللہ اکبر) اور دعا مانگے۔

حج کی تین قسمیں ہیں

1حج تمتع 2حج قران 3۔حج افراد

1۔ حج تمتع:

قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

فَمَنۡ تَمَتَّعَ بِالۡعُمۡرَةِ اِلَى الۡحَجِّ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر 196)

اس آیت میں حجِ تمتع کا ذکر ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب آپ اپنے ملک سے حج کے مہینوں میں روانہ ہوں گے تو پہلے عمرہ کی نیت سے احرام باندھ لیں گے۔حرم شریف میں طواف وسعی مکمل کر کے سر منڈوانے کے بعد احرام کھول دیں گے اور حج کے ایّام آنے تک آپ اپنے عام لباس میں رہیں گے۔8 ذی الحجہ کو پھر از سرِ نو حج کی نیت سے احرام باندھ کر حج کی نیت کر کے تلبیہ پکاریں گے اس کو حجِ تمتع کہتے ہیں یعنی فائدہ اُٹھانا (متمتع) ہونا۔اکثر پاکستانی، حج تمتع ہی کرتے ہیں۔

2۔ حج قران:

اس آیت میں حجِ قران کا حکم ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاَتِمُّوا الۡحَجَّ وَالۡعُمۡرَةَ لِلّٰهِ (سورۃ بقرۃ آیت نمبر 196)

اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ کیلئے۔(بحر الرائق)

حج اور عمرہ جمع کرنا یعنی ایک ہی احرام ایک ہی نیت ایک ہی تلبیہ ایک ہی طواف اور دو سعی کے ساتھ (لسان العرب ردیف ن، ج13، ص336)

یہ حجِ قران جو بہت زیادہ ثواب کا حامل ہے اپنے ملک سے روانہ ہوتے وقت عمرہ اور حج کا اکٹھا احرام باندھیں گے نیت اور تلبیہ پکاریں گے عمرہ کے طواف اور سعی کرنے کے بعد بال نہیں کٹوائیں گے اور احرام بھی نہیں کھولیں گے بلکہ اسی احرام میں بقیہ ایام بھی مکہ مکرمہ میں ہی گزاریں گے اور اسی احرام کے ساتھ 8 ذی الحجہ کو منیٰ میں جانے سے پہلے طوافِ قدوم کریں گے اور اس کے بعد صفا و مروہ کی سعی کریں گے اس میں لَبَّيْكَ پڑھیں گے اس کے بعد لَبَّيْكَ پکارتے ہوئے منیٰ چلے جائیں گے۔ 9 ذی الحجہ کو صبح کی نماز کے بعد میدانِ عرفات پہنچ جائیں گے پھر مغرب کی نماز عرفات میں پڑھے بغیر مزدلفہ آجائیں گے مغرب اور عشاء کی نماز ایک تکبیر کے ساتھ پہلے مغرب اور پھر عشاء کی نماز ادا کریں گے۔ 10 ذی الحجہ کو رمی اور قربانی کے بعد حلق کروا کر احرام کی پابندیوں سے آزاد ہوجائیں گے اسکے بعد طوافِ زیارت کریں گے طوافِ زیارت کرنے کے بعد صفا و مروہ کی سعی نہ کریں کیونکہ آپ حج سے پہلے سعی کر گئے تھے بلکہ منیٰ واپس چلے جائیں۔ حجِ تمتع اور حجِ قران کرنے والوں کے لئے قربانی کرنا واجب ہے۔

3۔ حجِ افراد:

اس آیت مبارکہ میں حجِ افراد کا تذکرہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً (سورۃ بقرۃ آیت نمبر 197)

امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ، امام محمد بن حسن الشیبانیؒ، امام اسحاقؒ، امام ثوریؒ، امام مزنیؒ، امام شفیق ابن سلمہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک حج کی قسموں میں سب سے افضل حج، حجِ قران پھر تمتع پھر افراد ہے۔ (بحر الرائق ج2، ص35)

افراد کے معنیٰ اکیلا کرنے کے ہیں یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ نہ کرنے والوں کو

مفرد کہتے ہیں۔غیر آفاقی یعنی اہل مکہ اور اہل حِل (میقات اور حدودِ حرم کے درمیان میں رہنے والے لوگ) جیسے جدہ میں مقیم لوگ صرف حج افراد ہی کرتے ہیں کیونکہ یہ میقات کے اندر ہیں ان پر قربانی واجب نہیں ہوتی۔

ایّام حج وایّام تشریق (9 ذی الحجہ سے 13 ذی الحجہ)

ایام حج 9 ذی الحجہ سے 13 ذی الحجہ تک کے دن کہلاتے ہیں۔یہی دن اس سارے سفر کا محور ومقصود ہیں اور انہی دنوں میں اسلام کا اہم ترین رکن (حج) مکمل ہوتا ہے۔

حج کے فرائض

1- احرام باندھنا۔۔۔حج کی دل سے نیت کرکے دو چادریں اوڑھ لیں۔

(مردوں کے جسم پر کوئی دیگر کپڑا نہ ہو) اور لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۔لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ۔اِنَّ الْحَمْدَوَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ۔لَاشَرِيْكَ لَكَ۔ مکمل تین مرتبہ پڑھیں۔

2- وقوف عرفات یعنی 9 ذی الحجہ زوال آفتاب سے تک لے کر 10 ذی الحجہ کی صبح صادق تک عرفات میں کسی وقت ٹھہرنا اگرچہ ایک لحظہ ہی کیوں نہ ہو۔

3- طواف زیارت: جو دس ذوالحجہ کی صبح سے لے کر بارہویں ذی الحجہ غروب آفتاب تک کیا جاتا ہے (طواف زیارت سر کے بال منڈوانے کے بعد کیا جاتا ہے)۔

مسئلہ: ان تینوں فرضوں میں سے کوئی فرض جھوٹ جائے تو حج نہیں ہوگا اور اس کی تلافی قربانی یا دم وغیرہ سے نہیں ہوسکتی۔

مسئلہ: ان تینوں فرضوں کا ترتیب وار ادا کرنا اور ہر فرض کو اس کے مخصوص مکان اور وقت میں کرنا واجب ہے۔

واجباتِ حج چھ (6) ہیں

1۔ وقوفِ مزدلفہ 2۔کنکریاں مارنا 3۔قربانی، حج قِران اور حج تمتع کرنے والے

کے لئے 4۔سر کے بال منڈوانا یا کتروانا 5۔صفا و مروہ کی سعی 6۔طواف وداع۔اگر کوئی واجب رہ جائے تو دم دینا ہوگا۔(بحرالرائق، ج2،ص308)(ردالمختار)(درمختار، ج2،ص160)

سننِ حج

حج کی سنتیں حسبِ ذیل ہیں۔

1۔طوافِ قدوم 2۔رمل 3۔دونوں سبز ستونوں کے درمیان دوڑنا 4۔ایامِ قربانی کی راتیں منیٰ میں گزارنا 5۔منیٰ سے عرفات جاتے وقت سورج طلوع ہونے کے بعد جانا 6۔مزدلفہ سے منیٰ جاتے وقت سورج طلوع ہونے سے پہلے جانا 7۔مزدلفہ میں رات رہنا 8۔تینوں جَمرات کو کنکریاں مارنے میں ترتیب رکھنا 9۔امام کا تین مقام پر خطبہ پڑھنا۔7 ذی الحجہ مکہ مکرمہ میں 9۔ذی الحجہ کو عرفات میں۔11 ذی الحجہ کو منیٰ میں 10۔منیٰ سے واپسی پر محصب میں ٹھہرنا اگر چہ ایک لمحہ ہی ہو 11۔عرفات میں غسل کرنا۔(عالمگیری، کتاب المناسک، لباب المناسک)

8 ذی الحجہ۔حج کا پہلا دن

7 ذی الحجہ مغرب کی نماز کے بعد 8 ذی الحجہ کی رات شروع ہوجاتی ہے چونکہ حجاج کرام کی تعداد بہت زیادہ ہوجاتی ہے ایک ہی وقت میں 39 سے 40 لاکھ حجاج کرام کا مکہ مکرمہ سے منیٰ میں پہنچنا مشکل ہوتا ہے۔معلمین حضرات 7 ذی الحجہ عشاء کی نماز کے بعد حجاج کرام کو مکہ مکرمہ سے منیٰ لے جانا شروع کر دیتے ہیں اور بعض دفعہ یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ احرام باندھ کر معلم کے دفتر آجائیں۔معلمین کو سعودی حکومت کی طرف سے کم تعداد میں بسیں فراہم کی جاتی ہیں جو کئی چکروں میں حجاج کرام کو رات عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر 8 ذی الحجہ کے دن 12 بجے تک منیٰ پہنچاتی ہیں۔بعض حجاج کرام اس موقع پر اعتراض کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چونکہ 8 ذی الحجہ کو فجر کی نماز کے بعد منیٰ

تشریف لے گئے تھے اس لئے ہم بھی صبح جائیں گے یہ اعتراض بے موقع ہے۔

مناسک حج ایک نظر میں

حج کی نیت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡحَجَّ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ ط وَاَعِنِّیۡ عَلَیۡہِ وَبَارِكۡ لِیۡ فِیۡہِ ط نَوَیۡتُ الۡحَجَّ وَاَحۡرَمۡتُ بِہٖ لِلّٰہِ تَعَالٰی ط

ترجمہ:۔ ''اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں، پس اس کو میرے لئے آسان کر دے اور مجھ سے قبول کر لے، اور اس میں میری مدد فرما اور اس میں میرے لئے برکت دے۔نیت کی میں نے حج کی اور احرام باندھا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے۔''

اس کے بعد قدرے بلند آواز سے تین مرتبہ تلبیہ کہیں:۔لَبَّیۡكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡكَ لَبَّیۡكَ لَا شَرِیۡكَ لَكَ لَبَّیۡكَ اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَةَ لَكَ وَالۡمُلۡكَ لَا شَرِیۡكَ لَكَ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کی نیت اپنی زبان مبارک سے بھی فرمائی تھی۔

بہتر یہی ہے کہ رات عشاء کی نماز کے بعد اپنی رہائش گاہ پر پہنچ کر غسل یا وضو کر کے حج کی نیت سے احرام باندھ لیں اور دو رکعت حج کی نیت سے ادا کریں اور تلبیہ پکار لیں۔اگر عورت مخصوص ایام میں (حیض سے) ہو تو وہ نماز نہ پڑھے صرف نیت کر کے لبیک پکار لے۔اگر کوئی بیمار ہے اور بے ہوشی کی وجہ سے نیت نہیں کر سکتا تو اس کا ساتھی اس کی طرف سے حج کی نیت کر لے اور اس کی طرف سے لبیک پکار لے۔

حج کے دنوں کے لئے ضروری سامان مثلاً ایک جوڑا کپڑوں کا، ایک بڑی چادر گرم، اخرجات کے لئے نقدی، پانی کے لئے بوتل، کنکریوں کے لئے تھیلی، خشک راشن، ڈبل روٹی، شہد وغیرہ یہ مختصر سامان لے کر معلم کے دفتر میں آجائیں یا آپ کی رہائش گاہ پر وقفے وقفے سے دو دو تین تین بسیں آئیں گی جو حجاج کرام کو منیٰ پہنچائیں

گی۔ یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ دو تین بسیں آئیں گی لیکن حجاج کرام کی تعداد پانچ ہزار کے قریب ہوگی وہ سوار ہونے کے لئے جھپٹ پڑیں گے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی گھر کے افراد مختلف بسوں میں سوار ہوجاتے ہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں جو بسوں میں سوار ہو چکے ہیں وہ بھی منیٰ میں آپ کے معلم کے خیموں میں ہوں گے باقی افراد بعد کی بسوں میں آجائیں سب نے منیٰ میں ایک ہی جگہ اکٹھے ہونا ہے۔ منیٰ میں پہنچ کر نمازوں کی پابندی کریں اور یہ بات ذہن میں رکھ لیں کہ خالق و مالک نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ آج منیٰ میں پہنچ جائیں تو آپ نے اللہ کے حکم کے مطابق اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق 8 ذی الحجہ کو منیٰ میں پہنچ جانا ہے۔ منیٰ پہنچ کر یہ دعا پڑھیں۔ ترجمہ! ’’پاک ہے وہ ذات جس کا عرش آسمان میں ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کا ٹھکانہ زمین میں ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کا راستہ سمندر میں ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کی حکمرانی آگ پر ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کی رحمت جنت میں ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کا حکم آخری قبر میں ظاہر ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کا حکم ہوا پر ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے آسمانوں کو بلند کیا۔ پاک ہے وہ ذات جس نے زمین کو بچھایا۔ پاک ہے وہ ذات جس کے سوا نہ کوئی سہارا ہے نہ کوئی جائے پناہ،،۔

منیٰ کو دیکھ کر ذہن پھر صدیوں پیچھے چلا جاتا ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے حکم سے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے ارادے سے منیٰ کے مقام پر لائے تھے اور انہیں ماتھے کے بل لٹا دیا تھا تو اس وقت ان کی قربانی اس طرح قبول فرمائی گئی۔ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۔قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا۔ ترجمہ! ’’اور ہم نے آواز دی اے ابراہیم۔ تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم نیکی کرنے والے کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں،،۔ (سورۃ الصّٰفّٰت 104 تا 110)

یقیناً یہ ایک کھلی آزمائش تھی اور اللہ نے ایک بڑی قربانی فدیہ میں دے کر حضرت

اسماعیل علیہ السلام کا مرتبہ بلند فرمایا تھا اوران کی تعریف وتوصیف ہمیشہ کے لئے بعد کی نسلوں میں چھوڑ دی۔

8ذی الحجہ آج سارا دن اور ساری رات منیٰ میں بسر ہوگی یہ عبادتوں کے دن اور راتیں ہیں لوگ اس مالک کو یاد کرتے ہیں جوان سب کا آقا ہے رات اس کے حضوراس کی عبادت اور گریہ زاری میں بسر ہوتی ہے۔ اللہ کا بندہ سب سے الگ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے شب کے ان تاریک لمحوں میں ایک اللہ کی ذات ہوتی ہے جواپنے پشیمان بندے کو دیکھتی ہے۔ رات میں استغفار کرتے رہیں اور درود شریف اور تلبیہ کی کثرت کریں۔

9ذی الحجہ۔حج کا دوسرا دن

فجر کی نماز منیٰ میں ادا کر کے سورج نکلنے کے بعد عرفات میں جانا اولیٰ (بہتر) ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز ادا کر کے عرفات میں تشریف لے گئے تھے۔ یہاں جو بسیں آپ کو مکہ کرمہ سے منیٰ لائیں تھیں وہی بسیں آپ کو اپنی اپنی باری پر عرفات پہنچائیں گی۔ اور بعض دفعہ ریل کے ذریعے عرفات آنا جانا طے ہوتا ہے جو متعلقہ معلم آپ کو آگاہ کرے گا۔

یومِ عرفہ

محترم حجاجِ کرام! آج 9ذی الحجہ مغفرت کا دن ہے آج یوم عرفہ ہے یعنی پہچان کا دن۔ اس لئے آپ یہ دعائیں مانگتے ہوئے عرفات روانہ ہونگے۔ ”یا اللہ تیرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس میدانِ عرفات میں جا کرامت کے لئے دعائیں مانگی تھیں اسی میدان میں ہم تیرے پاس آرہے ہیں اے اللہ توہمیں شیطان کے شر سے محفوظ رکھنے میں ہماری مدد فرما۔

نماز فجر کے بعد قافلے عرفات میں پہنچنا شروع ہوجاتے ہیں یہاں آپ کو انسانوں

کا ایک سمندر نظر آئے گا اس سمندر کی موجیں لہراتی ہوئی آگے بڑھتی ہوئی چلی جائیں گی۔ اب نہ تو قومیت کی پرواہ اور نہ زبان کا خیال نہ رنگ کی پرواہ نہ نسل کا خیال سب ایک دوسرے کے کندھے سے کندھا ملا کر تلبیہ پکارتے چلے جارہے ہیں یہ سب اللہ کے بندے ہیں اللہ کے مہمان ہیں ان تمام لوگوں کو اللہ نے بلایا ہے یہ سب اللہ کے بندے یہاں آئے ہیں۔ یہاں نماز ظہر اپنے خیمے میں ادا کرنے کے بعد جس قدر ہو سکے تلبیہ، درود شریف اور کلمہ چہارم کا ورد کریں اور ساتھ گڑگڑا کر دعائیں مانگتے رہیں جب سورج عصر کی نماز کی طرف ڈھل جائے تو خیموں سے باہر نکل آئیں عورتیں علیحدہ اور مرد علیحدہ اکٹھے ہو جائیں۔ کھلے آسمان کے نیچے رو رو کر دعائیں مانگیں اور نماز عصر وقت پر ادا کریں۔ یہ وہ مقام ہے جہاں آپ اپنی زبان سے جو کچھ مانگیں گے وہ عطا کیا جائے گا یہاں کھڑے ہو کر کسی کے لئے بد دعا نہ مانگیں۔ آج آپ کو اللہ تعالیٰ نے اتنا بلند مرتبہ عطا فرما دیا ہے کہ آپ جس جس کے لئے دعا کریں گے قبول ہوگی۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ آج کے دن ہر حاجی اور حاجن 400 گھرانوں تک کی اللہ تعالیٰ سے بخشش و مغفرت کروا سکتا ہے۔

روضۃ الریاحین میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے 50 حج کئے اور ہر حج حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے لئے ایصالِ ثواب کرتا رہا جب 51 واں حج کرنے گیا تو ساتھ والے خیمے سے زار و قطار رونے کی آوازیں آرہی تھیں جب اس شخص نے ان لوگوں کی آہ و زاری سنی تو خالق و مالک کے سامنے رو رو کر عرض کرنے لگا کہ اے اللہ پتہ نہیں یہ لوگ کتنے گناہ گار ہیں یہ بہت زیادہ آہ و زاری کر رہے ہیں اے کریم خالق و مالک آج کا میرا یہ حج ان کے حق میں قبول فرما اور ان کی مغفرت فرما۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ دعا کرتے ہوئے اس کو نیند آگئی تو اچانک اس کے کان میں آواز پڑتی ہے کیا تو مجھ سے زیادہ بخشش اور عطا کرنے والا ہے؟ میں نے ان کی بھی بخشش کر دی اور عرفات میں جتنے بھی

لوگ آئے ہیں سب کی بخشش کردی۔

حدیث میں آتا ہے کہ خالق و مالک آسمانِ اول کے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ دیکھوتوسہی یہ میرے بندے اور بندیاں دور دراز علاقوں سے سفر کر کے یہاں پہنچے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ ہمارا ابھی کوئی پروردگار ہے جو ہماری بخشش ومغفرت کرے گا۔

اے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ اگر چہ میرے اِن بندوں اور بندیوں کے گناہ ریت کے ذروں کے برابر، بارش کے قطروں کے برابر، درختوں کے پتوں کے برابر ہوں تب بھی میں نے ان کو معاف کیا فرشتے عرض کرتے ہیں کہ یا اللہ فلاں بندے اور فلاں بندی نے تو اتنے اتنے گناہ کئے ہیں کہ وہ بیان سے باہر ہیں تو خالق و مالک کی رحمت جوش میں آتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سب کے تمام گناہ معاف کر دیئے اور آج کے دن یہ جن جن لوگوں کے لئے سفارش کریں گے ان کے بھی گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

حضرت شیخ ابن موفقؒ فرماتے ہیں کہ میں عرفہ کے دن عرفات کی مسجد میں سو یا تو خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے سبز لباس پہنے ہوئے آسمان سے اترے۔ ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ اس سال کتنے آدمیوں نے حج کیا؟ دوسرے نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں۔ تو اس نے پوچھنے والے سے کہا کہ 6 لاکھ آدمی ہیں۔ اس نے پھر سوال کیا کہ تمہیں معلوم ہے کہ کتنے آدمیوں کا حج قبول ہوا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں۔ تو اس نے خود ہی جواب دیا کہ صرف 6 آدمیوں کا حج قبول ہوا ہے یہ کہہ کر فرشتے آسمانوں کی طرف چلے گئے۔ حضرت شیخ ابن موفق فرماتے ہیں کہ خواب کی وجہ سے گھبرا کر میری آنکھ کھل جاتی ہے پھر مجھے سخت غم وفکر ہوتا ہے اور خود اپنے بارے میں سوچ میں پڑ گیا صرف 6 آدمی کل ہیں جن کا حج قبول ہوا ہے بھلا میں ان میں کیسے ہوسکتا ہوں؟ اس کے بعد عرفات سے واپسی پر میں نے ایک مجمع کو دیکھا اور سخت فکر مند تھا کہ یہ حجاج کرام کا اتنا بڑا مجمع ہے اور صرف 6 آدمیوں کا حج قبول ہوا ہے۔

مزدلفہ میں اسی سوچ میں میری آنکھ لگ گئی تو وہی فرشتے پھر نظر آئے اور وہی سوال وجواب آپس میں کرنے لگے اس کے بعد اسی فرشتے نے کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیا حکم فرمایا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا مجھے معلوم نہیں۔تو پہلے والے نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان 6 حاجیوں میں سے ہر ایک کے طفیل ایک ایک لاکھ حاجیوں کا حج قبول کرلیا گیا ابن موفق کہتے ہیں کہ میری آنکھ کھل گئی تو میں انتہائی درجے کا خوش تھا۔

کیفیت وقوف عرفہ

1- اگر جبل رحمت کے قریب ہوں تو قبلہ رُخ کھڑے ہو کر دُعائیں مانگیں عرفات میں وقوف کے وقت کھڑا رہنا مستحب ہے۔بیٹھ کر یا تکلیف کی صورت میں لیٹ کر بھی وقوف کر سکتے ہیں۔

وقوف کے وقت ہاتھ اُٹھا کر حمد وثنا۔دُعا،اذکار،درود شریف،تلبیہ پڑھ سکتے ہیں۔ دُعا خوب الحاح کے ساتھ کریں اپنے لیے،عزیز و اقارب،مؤلف و ناشر اور ان کے جملہ اہل وعیال اور سب مسلمانوں اور ملک وملت کیلئے کریں۔نماز کے بعد وقوف شروع کر کے غروب آفتاب تک دُعا وغیرہ کرتے رہیں اور وقفہ وقفہ سے تلبیہ درود شریف تیسرا اور چوتھا کلمہ کا ورد جاری رکھیں۔

وقوف عرفات کے وقت جس قدر ذکر واذکار و دُعا ہو سکے اس میں کمی نہ کریں۔ یہ وقت دوبارہ ملنا مشکل ہوتا ہے۔آپ کی تسبیح وتہلیل کی والہانہ کیفیت دیکھ کر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرا بندہ میری تعریف کر رہا ہے اور میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھ رہا ہے۔اے فرشتوں تم گواہ ہو جاؤ میں نے اس کی بخشش کر دی ہے۔

وقوف کی حالت میں عورت اگر حیض ونفاس میں ہے تو پھر بھی وقوف کیلئے زوال سے غروب آفتاب تک عرفات میں رہنا واجب ہے۔ جمعہ کے روز اگر وقوف عرفہ (حج)

ہوتو اس کی فضلیت اور دن کے وقوف سے ستر درجہ زیادہ ہے (مسلم الحجاج)

ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھنا

1- اگر امام مقیم ہو تو عرفہ میں دونوں نمازیں پوری پڑھے اور مقتدی بھی اس کے پیچھے پوری پڑھے۔ خواہ مقیم ہو یا مسافر۔ مقیم شخص کو قصر کرنا جائز نہیں۔ خواہ مقتدی ہو یا امام، اگر مقیم امام ہو اور وہ قصر کرے تو اس کی اقتدا مسافر کو جائز ہے نہ مقیم کو۔ اور اگر امام اور مقیم قصر کرے تو امام اور مقتدی دونوں کی نماز نہ ہوگی۔

ظہر وعصر کو جمع کرنے کی شرائط

ظہر وعصر کو ظہر کے وقت میں پڑھنے کیلئے چند شرائط ہیں۔ 1۔عرفات میں یا اس کے قریب ترین ہو۔ 2۔نویں ذی الحجہ کا ہونا۔ 3۔امام وقت یا اس کے نائب کا ہونا۔ 4۔ دونوں نمازوں میں حج کا احرام ہونا۔5۔ظہر کا عصر سے مقدم ہونا۔6۔جماعت کا ہونا۔

اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط مفقود ہوئی تو دونوں نمازوں کو جمع کرنا نا جائز ہوگا بلکہ ہر ایک نماز کو اپنے اپنے وقت پر ادا کرنا واجب ہوگا۔

وقوفِ عرفات کے مسائل

مستحباتِ وقوف یہ ہیں

1۔ زوال سے پہلے وقوف کی تیاری کرنا۔ 2۔ وقوف کی نیت کرنا۔

3۔ قبلہ رُو ہو کر وقوف کرنا۔

4۔ قیام (کھڑا ہونا) افضل ہے، کھڑا ہو کر وقوف کرے جبکہ وہ قیام پر قادر ہو اور جب تھک جائے تو بیٹھ جائے۔

5۔ دھوپ میں کھڑا ہونا اگر ہو سکے تو وقوف کے وقت سایہ میں کھڑا نہ ہو یعنی دھوپ میں کھڑا ہونے سے اگر کسی ضرر اور بیماری کا اندیشہ نہ ہو، ورنہ سایہ اور خیمہ میں

وقوف کرے اور غروبِ آفتاب تک خوب رورو کر دعا اور استغفار پڑھے۔

6۔ دعا کے لئے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھانا۔ 7۔ دعا کا تین بار تکرار کرنا۔

8۔ دعا کے شروع میں حمد وصلوٰۃ پڑھنا اور دعا کے ختم پر بھی حمد وصلوٰۃ و آمین کہنا۔

نوٹ: دیکھنے میں آیا کہ اکثر لوگ وقوف کیلئے جبلِ رحمت کے اوپر چلے جاتے ہیں یہ صاف اور صریح غلطی ہے سنت کی مخالفت اور بدعت ہے۔ خیال رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حجۃ الوداع میں جبلِ رحمت پر تشریف لے کر نہیں گئے تھے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے دامن میں وقوف فرمایا تھا۔

وقوف کا وقت زوالِ آفتاب سے شروع ہوجاتا ہے افضل یہ ہے کہ اس وقت قبلہ رُو ہو کر غروبِ آفتاب تک وقوف کرے اور ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتا رہے۔ اگر پورے وقت میں کھڑا نہ ہو سکے تو جس قدر کھڑا ہو سکتا ہے کھڑا رہے پھر بیٹھ جائے پھر جب قوت ہو کھڑا ہو جائے اور حمد وثناء اور تکبیر و تہلیل اور تلبیہ تین تین بار پکارے۔

استغفار و قرأت قرآن شریف اور درود شریف کی کثرت کرے کیونکہ اس دن اعمال میں کوتاہی یا کمی کا کوئی تدارک نہیں ہو سکتا دل کی ندامت کے ساتھ تمام خلافِ شرع امور کے متعلق توبہ واستغفار کثرت سے کرے اور ذکر کے ساتھ گریہ بھی کثرت سے کرے، وہاں پر آنسو بہائے جائیں اور گناہوں سے معافی مانگی جائے۔

حج کو جانے والے اللہ کے جن بندوں کی نظر سے یہ اوراق گزریں ان سب سے اس عاجز کی التجا ہے کہ میدانِ عرفات میں اس سیاہ کار محمد کرم داد اعوان کے لئے بھی موت کے وقت تک دین وایمان پر ثابت قدم رہنے اور دین کی جد و جہد سے وابستہ رہنے اور مرنے کے بعد مغفرت اور جنت کی دعا فرمائیں بڑا احسان ہوگا۔ للّٰہ صدقہ و خیرات سمجھ کر ہی اس کو بھی دعا اور التجا کا کوئی حصہ عطا فرما دیں۔ کیا عجب ہے کہ آپ ہی کی اس دعا سے اس سیاہ کار کا بیڑا پار ہو جائے۔

عرفات میں کثرتِ حجاج کرام کو دیکھ کر محشر کے دن کا تصور کریں کہ یہ اس کا نمونہ ہے اور اپنے دینی حالات کو درست کرنے کی فکر میں لگا رہے اپنی ہر عبادت میں اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم سے قبول ہونے کی پکی امید رکھے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے یہ امید رکھے کہ جب دنیا میں اس نے اس مقام کی زیارت نصیب فرمائی ہے اور وقوفِ عرفہ کی سعادت بخشی ہے تو آخرت میں بھی اپنے دیدار سے محروم نہیں فرمائے گا۔ ہر مقام پر اس یقین کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سننے والا اور قبول کرنے والا ہے وہ بڑا ہی کریم ہے اور اس کے کرم کا ہر شخص کو امیدوار رہنا چاہئے مگر اس امید میں گھمنڈ کا شائبہ ہرگز نہ آئے بلکہ اپنے گناہوں سے ڈرتا رہے اور اپنے اعمالِ بد کے قصور کی وجہ سے اسی کا مستحق سمجھے کہ قابلِ قبول نہیں ہیں صحابہ کرامؓ یہ سمجھتے تھے کہ ہمارے اعمال کا باطن ایسا نہیں جیسا ظاہر ہے اس سے ان حضراتؓ کو اپنے اوپر نفاق کا خوف ہوتا تھا۔

ترمذی شریف میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عقل مند شخص وہ ہے جو اپنے نفس سے حساب کرتا رہے اور آخرت کے لئے عمل کرتا رہے اور عاجز و بیوقوف وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو خواہشوں کی طرف لگائے اور اپنی آرزوؤں کے پورا ہونے کی امیدیں باندھے لیکن اس سب کے باوجود اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم کا امیدوار بھی رہنا چاہئے اس کا فضل وکرم ہمارے گناہوں سے کہیں زیادہ ہے۔

وقوفِ عرفات کی دعائیں

یہ دعائیں قرآن پاک کی آیتوں اور ماثور ومقبول دعاؤں کا اردو ترجمہ ہے تاکہ ہر شخص سمجھ کر اور دل لگا کر پڑھے ہر زبان کا پیدا کرنے والا آپ کی زبان کو بھی جانتا ہے اور سمجھتا ہے انتہائی عجز وانکسار کے ساتھ اس کو پڑھے دل اور آنکھیں بھی دعاء زبان کا ساتھ دیتی رہیں۔

''اے میرے اللہ! تو نے ہمیں دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور ہماری دعاؤں کو قبول کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے کہ مجھ سے تم مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا،،۔

اے ہمارے اللہ! ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما اور ہماری برائیوں کی پردہ پوشی فرما۔اپنی رحمت وکرم سے ہمارے تمام کاموں میں آسانیاں پیدا کر۔

اے اللہ! میں اس مبارک سفر میں اور اس میدانِ عرفات میں تجھ سے تیری دائمی خوشنودی اور رضا مندی کے ساتھ ہر قسم کی آسانی اور سہولت کا طلب گار ہوں۔تو ہمارا رفیق و مددگار ہے تو ہی ہمارے بال بچوں اور گھرانوں کا محافظ ونگہبان ہے۔

اس سفر کی ہر زحمت کو قبول فرما اور ہر کام میں ہمیں نیک نیتی پر قائم رکھ۔اس میدانِ عرفات میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ تیرے سوا میرا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ تیرے خاص بندے اور برحق رسول وپیغمبر ہیں۔

اے دنیا وآخرت کے مالک! اے بے پناہ رحمت وبخشش والے! مجھ پر تیری کس قدر بے شمار نعمتیں ہیں جن میں ہر نعمت پر تیرے شکر کا حق ادا نہیں کرسکتا۔مجھ پر رحم وکرم فرما مجھے فقر وتنگدستی سے ذلیل نہ کر،قرض کی بدنامی سے مجھے بچا۔اور جو نعمتیں تو نے مجھے دی ہیں ان کو مجھ سے واپس نہ لے،صحت وعافیت کی زندگی عطا فرما،اپنی تمام نعمتوں پر تجھے یاد کرنے،تیرا شکرادا کرنے میں میری مدد فرما،ہر قسم کے شر وفساد اور زمانہ کے ہر فتنہ سے میری اور تمام مسلمانوں کی حفاظت فرما،تو ہی اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہے۔

اے ہمارے اللہ! ہماری نماز، ہمارا حج، ہماری زکوٰۃ، ہمارے روزے ہماری طرف سے قربانی، ہماری زندگی اور موت صرف تیرے لئے ہے، میں تجھ سے تیری رضا، تیری رحمت، تیری خوشنودی کا طلب گار ہوں۔ یہ سب کچھ میری عاجزانہ کوشش ہے اور تجھ پر میرا بھروسہ ہے۔

اے میرے اللہ! میں اس وقت تیری پاک رحمت کے زیرِ سایہ ہوں، یہ وقت

تیری رحمت و مغفرت اور بخشش کا ہے، توبہ کرنے، گناہ معاف کرانے اور تیرے کرم و احسان کی امید کا ہے۔ ہماری دعاؤں کے سننے اور قبول کرنے کا یہ خاص مقام ہے۔

ہر شخص اپنی دعائیں تیری بارگاہ میں پیش کر رہا ہے اور تو ہی اپنی رحمت سے ان کو قبول کرنے والا ہے۔ اس میدانِ عرفات میں جو آج تیری تجلیات، رحمتوں اور برکتوں کا ایک خاص دن اور مقام ہے۔

اے اللہ! میری حاضری عمر بھر میں آخری نہ ہو، اور بار بار مجھے یہاں حاضری کی سعادت ونعمت حاصل ہوتی رہے۔

اے اللہ! ہمیں ہدایت نصیب فرما، ہمارے ظاہر و باطن کی اصلاح فرما، تاکہ ہم گمراہیوں سے دور رہیں اور اپنے مقبول بندوں میں شامل فرما جو سچے دل سے ایمان لائے ہیں۔ تو پاک اور بے عیب ہے، ہم تیری نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتے۔ ہم تیری نعمتوں کے شکر کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ تو ہی سب سے زیادہ رحیم وکریم ہے اور ہر مانگنے والے کو سب کچھ عطا کرنے والا ہے۔

اے کریم! ہمیں عافیت وسلامتی عطا کر، اپنی اطاعت وفرمانبرداری کی ہمت و توفیق نصیب فرما۔ ہماری یہ زندگی تیری امانت ہے۔ اس لئے برحق دینِ اسلام پر ایسی حالت میں ہم تیرے سامنے حاضر ہوں کہ تو ہم سے ہر طرح سے خوش اور راضی ہو۔ تیرے سوا میرا کوئی مالک، میرا کوئی پالنے والا نہیں اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اسی کلمہ شہادت پر میری زندگی کا خاتمہ ہو۔

اے میرے اللہ! تو ہی آسمانوں اور زمین کا خالق اور دنیا وآخرت میں ہمارا مالک و مددگار ہے۔ اس دعا کو قبول فرما کر سچے مسلمانوں کی طرح میرا انجام بخیر فرما تیرے نیک اور مقبول بندوں کی رفاقت حاصل رہے۔ تو نے ہر چیز کو اپنی رحمت میں لے رکھا ہے۔ تو ہر چیز سے باخبر ہے۔ تیری بتائی ہوئی راہ پر ہمیشہ چلنے، گناہوں سے بچنے اور توبہ

کرنے کی توفیق عطا فرما، تونے ہمیں جتنا علم دیا ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتے تو ہی سب کچھ جاننے والا ہے۔ میں تجھ سے دین ودنیا کی ہر طرح کی خیر، ہر آفت سے سلامتی اور ہر مصیبت سے عافیت کا امید وار ہوں۔ اپنے گناہوں کی معافی کے ساتھ تیرے غضب اور دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتا ہوں۔

اے اللہ! میرے سننے، میرے سمجھنے اور دیکھنے کی قوت ہمیشہ قائم رکھ اور میرے دل کو اپنے نور سے بھر دے، مجھے مال ودولت کے شر اور اس کی برائیوں سے اپنی پناہ میں رکھ، فقر اور تنگ دستی کی ذلت اور برے انجام سے مجھے بچا۔ دل کی تاریکی اور قبر کی سختی اور عذاب سے اپنی پناہ میں رکھ، تیرے سوا کوئی بچانے اور نجات دلانے والا نہیں۔

اے اللہ! میری التجا ہے کہ ہر وقت تیری عبادت، تیری بندگی ہر صورت سے تیری تابعداری کا حق ادا کروں، قرآن پاک کی تلاوت کو میرے دل کی بہار، میری آنکھوں کا نور اور میرے رنج وغم کو دور کرنے کا ذریعہ بنادے۔

خوشخبری

آج عرفات سے نکلتے وقت یہ بات ذہن میں رکھیں کہ سابقہ تمام گناہوں کی بخشش ومغفرت ہوچکی ہے۔ وہ شخص بڑا ہی منافق ہے جو یہ کہتا ہے کہ پتہ نہیں میرے گناہ معاف ہوئے ہیں یا نہیں۔

ہر چہرے پر وقوفِ عرفات کے مکمل ہونے پر خوشی کا اجالا اور آنکھوں میں پاکیزگی کا نور پھیل جاتا ہے۔ اب میدانِ عرفات سے کوچ کرنے کا حکم ہے مغرب کا وقت ہوگیا ہے۔ آج زندگی میں پہلی بار مغرب کی نماز اس وقت ادا نہ کرنے کا حکم ہے۔ اب وہ شہر جو میدانِ عرفات میں آباد تھا، مزدلفہ کی جانب روانہ ہوگا۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔ ترجمہ: ''پھر جب عرفات سے چلو تو مزدلفہ میں مشعر الحرام کے پاس ٹھہر کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اور اسی طرح یاد کرو جس کی ہدایت اس نے تمہیں دی

ہے ورنہ اس سے پہلے توتم لوگ بھٹکے ہوئے تھے۔(القرآن پارہ نمبر 2)

عرفات سے مزدلفہ روانگی

یاد رکھیں مغرب کی نماز عرفات میں ادا نہیں کرنی بلکہ رات کے جس حصے میں بھی آپ مزدلفہ پہنچیں گے وہاں ایک اقامت سے پہلے مغرب کے فرض پھر اسی اقامت کے ساتھ عشاء کے فرض پھر مغرب کی سنتیں پھر عشاء کی سنتیں اور وتر ادا کرنے ہیں۔ایک روایت ہے کہ عرفہ کا دن اگر جمعہ کے روز واقع ہو جائے تو تمام اہلِ عرفات کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ جمعہ کے دن کا حج باقی دنوں کے حج سے 70 حج سے زیادہ افضل ہے اگر اس دن جمعہ ہو تو عرفات میں شہر نہ ہونے کی وجہ سے جمعہ کی نماز نہیں پڑھی جاتی بلکہ ظہر کی نماز ادا کی جاتی ہے۔حج کے دنوں میں منیٰ میں جمعہ پڑھنا جائز ہے۔حجاج کرام پر عیدالاضحیٰ کی نماز جائز نہیں ہے۔عرفات میں نہ مغرب کی نماز ادا کریں اور نہ رات بسر کریں مزدلفہ کی یہ رات لیلۃ القدر کی راتوں سے بھی افضل ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عرفات میں دعائیں مانگیں کہ یا اللہ میری امت کی مغفرت فرما۔غروبِ آفتاب کے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کا سلام پیش کیا اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کے حقوق اللہ معاف کر دیئے ہیں لیکن حقوق العباد معاف نہیں کئے۔

مزدلفہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ساری رات دعائیں کرتے رہے جب سحری کا وقت ہوتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی سے اچانک جگمگا اٹھتا ہے دامن مبارک آنسوؤں سے تر ہے۔

رازدانِ ختمِ نبوت صدیقِ اکبرؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کون سی خوشخبری ہے؟ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ وہ دیکھو سامنے شیطان اپنے

سر میں مٹی ڈال کر بھاگے جا رہا ہے۔ تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس بات پر؟ فرمایا کہ میں نے عرفات میں دعائیں مانگیں تھیں کہ اے اللہ میری امت کے حقوق اللہ معاف کر دیئے جائیں۔ مزدلفہ میں آ کر ساری رات دعا مانگی تھی کہ اے اللہ جن لوگوں نے دوسرے لوگوں پر ظلم کیا ہے اور ان کے حقوق غصب کئے ہیں تو اپنے فضل سے تو ان کو معاف کر دے اور جن کے حقوق غصب کئے ہیں ان کو بھی پورا پورا اپنی رحمت سے عطا فرما دے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول کر لی اور شیطان نا امید ہو کر اپنے سر میں مٹی ڈال کر بھاگا جا رہا ہے۔

یاد رکھیں کہ نماز فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک ایک آدھا گھنٹہ یہاں وقوف کرنا واجب ہے۔ بعض لوگ یہ وقوف نہیں کرتے اور منیٰ روانہ ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے ایک واجب چھوٹ جاتا ہے اس کی وجہ سے ان پر دم دینا لازم ہو جاتا ہے۔

مزدلفہ میں یہ دعا ہرگز نہ بھولیں

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ۔

ترجمہ: ''یا اللہ تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور تیری رحمت میرے اعمالِ حسنہ سے زیادہ امید کے قابل ہے''۔

مزدلفہ میں مغرب وعشا کو جمع کرنے کے مسائل

مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نماز اکٹھا جماعت کے ساتھ پڑھنے کی شرط نہیں خواہ جماعت سے پڑھے خواہ اکیلا پڑھے۔ لیکن جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔ ان دونوں نمازوں کو اکٹھا پڑھنے کی یہ شرطیں ہیں۔

1- **حج کا احرام ہونا۔** جو شخص حج کا احرام باندھے ہوئے نہ ہو اس کو جمع کرنا جائز نہیں۔

2- **وقوفِ عرفہ پہلے کرنا۔** اگر کوئی پہلے مزدلفہ میں ٹھہرے اور مغرب عشاء پڑھ

کر عرفات میں جائے تو جمع جائز نہ ہوگی

3- **تیسرا دسویں ذوالحجہ کی رات کا ہونا**۔ دسویں کی صبح صادق تک جمع کرسکتا ہے۔

4- **چوتھا مغرب وعشاء مزدلفہ میں جمع کرنا**۔ مزدلفہ سے پہلے جمع کرنا جائز نہیں۔

5- **پانچواں۔ عشاء کا وقت ہونا**۔ اگر کوئی عشا کے وقت سے پہلے مزدلفہ پہنچ جائے تو جب تک عشاء کا وقت نہ ہو مغرب کی نماز ہر گز نہ پڑھے۔

6- چھٹا دونوں نمازوں کو ترتیب کے ساتھ پڑھے پہلے مغرب کے فرض پھر عشاء کے فرض اس کے بعد مغرب کی سنتیں پھر عشاء کی سنتیں اور وتر، اگر مغرب عشاء کی نماز راستے میں پڑھ لی تو مزدلفہ میں پہنچ کر دوبارہ پڑھے۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے پڑھی تو صحیح ہوگی تو پھر قضا نہیں پڑھنی۔ عرفات سے واپسی کا راستہ بھول گیا اور مزدلفہ نہ پہنچ سکا تو نماز کو مؤخر کرے کہ صبح صادق کے قریب جب وقت ہوا، اس وقت پہلے مغرب پھر عشاء پڑھے۔

مزدلفہ میں دونوں نمازیں جمع کرنا واجب ہے۔ بخلاف ظہر عصر کے ان دو نمازوں کو جمع کرنا سنت ہے۔ مزدلفہ میں امام وقت کا ہونا یا نائب کا ہونا شرط نہیں اور خطبہ بھی نماز سے پہلے مسنون نہیں اور تکبیر بھی دونوں نمازوں کیلئے ایک ہوتی ہے۔

مغرب وعشاء کی نماز کے بعد مزدلفہ میں صبح صادق تک ٹھہرنا سنت مؤکدہ ہے۔ اس رات کو جاگنا، تلاوت، ذکر واذکار، تلبیہ، درود شریف، نوافل، دُعائیں، پڑھنا بہت بڑا عمل ہے۔ مزدلفہ سارے کا سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے لیکن وادی مُحسّر میں نہ ٹھہرے۔ مزدلفہ میں صبح کی نماز کے بعد وقوف مزدلفہ واجب ہے۔ اگر عورت یا مریض کی بیماری یا مجبوری کی وجہ سے نہ ٹھہرے تو معاف ہے۔

وقوفِ مزدلفہ کے مسائل وفضائل

مزدلفہ میں عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر صبح صادق تک ٹھہرنا سنت مؤکدہ ہے اس

شب میں جاگنا اور عبادت میں مشغول رہنا مستحب ہے۔ یہ رات بعض لوگوں کے نزدیک شبِ قدر سے بھی زیادہ افضل ہے۔اس رات کی عظمت اور قدرو قیمت کو یاد رکھو۔

بکثرت ایسا ہوتا ہے کہ عرفات کے دن بھر کے تھکے ہارے یہاں پہنچ کر نیند سے مغلوب ہو کر سو جاتے ہیں اور یہ رات سوتے ہی کٹ جاتی ہے اس لئے اس کا پورا اہتمام کرو کہ رحمت وبرکت والی یہ رات کہیں صرف نیند کی نذر نہ ہو کر رہ جائے۔

اگر تھکن زیادہ ہو اور طبیعت سونے کے لئے پریشان ہو تو پھر یہ کرو کہ مغرب وعشاء کی نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس اور حمد وشکر کر کے اور اس کے حضور میں دعا وتوبہ استغفار میں مشغول رہ کر کچھ وقت کے لئے شروع میں سو جاؤ اور پھر اٹھ کر تہجد پڑھو اور پھر فجر تک ذکر وفکر میں مشغول رہو۔درود شریف، تکبیر وتہلیل، استغفار، تلبیہ، اذکار خوب پڑھو اور دعا میں اس طرح ہاتھ اٹھاؤ جیسے دعا کے وقت عام طور سے اٹھاتے ہیں۔وقوفِ مزدلفہ کے بارے میں بعض حجاج کرام یہ غلطی کرتے ہیں کہ عرفات سے آتے ہوئے سیدھے منیٰ چلے جاتے ہیں اور بعض حاجی ایک دو گھنٹہ مزدلفہ میں رہ کر رات ہی کو منیٰ پہنچ جاتے ہیں۔ یہ لوگ مزدلفہ میں رات گزارنے اور صبح صادق کے بعد وقوف کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں اور جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے کہ وقوف ترک کرنے سے ان پر دم لازم ہو جاتا ہے۔صبح صادق ہو جانے کے بعد اول وقت فجر کی نماز پڑھے پھر وقوفِ مزدلفہ کرے اور تسبیح وتہلیل کرے۔بعض لوگ منیٰ جانے کی جلدی میں فجر کے وقت سے پہلے ہی اذان دے کر نماز پڑھ لیتے ہیں ور مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہو جاتے ہیں، ان سے ہوشیار رہیں اور ہرگز کسی کی اذان کا اعتبار نہ کریں بلکہ اپنی گھڑی کے اعتبار سے جب صبح صادق ہو جائے تو اس کے بعد فجر کی نماز پڑھیں۔بہتر طریقہ یہ ہے کہ 7 یا 8 ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں مسجد حرام میں فجر کی اذان کا وقت نوٹ کر لیں اور اس سے 5 منٹ بعد مزدلفہ میں فجر کی نماز پڑھیں اور پھر وقوف کریں اس کے بعد منیٰ روانہ ہو جائیں۔

مزدلفہ کی مسنون دعائیں

- ☆ یااللہ! پوری پوری ہدایت اور پورا پورا ایمان نصیب فرما۔آمین
- ☆ یااللہ! جہنم کے عذاب سے پوری پوری حفاظت فرما۔آمین
- ☆ یااللہ! جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرما۔آمین
- ☆ یااللہ! ایمان کے ساتھ دنیا سے اٹھا۔آمین
- ☆ یااللہ! اپنی محبت والی زندگی نصیب فرما۔آمین
- ☆ یااللہ! تو ہم سے راضی ہوجا! یااللہ ہم سے راضی ہوجا۔آمین
- ☆ یااللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طریقے پر ہمیں چلنے کی توفیق عطا فرما۔آمین
- ☆ یااللہ! جھوٹ، غیبت اور حسد کے شر سے بچا۔آمین
- ☆ یااللہ! خاتمہ بالخیر فرما اور قبر کے عذاب سے بچا، دنیا اور آخرت میں سرخرو فرما۔آمین
- ☆ یااللہ! ہمیں اپنے گھر والوں اور تیرے بندوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔آمین
- ☆ یااللہ! ہمیں رزقِ حلال عطا فرما اور اپنے سوا کسی کا محتاج نہ ہونے دے۔آمین
- ☆ یااللہ! پوری پوری پردے کی پابندی نصیب فرما۔آمین
- ☆ یااللہ! دجال کے فتنے سے ہماری اور ہماری اولادوں کی حفاظت فرما۔آمین
- ☆ یااللہ! قیامت کے دن داہنے ہاتھ میں نامہ اعمال نصیب فرما۔آمین
- ☆ یااللہ! حج بیت اللہ قبول فرما۔آمین
- ☆ یااللہ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سچا اور حقیقی امتی بنا۔آمین
- ☆ یااللہ! نفس کے شر اور شرارت سے حفاظت فرما۔آمین
- ☆ یااللہ! چھوٹی بڑی بیماریوں سے ہماری اور پوری امت کی حفاظت فرما۔آمین
- ☆ یااللہ! قیامت کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے آبِ کوثر نصیب

فرما۔آمین

☆ یا اللہ! حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت ہمارے حق میں قبول فرما۔آمین

☆ اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو سارے جہانوں کا رب ہے اس پاک گھر کا رب ہے جسے تو نے برکتوں کا مرکز اور ساری کائنات کیلئے امن کا گہوارہ بنایا ہے۔آمین

☆ اے ابراہیم علیہ السلام پر نار کو گلزار بنانے والے رب۔

☆ اے سیدنا یوسف علیہ السلام کو قید کی کوٹھڑی سے نکال کر تاج وتخت عطا فرمانے والے مالک۔

☆ مچھلی کے پیٹ میں یونس علیہ السلام کی فریادرسی کرنے والے قادرِ مطلق۔

☆ اے ایوب علیہ السلام کو شفا دینے والے شافی۔

☆ اے حضرت مریم علیہا السلام کو بے موسم پھل عطا کرنے والے رحیم۔

☆ صدقہ حضور سلطان دارین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہم پر بھی عنایت کے دروازے کھول دے۔

☆ اے اللہ! ہمیں حضرت آدم علیہ السلام جیسی توبہ نصیب فرما۔آمین

☆ اے اللہ! ہمیں حضرت ایوب علیہ السلام جیسا صبر نصیب فرما۔آمین

☆ اے اللہ! حضرت داؤد علیہ السلام جیسا سجدہ شکر نصیب فرما۔آمین

☆ اے اللہ! ہمیں حضرت ابوبکر صدیقؓ جیسا سچا بنا۔آمین

☆ اے اللہ! ہمیں حضرت عمرؓ جیسی خدمتِ اسلام، رعب ودبدبہ اور شان وشوکت عطا فرما۔آمین

☆ اے اللہ! ہمیں حضرت عثمانِ غنیؓ جیسی شرم وحیا اور خزانہ عطا فرما۔آمین

☆ اے اللہ! ہمیں حضرت علیؓ جیسی شجاعت وبہادری اور سخاوت عطا فرما۔آمین

☆ اے اللہ! ہمیں حضرت یعقوب علیہ السلام جیسی گریہ زاری نصیب فرما۔آمین

☆ اے اللہ! ہمیں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا

فرما۔آمین

☆ اے اللہ! ہمیں خوف اور بھوک وننگ سے پناہ دے۔آمین

10 ذی الحجہ، رمی کے مسائل

شیطانوں کو کنکریاں مارنا رمی کہلاتا ہے۔رمی کرنا واجب ہے۔چھوڑنے والے پر دم واجب ہے اگر رمی 10 ذی الحجہ کو صبح صادق سے 11 ذی الحجہ صبح صادق تک نہ کی تو دم واجب ہے۔مسنون وقت۔سورج نکلنے سے زوال تک ہے۔ 11 ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو رمی کرنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کردے رمی کرنے کے بعد قربانی اور پھر سر کا حلق کرانا واجب ہے اور یہ وقت 10 ذوالحجہ سے 12 کے غروب آفتاب تک ہے۔ حجامت حدود حرم میں کرانا واجب ہے۔اگر کسی وجہ سے رمی اس کے وقت متعین پر نہ ہو سکی تو قضا واجب ہوگی اور دم بھی واجب ہوگا۔اسی طرح کسی بھی وقت کی رمی نہیں کی تب صرف دم واجب ہوگا۔رمی جمار کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے تم اپنے رب کی بڑائی بیان کرتے رہو، باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت کی پیروی کرتے رہو اور شیطان کے منہ پر پتھر مارتے رہو۔

رمی کی قضا کا وقت 13 ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے۔غروب کے بعد رمی کی قضا کا وقت ختم ہوجاتا ہے صرف دم واجب رہتا ہے۔

رمی کے صحیح ہونے کی دس شرائط ہیں

1- کنکری کا پھینکنا ضروری ہے۔جمرے کے اوپر رکھ دینا کافی نہیں۔

2- رمی ہاتھ سے کرنا۔۔۔۔۔۔۔تیر کمان یا کسی اور طریقہ پر رمی جائز نہ ہوگی۔

3- کنکری کا جمرے کے قریب گرنا اور دور گرے گی تو رمی نہ ہوگی۔کم از کم 3 ہاتھ کا فاصلہ ہو۔

4- کنکری پھینکنے والے کے فعل سے کنکری کا گرنا۔

5- سات کنکریاں علیحدہ علیحدہ مارنا۔ایک سے زیادہ یا ساتوں کنکریاں اکٹھی ماریں تو ایک کنکری شمار ہوگی۔ اگرچہ وہ سات کنکریاں علیحدہ علیحدہ گری ہوں۔ باقی 6 کنکریاں پوری کرنا ہوں گی۔

6- خود رمی کرنا۔ باوجود قادر ہونے کے، کسی دوسرے سے رمی کرانا جائز نہیں۔ البتہ اگر مریض کسی دوسرے کو حکم کرے یا کوئی مجنون یا کوئی بے ہوش ہوجائے یا بچہ ہو دوسرا شخص اس کی طرف سے رمی کرے تو جائز ہے۔

مسئلہ: رمی کے بارے میں وہ شخص مریض اور معذور سمجھا جائے گا۔ جو کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو۔جمرات تک پیدل یا سوار ہو کر نہ آسکتا ہو، سخت تکلیف کا اندیشہ ہو۔اگر جمرات تک چل کر آسکتا ہے۔تو اس کو خود، رمی کرنا ضروری ہے دوسرے سے کرانا جائز نہیں۔

7- کنکری کا جنس زمین سے ہونا شرط ہے خواہ پتھر ہو یا کچھ اور جنسِ زمین کے علاوہ کسی اور چیز سے رمی جائز نہیں

مسئلہ: جو شخص دوسرے کی طرف سے کنکری مارے، تو پہلے اپنی کنکریاں مارے بعد میں دوسرے کا نام لیکر کنکریاں مارے۔

8- وقت رمی کا ہونا۔ 9- اکثر عذر نہ ہونا۔

10- تینوں جمرات کو ترتیب وار کنکریاں مارنا

مسئلہ: تندرست عورت کی طرف نائب بن کر کسی دوسرے شخص نے کنکری ماری (ہجوم یا کسی وجہ سے) تو عورت پر فدیہ واجب ہے۔ضعیف اور عورتیں رات کو کنکریاں مار سکتے ہیں۔

10 ذی الحجہ منیٰ میں حج کا تیسرا دن

مزدلفہ سے ہی 70 کنکریاں مٹر کے دانے کے برابر چن لیں تلبیہ پکارتے ہوئے سیدھے منیٰ میں اپنے خیمے میں چلے جائیں۔ ہاتھ میں جو تھوڑا بہت سامان ہے وہ وہاں رکھیں تھوڑی دیر آرام کرلیں اس لئے کہ شیطانوں کے قریب بہت زیادہ رش ہوگا۔10

بجے کے قریب 7 کی بجائے 10 کنکریاں ساتھ لے کر تلبیہ پکارتے ہوئے جمرات پر تشریف لے جائیں۔ جاتے ہوئے سب سے پہلے چھوٹا شیطان آئے گا اس کو چھوڑ دیں اسی طرح پھر درمیانہ شیطان آئے گا اس کو بھی چھوڑ دیں آگے چل کر بڑا شیطان آئے گا یہاں پہنچ کر تلبیہ پکارنا بند کر دیں۔ کنکریاں ہاتھ میں رکھ لیں اور یہ نیت کریں کہ یا اللہ تجھے راضی کرنے اور شیطان کو ذلیل کرنے کے لئے کنکریاں مارتا ہوں۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّيَاطِيْنِ وَرِضًى لِّلرَّحْمٰنِ پھر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ کہہ کر ایک ایک کنکری دیوار کو ماریں۔

یاد رکھیں آپ نے کنکری والا ہاتھ اوپر اٹھایا ہوگا اسی دوران کسی دوسرے کا ہاتھ آپ کے ہاتھ پر لگنے کی وجہ سے کنکری گر گئی تو وہ کنکری ہرگز نہ اٹھائیں کہ وہ کنکری مردود ہے اور آپ کے پاس زائد کنکریاں ہیں وہ نکال کر اس کی جگہ ماریں۔

7 کنکریاں ایک ایک کر کے مار کر واپس اپنے خیمے میں آجائیں عصر کی نماز تک اپنے خیمے میں آرام کریں اس لئے کہ کنکریاں مارنے کے بعد تمام حجاج کرام قربان گاہ میں پہنچ چکے ہیں۔ وہاں بہت زیادہ رش ہوگا۔

عصر کی نماز پڑھنے کے بعد قریبی قربان گاہ میں تشریف لے جائیں سب سے پہلے اونٹ والی قربان گاہ آئے گی اس کے بعد بیلوں والی اس کے بعد چھوٹے جانوروں والی قربان گاہ آئے گی۔ پہلے قیمت طے کر لیں اگر آپ زیادہ قربانی کرنا چاہتے ہیں تو جتنے جانور آپ اپنے ہاتھ میں پکڑیں گے صرف انہی کے پیسے ادا کریں۔ اگر سارے گروپ کے پیسے اکٹھے دے دیئے تو وہ آپ کو پریشان کریں گے۔ جب قربانی مکمل ہو جائے تو پھر اپنے سر کا حلق کروائیں (بال منڈوائیں) اور خیمے میں پہنچ کر جن لوگوں نے آپ کو اپنا وکیل بنا کر قربانی کیلئے بھیجا تھا ان کو بھی بتا دیں اور پھر نہا دھو کر عام کپڑے پہن لیں اب آپ پر احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں۔

ضروری متفرق مسائل

10 ذی الحجہ کو امام ابو حنیفہ کے نزدیک پہلے بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا، پھر قربانی کرنا، پھر حلق کروانا یہ ترتیب واجب ہے۔ اگر کسی نے کنکریاں مارنے کے بعد احرام کھول دیا اور اس کی قربانی ابھی نہیں ہوئی تو اس پر دم دینا واجب ہوگا۔

بینک والے قربانی کیلئے پیسے لے لیتے ہیں اور ہر ایک آدمی یہی کہتے ہیں کہ 10 ذی الحجہ کو 10 بجے احرام کھول لینا حالانکہ وہ کئی لاکھ قربانیاں 10۔11۔12 ذی الحجہ کو کرتے ہیں اور ہر ایک کو 10 ذی الحجہ کو 10 بجے کا کہہ دیتے ہیں اس طرح ترتیب ٹوٹ گئی اور اس پر دم دینا واجب ہوگا۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے قربانی کریں۔

جب آپ حج کرنے کیلئے اتنی مشکلات اٹھا چکے ہیں تو پھر قربانی کے معاملے میں سستی نہ کریں اور آپ خود اپنے ہاتھ سے قربانی کریں تا کہ یقین ہو جائے اور آپ کے حج میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔

حنفی مسلک میں حج تمتع اور حج قران کرنے والوں کیلئے یہ واجب ہے کہ پہلے رمی کریں پھر قربانی کریں اور پھر حلق یا قصر کرائیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہاں آپ کو لوگ ایسی کتابیں یا ایسا فتویٰ دکھائیں جس میں لکھا ہو کہ ان تینوں کاموں میں سے کوئی کام آگے پیچھے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ایسی باتوں پر ہرگز نہ جائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی ترتیب سے ارکان ادا کئے تھے یہی ترتیب ضروری ہے۔

اس لئے آپ حنفی مسلک کے مطابق ارکان ادا کریں اگر کسی ادارے یا شخص کے ذریعے قربانی کروا رہے ہوں تو اعتماد اور یقین ہونا چاہئے کہ قربانی بتائے ہوئے وقت پر ہوگئی ہے۔ ورنہ خلافِ ترتیب ہونے کی وجہ سے دم واجب ہو جائے گا۔

قربانی کی دعا

ذبح سے پہلے جانور کو کھلائیں، پلائیں اور چھری خوب تیز کرلیں۔ جانور کو بائیں کروٹ پر قبلہ رخ لٹائیں اور ذبح سے قبل یہ دعا پڑھیں:۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔

اس کے بعد گلے پر چھری رکھ کر یہ دعا پڑھتے ہوئے ذبح کریں:۔

اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

ذبح کے بعد یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ هٰذِهِ الْاُضْحِیَّةَ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِكَ وَاِسْمٰعِیْلَ ذَبِیْحِكَ وَمُحَمَّدٍ نَّبِیِّكَ وَمُصْطَفٰكَ عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حج تمتع حج قران کی قربانی دمِ شکر ہے۔ اس کے علاوہ جو قربانی کریں گے وہ قربانی ہوگی

اگر آپ کی طرف سے کوئی دوسرا شخص ذبح کرے تو مِنِّیْ نہ کہے بلکہ مِنْ کہے اور ان لوگوں کا نام مع ولدیت کے لے جن لوگوں کی طرف سے قربانی کی گئی ہے۔

قربانی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس گلشن کی تخم ریزی اور شجر کاری فلسطین کی سر زمین پر کی تھی اور پھر آگے چل کر مکتہ المکرمہ کی خاکِ پاک نے اس سے اپنے خون سے سینچا اور اپنے دامنِ امن میں پروان چڑھایا۔ اور جب اس کے اشجار برگ وبار سے پُراز بہار ہونے لگی۔ اور کلیاں غنچوں کا خوشنما تاج پہن رہی تھیں۔ تو گُل چین کی نظرِ

انتخاب غنچہءگُل پر پڑی۔ جو چمن کی زینت، بزم کی رونق اور محفل کی شمع تھا۔

کارسازِ قدرت نے نے ابراہیمی بدرِ منیر کی ضوفشانی کو چھری کی چھنکار کے سامنے لاکر پرستارانِ توحید کی آزمائش کرنا چاہی تو پدری شفقتیں رضائے مولا پر نچھاور ہو گئیں۔اور ناز و نیاز فرزندانہ صبر واستقلال کا کوہِ گراں بن گئے۔چشم فلک،عشق ومحبت کے اس انوکھے مظاہرہ پر ششدر تھی۔ملائکہ کروّبیان ورطہ حیرت میں پڑھ گئے۔شمس و قمر، وسیارگان استعجاب کے سمندر میں غوطہ زن ہو گئےلیکن عُشاق کی رزم گاہ میں محبوب کے اشاروں پر جان قربان کرنا تو محبت مبادیات میں سے ہے۔

بہرحال خدا کے گھر تعمیر وترقی اور خدمت کیلیئے ضروری تھا کہ کوئی قدسی نفس دُنیوی علائق ومشاغل سے الگ ہوکر اپنی زندگانی کا نذرانہ پیش کرے۔چنانچہ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ کوخواب کے ذریعے حکم دیا جاتا ہے کہ اپنی محبوب چیز کوخدا کے نام پر قربان کریں۔

یہ حکم تین رات مسلسل ہوتا رہا۔پہلی بار اشارہ 8 ذی الحجہ کی رات کو ہوا۔صبح اُٹھے تو آپ متردد تھے کہ یہ خواب مِن جانبِ اللہ ہے؟ یا شیطانی وسوسہ۔اسی نسبت سے اس دن کا نام یومِ ترویہ پڑھا۔دوسری رات خواب میں وہی حکم دُھرایا گیا تو آپ نے پہچان لیا کہ یہ حکمِ رَبی ہے۔اس لئے اس کا نام یوم عرَفہ مشہور ہوا۔پھر تیسری رات بھی اسی قسم کا خواب دیکھا۔چنانچہ آپ نے صبح عزم بالجزم کرلیا کہ لختِ جگرکو ذبح کرنا ہے۔ اِسی بنا پر اس کا نام یوم النحر ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا مکالمہ قرآن پاک میں نقل فرمایا۔يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى۔

ترجمہ: بیٹا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں تو بتا، تیری کیا رائے ہے؟

ایک طرف نوے سالہ پیر ضعیف ہے۔جسے عمر بھر کی آہِ سحر گاہی کے بعد خاندان

نبوت کا چشم و چراغ عطا ہوا۔ جو اِن کے ہاں دنیا بھر سے محبوب و مقبول اور منظورِ نظر تھا اور اب اسی جگر گوشہ کے ذبح کے لئے اِن کی آستینیں چڑھ چکی تھیں ہاتھ میں چھُری دوسری طرف جوان سال بیٹا اور جس نے بچپن سے آج تک ماں باپ کی مشفقانہ نگاہوں کی گود میں پرورش پائی اور اب باپ ہی کی مہر پرور ہاتھ اس کا قاتل نظر آتا ہے۔ پیکر صدق و فا بیٹا پوری رضا و رغبت کے ساتھ شگفتہ دَہن ہوتا ہے۔

يَآ بَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۔سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ

اے ابا جان ! جس کام کا حکم آپ کو دیا گیا ہے اسے پورا کیجئے۔ انشاء اللہ آپ مجھے صابرین میں سے پائیں گے۔

اس نورِ نظر، گوشۂ جگر، فرزند کا غایت درجہ ادب و تواضع، صبر و ضبط اور انکساری دیکھ کر ابراہیم خلیل اللہ کے قلبِ مُصفٰی کی کیفیت کی ہوگی۔؟ یہ ایک سربستہ راز ہے۔ لیکن اِستقامت کا پہاڑ بن کر فرماتے ہیں۔ جانِ پدر اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے میں تم میرے کتنے عمدہ مددگار ہو مرحبا کہتے ہوئے لختِ جگر کی پیشانی کو چوما اور پُرنم آنکھوں سے ان کے دست و پا کو باندھا اور اوندھے منہ لٹا کر تیزی کے ساتھ پوری قوت اور طاقت سے چھُری چلائی۔ مگر قبل اس کے کہ چھری اپنا کام کرتی ایک دل آویز آواز آئی قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا۔ بے شک آپ نے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔ (تاریخِ مکہ)

یہ عشقِ خداوندی کا آشفتہ سری اور توحید باری تعالیٰ کا کرشمہ تھا کہ رحم دل باپ کے ہاتھ میں چھری دے کر فرزندِ عزیز کو ذبح کر کے ماسوائے اللہ کی محبت کا نذرانہ پیش کرنے کا ارشاد ہوتا ہے۔ اور یہ اسلام کی حُسن آفرینی تھی جس نے اسماعیل علیہ السلام کو گردن جُھکا دینے کی ترغیب و تحریص دے کر اپنی جانِ عزیز کو اس کی راہ میں قربان کر نے پر قمر بستہ کر دیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ چھری کے قریب اس ذوق و شوق سے گردن کر دی۔ جس طرح مدّتوں کا پیاسا انسان آبِ شیریں پر، پروانہ وار گر پڑھتا ہے۔

شیطان نے تین مرتبہ ابراہیم خلیل اللہ اور اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ کو اس مقدس فریضہ کو بجا آوری سے روکنے کی ناکام کوشش کی۔لیکن ابراہیم علیہ السلام نے ہر بار کنکریاں مارکر بھگا دیا۔منیٰ میں ان تینوں جمرات (شیاطین) پر آج تک اس محبوب عمل کی ہرسال یادتازہ کرنے کیلئے کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

قربانی کا یہ عظیم عمل منیٰ کی وادی میں وقوع پذیر ہوااور اللہ رب العزت نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ جنت سے ایک دُنبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے بھیج کراس قربانی کی تکمیل فرمائی۔(تاریخ مکۃ المکرمہ)

سیدنا ابراہیم خلیل اللہ کو اپنے استقلال اور جان نثاری پر کامل اعتماد تھا۔لیکن یہ بات دریافت طلب تھی کہ آیا نوخیز بچہ اپنی گردن پر چُھری کا چلنا قبول کرسکتا ہے کہ نہیں؟

منیٰ میں صحابہ کرامؓ کا مسائلِ حج کے بارے میں استفسار

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں منیٰ کی مسجد میں حاضر تھا کہ دو شخص ایک انصاری اور دوسرا ثقفی حاضرِ خدمت ہوئے اور سلام کرنے کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کچھ دریافت کرنے آئے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا دل چاہے تو دریافت کرلو اور اگر تم کہو تو میں بتادوں کہ تم کیا دریافت کرنا چاہتے ہو۔انہوں نے عرض کیا کہ آپ ہی ارشاد فرمادیں۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم حج کے متعلق دریافت کرنے آئے ہو کہ حج کے ارادے سے گھر سے نکلنے کا کیا ثواب ہے؟ عرفات میں ٹھہرنے کا کیا ثواب ہے؟ شیطان کو کنکریاں مارنے کا کیا ثواب ہے؟ قربانی کرنے کا اور طوافِ زیارت کرنے کا کیا ثواب ہے؟ تو ان صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ رب ذوالجلال کی قسم جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے یہی سوالات ہمارے ذہن میں تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حج کا ارادا کر کے گھر سے نکلنے کے بعد تمہاری سواری کا جو ایک ایک قدم اٹھتا ہے وہ تمہارے اعمال میں ہر قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے۔ گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ طواف کی دو رکعتوں کا ثواب ایسا ہے کہ جیسے عربی غلام کو آزاد کیا ہو۔ صفا ومروہ کی سعی کا ثواب ستر غلاموں کو آزاد کرانے کے برابر ہے۔

عرفات کے میدان میں جب لوگ جمع ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ دنیا کے آسمان پر فرشتوں کو فخر کے طور پر فرماتے ہیں کہ یہ میرے بندے اور بندیاں دور دراز سے سفر کر کے پراگندہ حال آئے ہوئے ہیں یہ میری رحمت کے امیدوار ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے بندو! اگر تم لوگوں کے گناہ ریت کے ذروں کے برابر۔ بارش کے قطروں کے برابر ہوں۔ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں تو تب بھی میں نے معاف فرما دیئے۔ میرے بندو جاؤ بخشے بخشائے چلے جاؤ تمہارے بھی گناہ معاف اور جن لوگوں کی تم سفارش کرو ان کے بھی گناہ معاف۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شیطانوں کو کنکریاں مارنے کا حال یہ ہے کہ ہر کنکری کے بدلے ایک بڑا گناہ جو انسان کو ہلاک کر دینے والا ہو معاف کر دیا جاتا ہے۔ اور قربانی کا بدلہ اللہ کے ہاں تمہارے لئے ذخیرہ ہے اور احرام کھولنے کے وقت سر منڈھوانے میں ہر ہر بال کے برابر ایک ایک نیکی ہے اور ایک ایک گناہ معاف ہے۔

اس کے بعد جب آدمی طوافِ زیارت کرنے جاتا ہے تو ایسی حالت میں طوافِ زیارت کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ اور ایک فرشتہ دونوں کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہتا ہے کہ اے فلاں ابن فلاں پچھلے تمام گناہ معاف۔

اب زندگی کا آغاز از سرِ نو کر۔ گویا یہ انسان گناہوں سے بالکل پاک صاف ہو کر اس کا اعمال نامہ سفید دودھ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اب اس کے دل پر کسی گناہ کا کوئی دھبہ نہیں رہتا۔

طوافِ زیارت

طوافِ زیارت حج کا فرض ہے قرآن پاک میں ہے ''وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ، طوافِ زیارت کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا (مغنی، ج،5)

اب آپ عشاء کی نماز پڑھ لیں۔ منیٰ میں اپنے خیمے میں سو جائیں۔ ابھی طوافِ زیارت کے لئے مکہ مکرمہ نہ جائیں کیونکہ حجاج کرام کی اکثریت طوافِ زیارت کرنے کیلئے مکہ مکرمہ پہنچ چکی ہے۔ اور وہاں رش بہت زیادہ ہو چکا ہے۔

اگر آپ قربانی کرنے کے فوراً بعد طوافِ زیارت کرنے چلے گئے تو مسجد حرام کی چھت پر آپ کو طواف کرنا پڑے گا۔ وہاں طواف کا ایک پھیرا ایک کلومیٹر سے زائد بنے گا۔ اس لئے آپ رات کو آرام کریں۔ سحری کے وقت اٹھیں، اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر خیموں سے باہر نکلیں گے منیٰ کی حدود سے آگے آواز آرہی ہو گی حرم، حرم، حرم۔ اپنی جیب سے کرایہ دے کر مکہ مکرمہ آجائیں۔

حرم شریف میں تازہ دم وضو/غسل کرلیں۔ اگر صبح کی اذان ہوگئی ہے تو پہلے نماز ادا کریں اس کے بعد طوافِ زیارت کی نیت سے طواف شروع کریں۔ اب کیونکہ آپ عام کپڑوں میں حرم میں موجود ہیں لہٰذا طواف میں رمل کریں گے۔ اضطباع نہیں ہوگا۔ سات پھیرے مکمل کرنے کے بعد آٹھواں استلام کریں اور دو رکعت واجب الطواف ادا کریں اور خوب گڑگڑا کر دعائیں مانگیں۔ پھر زم زم پئیں۔

صفا و مروہ جانے سے پہلے حجرِ اسود کا 9واں استلام کریں اور سعی کے لئے صفا پہاڑی پر چلے جائیں۔ اور اپنی سعی حسبِ قاعدہ مکمل کریں سعی کرنے کے بعد واپس حرم شریف میں آئیں اس سعی کے بعد بال نہیں کٹوائے جاتے دو رکعت نماز شکرانہ ادا کریں اور اس کے بعد واپس منیٰ اپنے خیمے میں چلے جائیں مکہ میں رہنا خلافِ سنت ہے۔

رمی، قربانی اور حلق یا قصر کے بعد جو طواف کیا جاتا ہے اس کو طوافِ زیارت کہتے ہیں۔ طوافِ زیارت میں ترتیب واجب نہیں۔ اس لئے رمی، قربانی یا حلق یا قصر سے پہلے یا بعد میں یا درمیان میں طوافِ زیارت کریں تو جائز ہے۔ مگر خلافِ سنت ہے۔ سنت یہ ہے کہ حلق یا قصر کے بعد طوافِ زیارت کرے۔

حج قران کے لئے منیٰ روانہ ہونے سے پہلے اگر حج کی سعی نہیں کی تھی تو اس طوافِ زیارت کے بعد سعی کرنی ضروری ہے۔ یہ طوافِ زیارت حج کا رکن اور فرض ہے۔ 10 ذی الحجہ کو کرنا افضل ہے۔ اور 12 ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک جائز ہے۔ اس کے بعد مکروہ تحریمی ہے اور دم بھی ہے۔ اس کے متعلق کچھ باتیں یاد رکھیں۔ طوافِ زیارت کرنے کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس منیٰ تشریف لے گئے تھے مکہ میں نہیں ٹھہرے۔

1۔ طوافِ زیارت کا کوئی بدل نہیں ہے۔ کوئی جزا یعنی (دم وغیرہ) اس کا بدل نہیں ہوتی اس لئے کہ یہ حج کا رکن ہے اور رکن کا بدل جائز و کافی نہیں ہوتا۔

2۔ اگر طوافِ زیارت 12 ذی الحجہ سورج غروب ہونے کے بعد کیا تو تاخیر کی وجہ سے دم دینا ہوگا۔ اور بلا عذر تاخیر کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوگا۔

3۔ اگر کسی نے طوافِ زیارت نہیں کیا تو اس کیلئے بیوی حلال نہیں ہوگی۔ خواہ کتنے ہی سال گزر جائیں۔

4۔ اگر طوافِ زیارت سے پہلے اور وقوفِ عرفہ کے بعد بیوی سے جماع کر لیا اور اگر جماع حلق سے پہلے کیا ہے تو اس پر اونٹ یا گائے کا دم دینا لازم ہے۔ اور اگر جماع حلق کے بعد کیا تو بکری کا دم دینا لازم ہے۔ البتہ حج فاسد نہیں ہوگا۔ لیکن پھر بھی طوافِ زیارت کرنا لازمی ہوگا۔ طوافِ زیارت کسی صورت میں ساقط نہیں ہوتا۔

5۔ اگر کوئی شخص طوافِ زیارت ادا کرنے سے پہلے مر جائے اور حج پورا کرنے کی وصیت کر جائے تو اس کی طرف سے طوافِ زیارت کیلئے بُدنہ یعنی (اونٹ یا

گائے) ذبح کرنا واجب ہے۔(عمدۃ الفقہ)

6۔ اگر سعی طوافِ قدوم کے ساتھ کر چکا ہے تو طوافِ زیارت میں نہ تو رمل کرے اور نہ ہی اضطباع کرے۔

7۔ اگر طوافِ قدوم کے ساتھ سعی نہ کی ہو تو طواف کے پہلے تین پھیروں میں رمل کرے۔ نمازِ طواف پڑھ کر 9 واں استلام کرے اور پھر سعی کرے۔ قربانی اور حلق یا قصر کے بعد سِلے ہوئے کپڑے پہن لئے جاتے ہیں اور طوافِ زیارت اس کے بعد ہوتا ہے۔

بعض لوگ سوچ میں پڑ جاتے ہیں کہ سِلے ہوئے کپڑے میں بھی سعی ہو جاتی ہے۔ خیال رہے کہ طوافِ زیارت سِلے ہوئے کپڑوں میں کیا جائے اور حج کی سعی پہلے نہ کر چکے ہوں تو طوافِ زیارت کے بعد سعی بھی سِلے ہوئے کپڑوں میں ہی ہوگی۔ اور طوافِ زیارت کے پہلے تین چکروں میں رمل ہوگا اور اب اضطباع نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ اس کا موقع ختم ہو چکا ہے۔

امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ یہ ہرگز حاجی کیلئے مناسب نہیں کہ اپنے ساتھیوں پر بار بار اعتراض کرتا رہے۔ بلکہ خوش خلقی کو مضبوطی سے پکڑے رہے اور خوش خلقی یہ نہیں ہے کہ دوسروں کو تکلیف نہ پہنچائے بلکہ خوش خلقی یہ ہے کہ دوسروں کی اذیت کو برداشت کرے اس کے علاوہ یاد رکھے کہ یہ سفر خصوصیت سے عاشقانہ سفر ہے۔ عشاق ہی کی طرح اس کو طے کرنا چاہئے کہ ان کو کوئی برا کہے، گالیاں دے، پتھر مارے جو چاہے کہے وہ اپنے خیالات میں مست اور ذوق وشوق میں شاداں وفرحاں رہتے ہیں۔

بدنظری سے بچنے کا اہتمام کرے کیونکہ عمرہ و حج کے سفر میں اس کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ النور کی آیت نمبر 30 میں فرماتے ہیں ترجمہ: ''اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں،،۔

طبرانی سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بدنظری شیطان کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جو شخص دل کے تقاضے کے باوجود اپنی نظر پھیر لے تو میں اس کے بدلے اس کو پختہ ایمان دوں گا۔ جس کی لذت وہ اپنے قلب میں محسوس کرے گا۔

دُعا: اے اللہ۔ تیرے برگزیدہ اور مقبول بندوں نے اس مقام پر تجھ سے جو بھی دعائیں مانگیں ہیں اور جن جن چیزوں کا تجھ سے سوال کیا ہے۔ اے ہمارے نہایت رحیم و کریم پروردگار! میں اپنی نااہلیت اور نالائقی اور سیاہ کاری کے اقرار کے ساتھ صرف تیری شانِ کریمی کے بھروسہ پر ان سب چیزوں کا اسی جگہ سے سوال کرتا ہوں اور جن جن چیزوں سے انہوں نے اس مقام پر تجھ سے پناہ مانگی ہے، اسی جگہ ان سب چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے اللہ۔ اس خاص مقام کے جو انوار و برکات ہیں، مجھے ان سے محروم نہ رکھ اور یہاں حاضر ہونے والے اپنے اچھے بندوں کو تو نے جو کچھ بھی عطا فرمایا ہے یا جو کچھ تو ان کو عطا فرمانے والا ہے، مجھے ان لوگوں میں شریک فرما دے اور اس کا کوئی ذرہ مجھے بھی نصیب فرما دے تیرے خزانہ میں کوئی کمی نہیں۔

اگر یاد رہے تو اس سیاہ کار محمد کرم داد اعوان کو بھی اس دعا میں شریک فرمالیں۔
مکرر گزارش ہے کہ وقت پر بھول نہ جانا یہ ضرور یاد رکھنا آپ کی مہربانی ہوگی۔

نوٹ: طوافِ زیارت کر کے مکہ مکرمہ سے منیٰ واپس آجائیں۔ رات کو منیٰ میں رہنا سنت ہے۔ منیٰ کے علاوہ کسی اور جگہ رہنا مکروہ ہے۔ تاہم رش کی وجہ سے راستے میں زیادہ وقت لگ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

11 ذی الحجہ کو زوال سے لے کر غروبِ آفتاب تک تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنی افضل ہیں۔ بیمار، ضعیف اور عورتیں صبح صادق تک بھی مار سکتی ہیں۔ 12 ذی الحجہ کو

بھی زوالِ آفتاب سے لے کر غروبِ آفتاب تک تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنی واجب ہیں۔ اگر غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے کنکریاں مارلیں تو منیٰ چھوڑ کر مکہ مکرمہ روانہ ہوجائیں۔ اگر غروبِ آفتاب حدودِ منیٰ میں ہی ہوجائے رات کو یہیں منیٰ میں قیام کریں اور 13 ذی الحجہ کو بعد از زوال تینوں شیطانوں کو کنکریاں مار کر مکہ مکرمہ آجائیں۔

طوافِ وداع

یہ طواف میقات سے باہر رہنے والوں پر واجب ہے۔ جب مکۃ المکرمہ سے اپنے ملک یا حج کے بعد مدینۃ المنورہ کی طرف روانہ ہونے لگیں تو اس وقت رخصتی طواف یعنی الوداع طواف کرنا ضروری ہے۔ طوافِ الوداع کے ترک کرنے سے دم واجب ہوجاتا ہے۔

اگرچہ معتبر عذر کی وجہ سے ترک ہوا ہو۔ لیکن عورت کو حیض کے عذر کی وجہ سے طوافِ الوداع ترک کرنا پڑے تو اس پر کچھ جزا لازم نہیں ہوتی۔ تاہم حج کے بعد عورت نے جو نفلی طواف کیا ہوگا وہی طواف وداع تصور ہوگا۔

یاد رکھیں کہ طوافِ الوداع میں نہ تو اضطباع ہے نہ رمل ہے نہ سعی ہے۔ اور زم زم کو خوب پیٹ بھر کر پئیں۔ اپنے سینے اور کپڑوں پر ڈالیں سر پر ڈالیں۔ خانہ کعبہ کی چوکھٹ پر بوسہ دیں۔ غلافِ کعبہ پکڑ کر نہایت عاجزی سے دعائیں مانگیں اگر موقعہ ملے تو حجرِ اسود کو بوسہ دیکر اللہ اکبر کہہ کر خانہ کعبہ کی جدائی پر تاسف کریں۔

اس آخری طواف کے موقع پر اللہ رب العزت سے جو کچھ چاہیں مانگیں، دل کھول کر اپنے لئے دعائیں مانگیں، مغفرت، تندرستی، سلامتی، ایمان، حج کی قبولیت اور کاروبار میں برکت اور خاتمہ بالخیر مانگیں۔

غرض جو بھی مرادیں ہوں اپنے لئے اور رشتہ داروں کیلئے مانگیں اور یوں کہیں کہ یا اللہ اس مقدس مقام پر تیرے برگزیدہ اور مقبول بندوں نے تجھ سے جو جو دعائیں مانگی

ہیں۔ اور جن جن چیزوں کا تجھ سے سوال کیا ہے۔ اے میرے نہایت رحیم وکریم پروردگار! میں اپنی نااہلیت اور نالائقی اور سیاہ کاری کے اقرار کے ساتھ۔ تیری شانِ کریمی کے بھروسے پر۔ان سب چیزوں کا اس جگہ پر تجھ سے سوال کرتا ہوں اور جن جن چیزوں سے اس مقام پر انہوں نے تیری پناہ مانگی ہے۔میں بھی پناہ مانگتا ہوں۔

اس موقع پر مجھ سیاہ کار! محمد کرم داد اعوان کو بھی اس دعا میں شریک فرمالیں۔آپ کی عنایت ہوگی۔

یہ حدیث ذہن میں رکھیں۔ اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔حدیث میں آیا ہے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ مال دار صرف سیر وسیاحت اور تفریح کے لئے حج کریں گے۔متوسط طبقہ کے لوگ تجارت کے لئے حج کریں گے۔فقراء سوال کرنے (مانگنے) کے لئے حج کریں گے۔قراء اور علماء نام ونمود کے لئے حج کریں گے۔(اتحاف)

طوافِ الوداع کے وقت زیادہ سے زیادہ حزن وملال کی کیفیت۔اپنے دل میں پیدا کی جائے۔اور اگر اللہ نصیب فرمادے تو روتے ہوئے دل اور بہتے ہوئے آنسوؤں سے طواف کیا جائے۔مقام ملتزم اور مقام ابراہیم پر دعا کے وقت یہ فکر ہونی چاہیے کہ پتہ نہیں۔آئندہ یہ مقدس مقامات اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس مقام پر ہاتھ پھیلانے کی سعادت مجھے میسر ہوگی یا نہیں۔

دعا اس طرح کریں کہ یا اللہ یہ حاضری میری زندگی کی آخری حاضری نہ ہو جب تک میری جان میں جان ہے۔ مجھے بار بار حاضری کی توفیق عطا فرما اور میرا خاتمہ ایمان پر فرمائیو۔

طوافِ الوداع کے بعد حجرِ اَسود کا استلام کریں اور بیت اللہ شریف کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے اور روتے ہوئے مسجد سے باہر نکلیں اور دروازے پر کھڑے ہو کر پھر دوبارہ دعا مانگیں۔

بعض لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ طوافِ الوداع کے بعد حرم شریف میں نہیں جا

سکتے یہ بالکل غلط ہے۔طوافِ الوداع کے بعد مسجد حرام میں جانا نمازیں ادا کرنا موقع ہو تو دوبارہ نفلی طواف کرنا بالکل جائز ہے۔طوافِ الوداع کے بعد نماز کا وقت ہوجائے تو حرم شریف کی حاضری سے اپنے آپ کو محروم رکھنا سراسر جہالت ہے۔

اگر کسی نے طوافِ زیارت کے بعد موقع ملنے پر پھر نفلی طواف کرلیا ہو اور چلتے وقت طوافِ الوداع نہ کیا ہو تب بھی طوافِ الوداع ہوگیا۔سفر کا ارادہ کیا اس لئے طواف کرلیا۔اس کے بعد پھر مکہ میں قیام کرلیا۔آخری وقت اس کا متعین نہیں ہے۔

طوافِ زیارت کے بعد جس وقت چاہیں۔طوافِ الوداع کریں لیکن مستحب طریقہ یہ ہے کہ مکہ چھوڑنے سے کچھ دیر پہلے طوافِ الوداع کریں۔

عورت کا حج

عورتوں کے بھی حج کے تمام افعال مردوں کی طرح ہیں۔چند اُمور میں ان کے لئے مردوں سے مختلف حکم ہے اور چند اُمور عورتوں ہی کے ساتھ مخصوص ہیں۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب آدمی کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہا مکان میں ہوتا ہے تو تیسرا شخص وہاں شیطان ہوتا ہے۔(مشکوۃ)

ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی عورت کسی نامحرم کے ساتھ تنہا مکان میں نہ ٹھرے۔اور کوئی عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔ایک صحابی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا نام فلاں غزوہ میں جانیوالوں میں لکھا گیا ہے اور میری بیوی حج پر جارہی ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی بیوی کے ساتھ حج کرنے چلے جاؤ۔(مشکوۃ) یہاں جہاد جیسی اہم چیز میں جانے والے صحابی کو بیوی کے حج کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مؤخر کردیا۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب عورت گھر سے نکلتی ہے تو ایک شیطان اس کے

ساتھ لگ جاتا ہے۔یعنی خود اس عورت کو بہکانے کے لئے اور دوسرے لوگوں کو اس کی طرف متوجہ کرنے کے لئے یہ کم بخت ہر وقت تاک میں لگا رہتا ہے۔اس لئے محرم کا ایسی حالت میں ساتھ رہنا ضروری ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنہائی میں عورت کے پاس جانے کی ممانعت فرمائی۔کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ساتھ جانے والا دیور ہو یعنی خاوند کا بھائی؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دیور تو موت ہے۔یعنی اس سے زیادہ اندیشہ اور خوف ہے اور بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے کہ ہر وقت کا پاس رہنا ہے اس میں خطرات کا زیادہ اندیشہ ہے۔

1۔مَحرم

بغیر خاوند یا محرم کی رفاقت کے عورت پر حج فرض نہیں خواہ وہ کتنی ہی مالدار کیوں نہ ہو۔حنفی اور حنبلی فقہ اس پر متفق ہے۔بہت سی عورتیں حج یا عمرہ کے لئے بغیر محرم اور بغیر شوہر کے چل دیتی ہیں۔اس طرح حج یا عمرہ کے لئے جانا۔ناجائز اور گناہ ہے۔بعض عورتیں کسی شخص کو فرضی محرم یعنی خواہ مخواہ کسی کو منہ بولا باپ یا بیٹا یا بھائی بنا کر حج یا عمرہ کے لئے چلی جاتی ہیں۔شریعت میں یہ گناہ ہے۔اسلام اور شرع کے ساتھ مذاق جائز نہیں ہے۔ایسی صورت میں عورت کا حج یا عمرہ تو ہو جائے گا لیکن ساتھ ہی اعمال نامہ میں ایک گناہ درج ہو جائے گا۔

عورت کو خاوند کی رفاقت کسی وجہ سے میسر نہ ہو تو اجنبی کی بجائے ایک محرم کے ساتھ جانے سے انتہائی ضرورت کے وقت اسے زیادہ مدد میسر آئے گی۔محرم کا حج کے لئے اس کے ساتھ جانا اور واپسی تک اس کے ساتھ رہنا ضروری ہے۔اگر عورت کا خاوند

حال ہی میں انتقال کر گیا ہے تو عدت کے دوران، ان چار ماہ اور دس دن سفر نہیں کر سکتی۔ عورت عدت کی حالت میں کسی شدید مجبوری کی وجہ سے صرف دن کو گھر سے باہر نکل سکتی ہے۔ رات کو ہر حالت میں اس کا عدت والے گھر لوٹنا واجب ہے اور اسی گھر میں رات گزارنا ضروری ہے۔ ظاہر بات ہے کہ حج میں ایسا ممکن نہیں ہے۔

2۔اجازت

فرض حج کی ادائیگی کے لئے خاوند کی رضامندی اور اجازت کی پُرزور سفارش کی جاتی ہے لیکن اگر نفلی حج یا عمرہ ہو تو عورت بغیر خاوند کی اجازت کے نہیں جاسکتی۔

اِمام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ عورت کے حج یا عمرہ کی ادائیگی کے لئے خاوند یا محرم کی اجازت کی شرط لگاتے ہیں۔ اگر خاوند بیوی کو حج کی اجازت نہیں دیتا لیکن وہ حج کرنے کے لئے کوئی راستہ نکال لیتی ہے تو خاوند کے دل پر برا اَثر پڑتا ہے اور میاں بیوں کے تعلقات میں رخنہ پڑ سکتا ہے اور حج کے قوانین کی خلاف ورزی کا گناہ الگ ہے۔

اِمام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک حج ہو جاتا ہے۔ بہتر ہے کہ خاوند اسے حج پر جانے کی بخوشی اجازت دے دے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر مرد و عورت جو بالغ ہے اور صاحبِ اِستطاعت پر فرض ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی پہلے، اور بعد کسی اور کی۔ خاوند کو حج پر جانے کیلئے بیوی کے ساتھ جانا چاہیے اور اگر حالات سازگار ہیں اور شرائط پوری ہوں تو بیوی کو جانے سے ہرگز منع نہیں کرنا چاہیے۔

عورتوں کے ایسے گروپ جن کی عمریں 45 سال یا اس سے زیادہ ہیں وہ بغیر خاوند یا محرم کے سفر اختیار کر سکتی ہیں بشرطیکہ ان کے ساتھ بڑا گروپ جس میں جوڑے (میاں بیوی) ہوں۔ ایک عورت قابل اعتماد لوگوں کے ساتھ حج کر سکتی ہے اور اس کا حج صحیح ہو گا۔ اِمام احمد، اِمام مالک، اِمام شافعی اس سے اتفاق کرتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج پر جانے کی اجازت دی تھی۔ آپ بھی اس معاملہ میں اپنے علماء سے مشورہ کرلیں۔

3۔ عمومی معاملات

(1) عورت کے لئے کوئی مخصوص احرام نہیں ہے۔ جب آپ نے حج یا عمرہ کی نیت کرلی ہے تو آپ کا روزمرہ کا لباس ہی آپ کا احرام ہوجاتا ہے خواہ وہ رنگین ہو۔ عورت موزے دستانے بھی پہن سکتی ہے۔

لیکن بہتر ہے کہ نہ پہنے اور کپڑے بھی سادہ ہوں۔ شوخ رنگوں کے نہ ہوں زیور پہننا بھی منع نہیں لیکن طواف کے موقع پر نہ پہنے تو بہتر ہے، گم ہوسکتا ہے، گرسکتا ہے اور پھر بعد میں اس کا افسوس ہوگا۔

عورت مرد کی طرح سر کو کھلا نہ رکھے۔ عورت کا سر ڈھانپنا واجب ہے عورت کو چاہیے کہ احرام کی حالت میں سر پر چھوٹا سا رومال باندھ لے تاکہ سر نہ کھلے اور رومال پیشانی پر نہ آئے ورنہ جزا دینی ہوگی کیونکہ احرام کی حالت میں عورت کی پیشانی پر کپڑا لگنا جائز نہیں ہے۔ سر پر رومال باندھنا وجوبِ ستر ہے نہ کہ احرام کے لئے۔ عورت کے سر میں احرام نہیں ہے۔ رومال باندھنا اجنبی مرد کے آگے واجب ہے اور سر کھولنا گناہ ہے۔ وضو کے وقت اس رومال کو کھول کر سر کے بالوں کا مسح کرلے۔

بعض عورتیں کپڑے پر ہی مسح کرلیتی ہیں یہ غلط ہے اسطرح ان کا مسح نہیں ہوگا اور جب مسح نہ ہوا تو وضو بھی نہ ہوا اور جب وضو نہ ہوگا تو نماز کیونکر ہوگی۔ لہٰذا بہت احتیاط کریں اور مسح صحیح طریقہ سے کریں۔

اسی طرح پاکی کے غسل کے لئے سر سے رومال اتار کر غسل کریں اور بالوں کو پوری

طرح دھوئیں تاکہ جڑوں میں بھی پانی پہنچ جائے اورتمام بدن کو دھوئیں لیکن خوشبواورخوشبووالا صابن استعمال نہ کریں اور نہ ہی میل اُتاریں۔

(2) مسجد میں نماز کے وقت عورتوں کو، عورتوں کیلئے مخصوص جگہ پر پیچھے کھڑا ہونا چاہیے۔ نہ کہ مردوں کے آگے اور نہ ہی مردوں کے ساتھ۔ اس طرح نہ مردوں کی نماز ہوگی اور نہ ہی عورتوں کی نماز ہوگی۔

(3) عورتیں ہجوم سے بچیں خاص طور پر جمرات کی رمی کرتے وقت، اپنے کپڑوں کو مضبوطی سے تھامے رہیں۔ وہاں محرم یا قابل اعتماد ہستی کے بغیر نہ جائیں۔

(4) تلبیہ بلند آواز میں نہ پکاریں۔ بلکہ اتنی آواز میں پڑھیں جو خود سن سکیں۔

(5) رمل نہ کریں۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ عورتیں بھی مردوں کی طرح طواف میں تیز تیز چلنا شروع کردیتی ہیں۔ یہ غلط ہے۔

(6) عورتوں کے لئے مستحب ہے کہ اگر مردوں کا ہجوم زیادہ ہوتو خانہ کعبہ سے دور رہ کر طواف کریں۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ مطاف میں عورتیں مردوں کے ساتھ مل جل کر چلتی ہیں اور ہجوم کی حالت میں ان کے کھلے ہوئے اعضاء مردوں کے ساتھ مس ہوجاتے ہیں اس طرح مخلوط ہوکر طواف کرسخت گناہ ہے۔ اس لئے عورتوں کو اس وقت طواف کرنا چاہیے جب مردوں کا ہجوم نہ ہواور اگر مردوں کا ہجوم ہوتو مردوں سے علیحدہ ہوکر کنارے پر چلنا چاہیے۔

مردوں کے ہجوم کے وقت عورتوں کو حجرِ اَسود کو ہاتھ لگانے اور بوسہ دینے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ ہجوم کے وقت بوسہ نہ دیں اور جب ہجوم نہ ہواس وقت بوسہ دیں۔ ہجوم کے وقت اشارے سے استلام کریں۔ نیز طواف ایسے وقت کریں کہ جماعت کھڑی ہونے سے کافی پہلے فارغ ہوجائیں۔

(7) طواف ختم ہونے پر اگر مقام ابراہیم پر مردوں کی کثرت ہوتو دورکعت نماز وہاں نہ

پڑھیں بلکہ مردوں کے ہجوم سے الگ حرم میں کسی دوسری جگہ پر پڑھیں۔

(8) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے وقت دو سبز ستونوں کے درمیان نہ دوڑیں بلکہ عام رفتار سے چلیں۔

(9) احرام سے حلال ہوتے وقت سر کے چوتھے حصے کے لٹکے ہوئے بال آخر سے ایک پور سے کچھ زائد کاٹ دیں۔

4-ایام ماہواری

گھر سے روانگی کے وقت عورت اگر ایام سے ہے تو اس حالت میں احرام باندھ سکتی ہے۔ احرام باندھنے کی نیت سے نہا دھو لے۔ایسی حالت میں اگر غسل نقصان کرے تو وضو کر کے قبلہ رو بیٹھ کر نیت کر کے تلبیہ پکارے۔احرام کے کئے نماز نہ پڑھے، احرام باندھنے کے بعد اگر عورت ایام سے ہو جائے تو احرام ختم نہیں ہوتا۔ احرام قائم رہتا ہے۔عورت احرام سے اس وقت نکلے گی جب عمرے یا حج کے سارے ارکان ادا کر کے ایک پور کے برابر بال کٹوالے گی۔

(1) مکہ مکرمہ پہنچ کر اپنی رہائش گاہ یا ہوٹل میں قیام کرے اور مسجد الحرام میں نہ جائے اس لئے کہ حیض یا نفاس والی عورت کو اس حالت میں مسجد میں داخل ہونا منع ہے۔ اس عرصہ میں تلبیہ وتکبیر اور تسبیحات پڑھتی رہے۔اس دوران قرآن مجید کو بھی نہیں چھو سکتی لیکن آیاتِ قرآنی بطورِ وظیفہ زبانی پڑھ سکتی ہے۔

ایام سے فارغ ہونے پر پاکی کا غسل کرے۔ اگر مدینہ منورہ سے آرہی ہے تو بیرء علی میقات میں داخل ہو کر اور اگر مکہ مکرمہ میں ہے تو اپنے ہوٹل سے غسل کر کے باوضو حرم شریف جا کر عمرہ کے افعال ادا کرے یعنی طواف کرے، دوگانہ طواف مقام ابراہیم یا حرم میں کسی دوسری جگہ ادا کرے اور سعی کرے اور بال ایک پور کے برابر کٹوالے۔

(2) اگر ایام۔حج وعمرہ کے دوران شروع ہوجاتے ہیں تو احرام نہ اُتارے تلبیہ جاری رکھے باقی پابندیاں وہی ہیں جو نمبر 1 میں درج ہیں۔یہاں تک کہ ایام سے فراغت پاکر پاکیزگی حاصل کرلے۔

اسی طرح اگر 8 ذی الحجہ سے پیشتر ایام سے ہوجائے تو اسی حالت میں احرام باندھے، حج کی نیت کرے اور تلبیہ پکارے، منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں نمازیں نہ پڑھے تلبیہ وتہلیل استغفار دعائیں اور تسبیحات پڑھتی رہے۔اگر اب بھی ایام سے ہے تو طوافِ زیارت نہ کرے۔جب پاک ہوجائے تو فوراً طوافِ زیارت کرے۔

حیض کی وجہ سے طوافِ زیارت/طوافِ حج اگر اپنے وقت سے مؤخر ہوگیا تو دم واجب نہیں ہوگا لیکن خیال رہے طوافِ زیارت حج کا رکن ہے۔اس کا کوئی بدل نہیں اور یہ ساقط نہیں ہوتا اور جب تک طوافِ زیارت نہیں کرے گی، حج ادا نہیں ہوگا اور شوہر کے لئے حلال نہ ہوگی خاوند پر حرام رہے گی اس کی ادائیگی کے لئے لازماً آپ کو مکہ مکرمہ ٹھہرنا ہوگا۔

اس لئے جب حج کی پلاننگ کریں تو یہ خیال کرلیں کہ پہلے مکہ جائیں اور بعد میں مدینہ منورہ۔غیر یقینی حالات میں آپ دونوں طواف (یعنی طوافِ زیارت اور طوافِ الوداع) ساتھ ساتھ کرسکتی ہیں اور ایک کے بعد دوسرا طواف کرکے واپس روانہ ہوسکتی ہیں۔

(3) اگر عورت کے ایام مسجد کے اندر شروع ہوجاتے ہیں تو اسے فوری طور پر مسجد چھوڑ دینی چاہیے۔اگر نماز کی ادائیگی کے دوران شروع ہوجاتے ہیں وہ نماز کو ترک کر دے اور اس نماز کو پاکیزہ ہونے کے بعد اور غسل کرنے کے بعد پڑھے۔

(4) ایام سے پہلے یا بعد میں پیلے یا براؤن دھبے کپڑوں پر پڑجاتے ہیں۔یہ ماہواری نہیں اسے اچھی طرح دھولینا چاہیے اور ہر نماز کے بعد نیا وضو کرلینا چاہیے۔اگر ان کی وجہ سے کچھ نمازیں چھوڑ دیں تو بعد میں ان کی قضا پڑھ لی جائے۔

(5) اگر عام دنوں سے زیادہ ایام رہتے ہیں تو ان کے ختم ہونے کا انتظار کریں۔ اگر بند ہونے کے کچھ دن بعد پھر شروع ہو جاتے ہیں تو وہ ابھی ایام ہی سے ہے کیونکہ بعض اوقات ایسا ہو جاتا ہے ایامِ حیض کی مدت کم از کم 3 دن اور زیادہ 10 دن ہے

(6) اگر طواف کے دوران حیض شروع ہو جائے تو وہ طواف بند کر دے اور مسجد سے باہر آجائے اور سعی چونکہ طواف کے تابع ہے اس لئے سعی بھی نہ کرے۔ پاک ہونے کے بعد طواف اور سعی کر لے۔ اگر طواف مکمل کر لیا اور اس کے بعد فوراً حیض آ گیا تو اس حالت میں سعی کرنا جائز ہے کیونکہ سعی کے لئے پاکی لازمی نہیں۔ لیکن پھر بھی کوشش کرے کہ پاکی کی حالت میں سعی ہو۔

(7) اکثر مدت حیض دس دن اور اکثر مدت نفاس چالیس دن ہے۔ اس مدت کے بعد جو خون ظاہر ہو تو وہ استحاضہ یعنی بیماری ہے۔ اسی طرح اگر عادت مقررہ معمولہ تین دن یا پانچ دن ہے تو اس کے بعد جو خون ظاہر ہو وہ استحاضہ ہے۔ یعنی بیماری کا خون ہے۔

اسی طرح وہ خون جو تین دن سے کم آئے یا ایسی عمر رسیدہ عورت کا خون جس کے ایام بند ہو چکے ہیں اور اسی طرح ایام حمل کا خون بھی استحاضہ ہے۔ اس خون کی عمومی علامت یہ بھی ہے کہ اس میں حیض کے خون کی طرح بو نہیں ہوتی۔ استحاضہ کا خون مثل نکسیر کے ہے جو ہمیشہ جاری رہتی ہو۔ یہ خون روزہ اور نماز کو مانع نہیں ہے ایسی عورت ایام حج میں اپنے آپ کو نماز وطواف سے محروم نہ رکھے۔ ایسی عورت کیلئے معذور کا حکم ہے۔ یہ عورت نماز کے پانچوں وقت کے لئے تازہ وضو کیا کرے۔ اس کے لئے غسل لازمی نہیں ہے۔

حیض کے دنوں میں جس طرح مخصوص مقام پر عورتیں کپڑا باندھتی ہیں اسی طرح استحاضہ والی عورت بھی مخصوص مقام پر کپڑا باندھ کر پانچوں وقت نماز تازہ وضو کر کے حرم میں طواف اور نماز ادا کر سکتی ہیں۔

(8) حائضہ عورت نماز اور تلاوت قرآن پاک سے ایام کے دوران محروم رہے گی مگر ذکر واذکار اور درود وظائف جاری رکھ سکتی ہے۔ یہ جائز ہے منع نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لئے مستحب ہے کہ جب نماز کا وقت آئے تو ہر نماز کے وقت وضو کر کے گھر میں مصلی پر بیٹھ کر جتنی دیر نماز میں لگتی ہے اتنی دیر سُبْحَانَ اللّٰہِ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ پڑھتی رہے تا کہ عبادت کی عادت نہ جاتی رہے۔

(9) اگر آپ حیض ونفاس والی عورت کے ہمراہ ہی وطن روانہ ہو رہے ہیں۔ لیکن طوافِ زیارت ہر صورت میں کرنا ہوگا بصورت دیگر واپسی کا سفر عورت نہیں کر سکتی اگر طوافِ زیارت نہ کیا تو وہ اپنے خاوند پر حرام رہے گی جب تک وہ طوافِ زیارت نہ کرے۔

روانگی سے قبل اگر عورت پاک نہ ہوئی تو اسا کا طواف الوداع کا ترک کرنا جائز ہے۔ اس پر سے طوافِ الوداع ساقط ہو جائے گا اور اس کے ترک کر دینے سے دم واجب نہیں ہوگا۔ طوافِ الوداع کے وقت اگر عورت ناپاک ہو تو اس حالت میں وطن روانہ ہوتے وقت وہ مسجد الحرام میں داخل نہ ہو بابِ وداع یا کسی اور دروازے کے باہر کھڑے ہو کر دعا مانگے۔ خانہ کعبہ کی دور ہی سے زیارت کر لے اور اپنے وطن روانہ ہو جائے۔ اگر حج کا طوافِ زیارت نہیں کیا تو اس حالت میں وطن روانگی مؤخر کر دیں۔

(10) آپ حیض کو آنے سے روک سکتی ہیں اس کے لئے آپ اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کے بعد ہارمون گولیاں (BCP) یا ٹیکہ استعمال کریں۔ ان گولیوں کے نقصان اور فوائد پر نظر رکھیں۔ اس کے لئے حج اور عمرہ کے لئے جانے سے کافی عرصہ پہلے ڈاکٹر کے مشورہ سے منصوبہ بندی کرنا ہوگی اور روانگی سے پہلے ایک یا دو ماہواری ایام اس پر عمل پیرا ہو کر نتیجہ دیکھنا ہوگا۔

درج ذیل تحریر میں رہبری کی جارہی ہے لیکن اس دوائی کی صحیح خوراک مخصوص

حالات میں کیا ہو۔ اپنی ڈاکٹر سے روانگی سے قبل مشورہ اور ہدایات لے لیں اور اسکے نقصانات سے بھی آگاہی حاصل کرلیں۔ دیکھا گیا ہے کہ جو عورتیں ایام ماہواری کو دوائی سے مؤخر کرلیتی ہیں لیکن بعد میں اس کے نقصانات سے پریشان پھرتی ہیں۔

(1) BCP پیکج میں 28 گولیاں ہوتی ہیں۔ پہلی 21 میں دوائی ہوتی ہے جو آپ، جن دنوں حیض نہیں آتا استعمال کریں گی۔ باقی 7 گولیاں صرف شوگر ہے جو ماہواری کے ایام میں لی جاتی ہیں۔ یہ اس لئے کہ آپ کو گولی کھانے کی عادت رہے۔

(2) آپ کی ڈاکٹر آپ کو مشورہ دے گی کہ کس دن سے BCP لینی شروع کریں اگر آپ اس کی ہدایت پر سختی سے عمل پیرا نہ ہوں گی تو ہوسکتا ہے دھبے نمایاں ہوں یا خون کثرت سے بہنا شروع ہوجائے۔

(3) اگر BCP لینے کے دوران دھبے پڑھنے لگیں پھر 2 گولیاں روز لیں اور یہ عمل گھر واپسی تک جاری رکھیں۔

(4) ماہواری کو شروع سے روکنے کے لئے آپ حج وعمرہ کے دوران BCP روزانہ لیتی رہیں اور یہ عمل گھر پہنچنے تک جاری رکھیں۔

(5) BCP کے کچھ خواتین پر برے اثرات ظاہر ہوتے ہیں مثلاً سردرد، ڈپریشن، ٹانگوں کا اکڑنا، وزن بڑھ جانا، بھوک زیادہ لگنا اور بعض اوقات دھبے اور خون بہنا وغیرہ۔

(6) اگر آپ کو درج ذیل بیماریاں لاحق ہیں تو اس قسم کی دوائیاں استعمال نہ کریں ایسی صورت میں ادویات آئندہ کے دنوں میں آپ کے لئے نقصان کا باعث ہوں گی۔
شوگر (ذیابیطس) ہائی بلڈ پریشر (بلند فشار) دل اور چھاتی کی بیماریاں، گال بلیڈر کے مسائل اور رین کٹس، یوٹرس کا ٹیومر۔

5۔ حمل ٹھہرنا

روانگی کے پروگرام سے بہت پہلے عورت کے لئے بہتر ہے کہ سفر پر جانا ملتوی کر

دے اور زچگی کا مرحلہ اپنے گھر پر طے کرے۔ اگر اس نے جانے کا تہیہ کر ہی لیا ہے تو وہ اپنے ڈاکٹر یا دایہ جو اِن معاملات کا علم رکھتے ہوں سے مشورہ کر لے۔ تمام سفر کے دوران ایک مکمل لائحہ عمل کہ کس طرح احتیاط برتنی ہے۔ اس کے اور اسکے خاوند کے علم میں ہو اور اسی طرح پر عمل پیرا ہو جائے۔ ان حالات میں اسکے خاوند کا اس کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔

حجِ بدل

حجِ بدل کے معنی ہیں کسی دوسرے کی طرف سے حج کرنا، کسی دوسرے کی طرف سے نفلی حج یا عمرہ کی شرط نہیں ہے۔ صرف حج کرنے والے میں اہلیت یعنی اسلام و عقل تمیز ہونا کافی ہے۔ البتہ فرض حج کسی دوسرے شخص سے کروانے کے لئے 20 شرائط ہیں۔ لیکن پہلے یاد رکھیں کہ حج کروانے والے کو آمِر (یعنی حکم دینے والا) کہتے ہیں اور جو دوسرے کے حکم سے حجِ بدل کرتا ہے، اس کو مامور کہتے ہیں۔ شرائط یہ ہیں۔

1- جو شخص حج کروائے اس پر حج فرض ہو چکا ہو۔

2- حج فرض ہونے کے بعد خود حج کرنے سے عاجز یا مجبور ہو گیا ہو۔

3- مرتے وقت تک عاجز ہی رہا ہو۔ 4- آمِر اور مامور دونوں مسلمان ہوں۔

5- آمِر اور مامور دونوں عاقل ہوں۔

6- مامور کو اتنی تمیز ہو کہ حج کے افعال سمجھتا ہو۔ اگر عورت مرد کی طرف سے حجِ بدل کرے تو جائز ہے مگر مرد سے حجِ بدل کروانا افضل ہے اور ایسے شخص سے حج کروانا افضل ہے جو عالمِ باعمل ہو۔ مسائل سے واقف ہو اور اپنا حج ادا کر چکا ہو۔

7- اگر اپنی زندگی میں حجِ بدل کروائے تو دوسرے شخص کو اپنی طرف سے حج کرنے کا حکم دینا اور اگر وصیت کر کے مر گیا تو وصی یا وارث کا حکم دینا شرط ہے۔ اگر میت نے وصیت نہیں کی ہے لیکن وارث یا اجنبی شخص نے اس کی طرف سے خود حج کیا یا

کسی دوسرے شخص سے کروایا تو انشاء اللہ اس میت کا فرض ادا ہوجائے گا اور اس صورت میں آگے آنے والی کوئی شرائط لازم نہیں ہوں گی۔

8- سفر میں سارا مال یا اسکا اکثر حج ادا کروانے والے کے مال سے خرچ ہونا، اگر مامور نے اپنے روپے سے حج کیا اور بعد میں آمِر کے مال سے وصول کرلیا تو آمِر کا حج ادا ہوجائے گا ورنہ نہیں ہوگا۔

9- حج کا احرام باندھتے وقت یا حج کے افعال شروع کرنے سے پہلے آمِر کی طرف سے حج کی نیت کرنا۔ 10- صرف ایک شخص کی طرف سے حج کا احرام باندھنا۔

11- صرف ایک حج کا احرام باندھنا۔

12- اگر آمِر نے کسی شخص کا نام لیا ہو تو اسی شخص کا آمِر کی طرف سے حج کرنا اور اگر اختیار دیا ہو کہ کسی سے کروا دیا جائے تو کسی سے بھی کروایا جاسکتا ہے اور آمِر کے لئے بھی یہی مناسب ہے۔

13- مامور معین کا متعین ہو یعنی اگر آمِر نے یہ کہا ہو کہ فلاں شخص ہی حج کرے کوئی دوسرا نہ کرے تو کسی دوسرے سے حج کروانا جائز نہ ہوگا۔ اور اگر دوسرے کی نفی نہیں کی تو جائز ہے۔

14- اگر تہائی مال میں گنجائش ہو تو سواری پر حج کرنا۔

16- حج یا عمرہ جس چیز کا حکم کیا ہے اسی کے لئے سفر کرنا اگر حج کا حکم کیا تھا لیکن مامور نے اول عمرہ کیا پھر میقات پر لوٹ کر اسی سال یا آئندہ سال حج کا احرام باندھا تو آمِر کا حج نہ ہوگا۔

17- آمِر کا میقات سے احرام باندھنا۔ اگر مامور نے میقات سے عمرہ کا احرام باندھا اور مکہ مکرمہ جا کر حج کا احرام باندھا اور حج کرلیا تو آمِر کا حج نہ ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا ہے کہ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں رہنے والوں سے حجِ بدل کروانا غلط ہے۔ اس

صورت میں حج کرنے والے کا حج ہوگا۔جس کی طرف سے کروایا گیا ہے اس کی طرف سے نہیں ہوگا لیکن نفلی حجِ بدل کسی سے بھی کروایا جاسکتا ہے۔

18- حج کا فاسد نہ کرنا۔

19- حج کا فوت نہ ہونا۔

20- آمر کے حکم کی مخالفت نہ کرنا۔اگر آمر نے افراد یعنی صرف حج کا حکم دیا تھا اور مامور نے تمتع یا قِران کرلیا تو مخلف ہوا اور آمر کو روپیہ واپس کرنا ہوگا اور وہ حج مامور کا اپنا ہوگا۔ یہاں تین باتیں یاد رکھیں۔

(1) حج بدل کرنے والے کو حجِ افراد کرنا چاہیے۔

(2) حج قِران کرنا، آمر کی اجازت سے جائز ہے لیکن دم قِران اپنے پاس سے دینا ہوگا۔آمر کے روپیہ سے بلا اجازت دینا جائز نہیں ہے۔

(3) حج تمتع کرنے کا مسئلہ ذرا پیچیدہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تمتع میں حج کا احرام آمر کی میقات سے نہیں ہوتا بلکہ مکہ مکرمہ میں 8 ذی الحجہ کو باندھا جاتا ہے اس لئے محتاط علماء نے حج میں تمتع کرنے کی ممانعت کی ہے۔ بلکہ یہاں تک لکھا ہے کہ اگر آمر اپنی طرف سے حجِ تمتع کی اجازت دے دے تب بھی آمر کا حج نہیں ہو گا۔جیسا کہ معلم الحجاج میں علماءِ تحقیق سے منقول ہے اور اسی کو راجح قرار دیا ہے۔

باقی دوسری کتب فقہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آمر کی اجازت سے حجِ تمتع کروانے سے آمر کی طرف سے حج ہوجائے گا۔اس اختلاف کا حل یہ ہے کہ آمر اگر خود زندہ ہے، معذوری کی بنا پر حج نہیں کر پاتا اس لئے حج تمتع کی اجازت دیتا ہے تو ایسی صورت میں آمر کی اجازت سے حجِ تمتع ہوجائے گا۔

اسی طرح جس پر حج فرض ہوا اور اس نے مرتے وقت وصیت کی کہ میری طرف سے حِج تمتع کروانا۔تو ایسی صورت میں حجِ تمتع کرنے سے آمر کی جانب سے حج ادا ہو

جائے گا۔لیکن مرنے والے نے اگر مطلق حج کی وصیت کی ہے اور ورثاء نے حجِ بدل کرنے والے کو حجِ تمتع کی اجازت دے دی تو ایسی صورت میں ورثاء کی اجازت سے بھی تمتع کرنا درست نہیں ہے۔کیونکہ میت کا حج میقاتی ہونا ضروری ہے اور جو تمتع کریگا اس کا حج مکی ہوگا۔

اگر ورثاء کی اجازت سے تمتع کرے گا تو مامور کے لئے روپیہ واپس کرنا لازم نہیں ہے۔لیکن آمِر کا حج ادا نہ ہوگا۔حجِ بدل کرنے والوں کو اس کی خاص احتیاط کرنی چاہیے۔ احرام کی طوالت کے خوف سے آمِر کے حج کو خراب نہیں کرنا چاہیے۔اس معاملہ میں اکثریت غلطی کرتی ہے اس لئے کہ لوگ مسائل سے ناواقف ہوتے ہیں۔

نوٹ

1- جس پر خود حج فرض نہیں ہے اور اس سے پہلے حج نہیں کیا ہے تو اس کو حجِ بدل کے لئے جانا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ حجِ بدل کے لئے اس کو بھیجا جائے جس نے اپنا حج کرلیا ہو۔

2- جس پر خود حج فرض ہو گیا ہے اور اس نے اپنا فرض ادا نہیں کیا ہے تو اس کو حجِ بدل کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔

3- جب والدین میں سے کوئی فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ حج فرض ہو اور اس نے ادائیگی کی وصیت نہ کی ہو تو بیٹے کو والدین کی طرف سے بطور احسان حج کروا دینا یا خود اس کی طرف سے حج کرنا مستحب ہے۔ایسی حالت میں نمبر 7 والی شرائط نہیں لگیں گی اور اگر خود یا کسی دوسرے شخص سے مکہ مکرمہ ہی سے حج کروائے تو ان شاءاللہ تعالیٰ اس سے میت کا حج فرض ادا ہو جائے گا۔

4- جب والدین میں سے کوئی فوت ہو جائے اور اس پر حج فرض نہ رہا ہو اور اگر بیٹے صاحبِ حیثیت ہو جائیں تو ایسی حالت میں والدین کی طرف سے فرض والا حجِ

بدل تو نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ اُن پر حج فرض نہیں تھا۔ لیکن پھر بھی بیٹے کو چاہیے کہ والدین کی طرف سے برائے ثواب حج کروا دے یا خود ان کی طرف سے حج کرے۔ ایسی حالت میں نمبر 7 والی شرط نہیں لگے گی اور خود یا کسی دوسرے شخص سے مکہ مکرمہ سے بھی حج کروا سکتا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ حدیث یاد رکھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ والدین کی وفات کے بعد ان کے لئے خیر و رحمت کی دعا کرتے رہو اور اللہ سے ان کے واسطے مغفرت اور بخشش مانگو۔ حج کے ذریعہ والدین کو ثواب پہنچانا مغفرت اور بخشش مانگنے کے برابر ہے۔

5- ایک حدیث میں ہے کہ جس نے اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کیا تو بے شک اس نے ان کی طرف سے حج ادا کر دیا اور اس کو دس سے زائد حج کا ثواب ملے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ جس شخص نے اپنے والدین کی طرف سے حج کیا یا ان کا قرض ادا کیا۔ تو قیامت کے دن ابراروں کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔ (کنز العمال)

6- جس نے اپنا فرض حج کر لیا ہو اس کو اپنے لئے نفلی حج کرنے کی بجائے دوسرے کی طرف سے حجِ بدل ادا کرنا افضل ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ جس نے میت کی طرف سے حج کیا تو میت کے لئے ایک حج لکھا جائے گا اور حج کرنے والے کے لئے سات حج ہوں گے۔ (غنیّۃ المناسک)

7- اُجرت پر حج کروانا کسی حالت میں جائز نہیں ہے۔ ٹھیکہ یا اجرہ کے طور پر حجِ بدل نہ کروائیں۔ بعض لوگ مصارف کا ٹھیکہ کر لیتے ہیں، ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

سنا گیا ہے کہ بعض معلمین نے یہ کام کرنے والے دوسرے لوگ، چند آدمیوں کی طرف سے روپیہ وصول کر کے ایک آدمی سے حج کروا دیتے ہیں اور ان سب کو ثواب بخش دیتے ہیں۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو بہت بری بات ہے۔ اس سے احتیاط کریں۔

سلامِ عقیدت

زہے مقدر حضورِ حق سے سلام آیا پیام آیا
جھکاؤ نظریں بچھاؤ پلکیں اَدب کا اعلیٰ مقام آیا

دعا جو نکلی تھی دل سے اک دن پلٹ کے مقبول ہو کے آئی
وہ جذبہ جس میں تڑپ تھی سچی وہ جذبہ آخر کو کام آیا

یہ کون سر سے کفن لپیٹے چلا ہے اُلفت کے راستے پر
فرشتے حیرت سے تک رہے ہیں یہ کون ذی اِحترام آیا

فضا میں لبیک کی صدائیں ز فرش تا عرش گونجتی ہیں
ہر ایک قربان ہو رہا ہے زبان پہ یہ کس کا نام آیا

خدا ترا حافظ ونگہبان اور راہِ بطحا کے اچھے راہی
نوید صد انبساط بن کر پیام دار السلام آیا

یہ راہِ حق ہے سنبھل کے چلنا یہاں ہے منزل قدم قدم پر
پہنچنا در پر تو کہنا آقا، سلام لیجئے غلام آیا

یہ کہنا آقا بہت سے عاشق تڑپتے سے چھوڑ آیا ہوں میں
بلاوے کے منتظر ہیں لیکن نہ صبح آیا نہ شام آیا

زہے مقدر حضورِ حق سے سلام آیا پیام آیا
جھکاؤ نظریں بچھاؤ پلکیں اَدب کا اَعلیٰ مقام آیا

(شاعر حرم یوسف قدیری مرحوم)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مدینہ طیبہ

اِدب گاہیت زیر ِآسماں از عرش نازک تر
نَفَس گُم کردہ می آید، جنید ؒ وبا یزید ؒ ایں جا
لے سانس بھی آہستہ!یہ دربارِ نبوی ﷺ ہے
خطرہ ہے بہت سخت یہاں بے ادبی کی

مَوۡلَایَ صَلِّ وَسَلِّمۡ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیۡبِکَ خَیۡرِالۡخَلۡقِ کُلِّهِمِ

مدینہ طیبہ کی حاضری مسلمانوں کے لئے عظیم نعمت ہے

مدینہ باسکینہ جسے ہادی سُبل، ختم رُسل، مولائے کُل محمد ﷺ کا دارالہجرت مسکن اوراستراحت گاہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جوکہ منبعِ فیوض وبرکات۔ مرکزِ کمالات، سرچشمہ انواروتجلیات اورفقیدالمثال فتوحات کا مبداء بھی ہے۔

اس خاکِ پاک کے تابناک ذرّات کواس اعزاز پر بجاطور پر نازہے کہ فخرِکون و مکاں سلطان زمین وزماں ﷺ کا وجود باوجوداُنہی سے معرضِ وجود میں آیااوراسی خاک کورحمتِ کائنات ﷺ کے گوہرِعنصرشریف کا صدف بننے کا شرف نصیب ہوا۔

اس شہرِخوباں کےتذکرہ سے ایمان میں تازگی، روح کی فرحت وسرمستی اورقلب کوسرُوروشادمانی نصیب ہوتی ہے۔ آیئے دیارِیار ﷺ کی منقبت وفضیلت کے ایمان افروزذکر سے کیف وسرُورحاصل کریں۔ محبوبِ کائنات ﷺ کا قلبِ اَطہر اس دیس کی محبت سے لبریز تھا۔ جس کا اظہار آپ ﷺ کے اعمال واقوال سے ہوتا رہتا تھا۔ آپ ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ جب کسی سفرسے واپس تشریف لاتے اور

مدینہ کریمہ کے درودیوار نظر نواز ہوتے ہی بے تابانہ طور پر سواری کو خوب تیز کرتے، تاکہ فراق کی جاں گداز گھڑیاں ختم ہوکر وصل کی روح پرور ساعت جلد نصیب ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قلبِ اَطہر میں اس ارض مقدس کی گردوغبار اور ریگ زاروں کے ادب و احترام کا یہ عالم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرہ پُرضیا پر لگ جاتے تو انہیں صاف نہیں فرماتے تھے۔

اگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین میں سے کوئی فرد چہرہ یا سر گردوغبار سے چھپاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسا کرنے سے منع فرماتے اور یہ ایمان افروز خوشخبری سناتے کہ اُس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، مدینہ منورہ زادھا اللہ تنویرًا کی خاک میں ہر بیماری کی شفا ہے۔حتیٰ کہ کوڑھ اور برص جیسے موذی اور لاعلاج امراض کے لئے بھی باعثِ شفا ہے۔

امام بغوی رحمت اللہ علیہ نے سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے یہ روایت نقل کی ہے۔کہ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً۔ہم انہیں دنیا میں عمدہ ٹھکانہ ضرور عطا کریں گے۔

اس فرمانِ باری تعالیٰ میں جس عمدہ ٹھکانے کا وعدہ ہے اس سے مراد مدینہ باسکینہ ہے۔رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد پاک ہے۔اے اللہ بے شک تو نے مجھے میرے محبوب شہر مکہ سے ہجرت کا حکم دیا سو مجھے اپنے پسندیدہ شہر میں سکونت نصیب فرمادے۔

دربارِ صمدیت میں رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یوں دستِ بدعا ہوئے۔اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ۔اے اللہ! مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں جاگزیں فرما۔جس طرح ہمیں مکہ محبوب تھا۔یا اس سے بھی مدینہ کی محبت زیادہ عطا فرما۔

حضور انور سراپا رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ۔مجھے اس شہر کی طرف ہجرت کرنے کا حکم ملا جو

شہروں کو کھا جانے والا ہے، لوگ اسے یثرب کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ مدینہ ہے۔

امام نووی المتوفی 676ھ 1277 فرماتے ہیں۔ مدینہ شریف کی تعریف میں، تَأْكُلُ الْقُرٰى کہنے کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں۔ اول یہ شہر اسلامی لشکر کا مرکز ہے اور اسی مرکز سے تمام ممالک فتح کئے جائیں گے، نیز اموالِ غنیمت اسی میں جمع ہوں گے یا اس شہر کے باشندے تمام شہروں پر غلبہ حاصل کرلیں گے۔

ایک روایت میں ہے، اَلْمَدِيْنَةُ مُعَلَّقَةٌ بَالْجَنَّةِ۔ مدینہ منورہ جنت میں آویزاں ہے یعنی جنت میں داخل ہے۔

بارگاہ رسالت میں حاضری

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ ایسی بھٹی کی مانند ہے جو خبیث کو نکال دیتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کے رہنے والوں کو بشارت دی ہے کہ یہاں رہتے ہوئے موسمی سختیاں آئیں اور ان ہر صبر کیا تو ان لوگوں کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

تمام کاموں کا مدار تعلیمات اسلامی کے مطابق نیتوں پر موقوف ہے بارگاہ رسالت میں حاضری کا جو مقصود مطلوب ہے وہ اسی وقت بتمام وکمال حاصل ہوگا جب اس کا قصد کیا جائے گا۔ اس لیے بہت ضروری ہے کہ یہ سفر شروع کرنے سے پہلے اپنی نیت کا جائزہ لے۔ اپنی نیت کو خالص کرتے ہوئے مقصود اعلیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کو بنانا چاہیے اور مسجد نبوی شریف اور جہاں جہاں آپ نے رکوع وسجود کیے اس سارے مکان کی زینت اسی مکین سے۔ کعبۃ اللہ ایک پتھر کی عمارت ہے اگر اس پر تجلیات ربانی کا نزول نہ ہو۔ بلاتمثیل یہاں مدینہ منورہ کی بھی ساری تصویریں اسی مکین حجرہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور گنبدہ خضری کے سراج منیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے وجود باسعود سے ہیں چنانچہ فقہا کا دوٹوک فیصلہ یہ ہے۔

وَزِيَارَةُ قَبْرِ الشَّرِيفِ مَنْدُوبَةٌ بَلْ قِيلَ النَّهَار وَاجِبَةٌ وَلَيَنُوِ مَعَ زِيَارَة مَسْجِدِهِ الشَّرِيف۔(درمختار)

یعنی روضۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مستحب ہے بعض علماء کے نزدیک واجب کا درجہ رکھتی ہے روضہ مبارک کی نیت کی جائے تو ساتھ ساتھ آپؐ کی مسجد شریف کی بھی نیت کرلی جائے۔

سُوئے خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تحیۃ المسجد کے دوگانے کے بعد روضہ مبارک کی طرف صلوۃ وسلام پڑھتا ہوا چلے لیکن خیال رکھے کہ ماں باپ۔ استاد بزرگ، مُرشد، حاکم اور بادشاہ وغیرہ کے جو دُنیاوی مرتبے اورادب کے رشتے ہیں ان کا ہم کیسا لحاظ رکھتے ہیں۔ مثلاً بادشاہوں کا طمطراق جاہ وجلال، ہیبت واہتمام اور پروٹوکول کے غیر معمولی قواعد وضوابط کو دیکھ کر ہر آدمی مبہوت ہوجاتا ہے اورکمال احتیاط سے اپنی ایک ایک حس وحرکت پر کڑی نظر رکھتا ہے۔ اسی طرح تھوڑی سی دیر کیلئے یہ خیال کرلینا چاہیے کہ اس وقت جس بارگاہ جلیل میں حاضری نصیب ہورہی ہے اُن کے مراتب عالیہ کا اندازہ کرنا ہی مشکل ہے۔

نسیم جانب بطحا گزر کن	زا احوالم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را خبر کن
وہ دانائے سبل، ختم رُسل، مولائے کل جس نے	غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر	وہی قرآن، وہی فرقان، وہی یٰسین، وہی طٰہٰ

اور بقول شیخ سعدیؒ

يَآ صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَاسَيِّدَ الْبَشَرْ
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَايُمْكِنُ الثَّنَآءُ كَمَاكَانَ حَقُّه
بَعْد اَز خُدَا بُزُرگ تُوئی قِصَّه مُخْتَصَر

روزِ اَلَسْت جس کی وفاداری کا عہد ارواح انبیا سے لیا گیا ہو جس کی آمد آمد کی خبریں ہر نبی نے اپنے عہد کے انسانوں کی تواتر سے دی ہوں۔ جن کی قدسیت کے چرچے ہر آسمانی کتابوں میں کیے گئے ہوں جن کو افضل المخلوقات میں افضل ترین ہستی ٹھہرایا گیا ہو۔

بروزِ محشر جب کہ اُس دن کی ہولناکیوں سے سارے انبیاء علیہ السلام نفسی نفسی پکار رہے ہوں گے۔ خبر میں ہے کہ اس روز وہی لولاک کا ستارہ اُٹھے گا اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے گا جو اس کائنات میں اس سے پہلے کسی نے بیان نہ کی ہوگی۔ لوآءِ حمد اس دن اُسی کے ہاتھ میں ہوگا۔ مقام محمود جو اللہ تعالیٰ نے اسی کیلئے مقرر کر رکھا ہے جو اس کی کائنات میں عظیم ترین منصب ہے۔ اور اس دن سارے زمانوں کے لوگ موجود ہوں گے۔

اسی ستودہ صفات کو عطا فرمایا جائے گا اور پھر اُسی محبوب کی شفاعت کو قبول فرمایا جائے گا۔

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

اللہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا ذی مرتبہ نہ اس دُنیا میں ہوسکتا ہے اور نہ ہی عالم آخرت میں لہٰذا جب حاضری کی عظیم سعادت ایسی عالی منزلت۔ ہستی کے دربار ذی وقار میں ہو رہی ہو تو بلا تمثیل اہتمام بھی اسی شان کا ہونا چاہیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کے آداب کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ذات باری تعالیٰ نے خود ہی رہنمائی فرما دی۔ فرمایا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ۔یعنی اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والو اس بات کا لحاظ رکھنا کہ تمہاری آواز بھی میرے نبی کی آواز سے نہ بڑھنے پائے۔ دانستہ ہی نہیں نادانستہ بھی تم سے ایسا ہولناک جرم سرزد ہو گیا تو سنو۔ نہ فردِ جرم عائد ہوگی اور نہ ہی مقدمہ چلے گا نہ وکالت ہوگی اور نہ ہی سفارش۔ نہ صفائی کا موقع ملے گا اور نہ ہی یک طرفہ فیصلہ کے خلاف اپیل سنی جائے گی۔ بس ادھر یہ جرم سرزا ہوا۔ اُدھر سزا کا فیصلہ سنا دیا جائے گا اور وہ فیصلہ یہ ہوگا۔

اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُکُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَاتَشۡعُرُوۡنَ (الحجرات)

یعنی اس گستاخی اور بے ادبی کو تم کوئی معمولی سی غلطی نہ سمجھ بیٹھنا ہمارے نزدیک تمہارا یہ جرم اتنا بڑا ہے کہ اس کے آگے تمہاری بڑی سے بڑی نیکی بلکہ تمہاری زندگی سے سارے کے سارے نیک اعمال پر پانی پھیر دیا جائے گا اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے گا۔

ادب گاہ ہسیت زیر آسمان از عرش نازک تر   نفس گم کردہ می آید جنید و با یزیدؒ ایں جاء

غور کریں کہ کس قدر نازک مقام ہے یہاں محبوب کائنات کے روبرو حاضر ہوتے ہوئے کس قدر احتیاط اور ادب کی ضرورت ہے۔

یہاں پہنچ کر ادب کی انتہا کر دینی چاہیے۔ اتباع۔ علامان، سرشاری، اور مُحبانہ فدا کاری آخری حد کو چھو رہی ہو۔ بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ' آپ ﷺ کی مجلس میں یوں بیٹھے نظر آتے تھے جیسے سانپ سونگھ گیا ہو۔ جنہیں بے حس سمجھ کر چڑیاں ان کے سروں پر بیٹھ جاتی تھیں یہ وہ لوگ تھے جو آپ ﷺ کی عظمت و رسالت کے شاہد اور آپ ﷺ کی نازک مقامی سے آگاہ تھے۔

روضہ اَقدس میں نقب زنی کی جسارت

سلطان نور الدین محمود شہید بن عماد الدین زنگی المتوفی 569 ہجری 1173ء نہایت متقی پرہیز گار، ذاکر، شب بیدار، اور عادل بادشاہ تھا۔ 557 ہجری 1162ء کو ایک رات نماز تہجد سے فارغ ہو کر سو گیا۔ خواب میں آقائے دو جہاں ﷺ کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوا۔ حضور اَقدس ﷺ نے نیل گوں آنکھوں والے 2 آدمیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اِن دونوں سے میری حفاظت کرو۔ سلطان کی گھبراہٹ سے آنکھ کھلی فوراً اُٹھ کر وضو کیا اور نوافل میں مشغول ہو گیا۔ کچھ دیر بعد لیٹا ہی تھا کہ معاً آنکھ لگ گئی۔ دوبارہ وہی خواب دیکھا جس سے پریشان ہو کر اُٹھ کھڑا ہوا، اور

وضو کر کے نفل پڑھنے لگا۔ مگر نیند غالب آ گئی اور سو گیا۔ اس نے تیسری مرتبہ بھی وہی خواب دیکھا، بادشاہ یہ کہتے ہوئے کھڑا ہو گیا کہ اب نیند کی گنجائش ہی نہیں رہی اپنے نیک سیرت وزیر جمال الدین کو بلا کر خواب سے آگاہ کیا۔ وزیر باتدبیر نے مشورہ دیا کہ آپ کو بلا تاخیر مدینہ منورہ روانہ ہو جانا چاہیے اور اس خواب کا تذکرہ کسی سے نہ کیجئے۔ بادشاہ فی الفور تیار ہو گیا۔ وزیر موصوف اور 20 خاص خدام کو ساتھ لیا۔ تیز رو اونٹوں پر بہت سا سامان اور مال ومتاع لاد کر اُسی رات مدینہ منورہ کیلئے روانہ ہو گیا۔ شب وروز سفر کرنے کے بعد 16 سولویں دن شام کے وقت مصر سے مدینہ طیبہ پہنچا۔ بادشاہ موصوف مدینہ باسکینہ میں داخل ہونے کے بعد نہایت عجز ونیاز اور ادب واحترام کے ساتھ مسجد نبوی شریف میں داخل ہو کر ریاض الجنۃ میں تحیۃ المسجد کے نفل ادا کئے۔ پھر متفکر ومتردد ہو کر سوچنے لگا کہ کیا تدبیر اختیار کی جائے۔ بالاخر طے پایا کہ شہر کے تمام لوگوں کی دعوت کی جائے اور ان میں انعام تقسیم کئے جائیں اس طرح مطلوبہ شخص کی پہچان کر کے گرفتار کر لیا جائے۔ چنانچہ وزیر موصوف نے اعلان کرایا کہ بادشاہ سلامت تشریف لائے ہیں۔ وہ اہل مدینہ کو انعام وکرامات سے نوازیں گے۔ لہٰذا ہر آدمی آئے اور سلطان کی سخاوت سے فیض یاب ہو۔ لوگوں نے آنا شروع کیا اور شاہی تحائف سے بہرہ ور ہونے لگے۔ بادشاہ عطا کے وقت گہری نگاہ سے ہر آدمی کو دیکھتا اور خواب میں دیکھی ہوئی شکلوں کو تلاش کرتا۔ شہر کے ہر صغیر وکبیر، امیر اور فقیر نے شاہی تحائف حاصل کئے مگر جن کی جستجو تھی وہ شکلیں نظر نہ آئیں۔ بادشاہ نے پھر اعلان کرایا کہ کوئی اور آدمی رہ گیا ہو تو اسے بھی بلایا جائے لوگوں نے کہا کہ سب آدمی آ چکے ہیں کوئی باقی نہیں رہا۔ بہت غور وخوض کے اور سوچ بچار کے بعد معلوم ہوا کہ 2 مغربی آدمی جو بڑے متقی، پرہیز گار، تارک الدنیا، اور گوشہ نشین ہیں وہ نہیں آئے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اُنہیں بھی بلایا جائے۔ تو لوگ کہنے لگے بادشاہ سلامت! وہ تو خود بڑے مستغنی ہیں، اُنہیں کسی چیز کی

ضرورت ہی نہیں۔ وہ خود بے دریغ صدقات وخیرات کر کے ہر آدمی کو نوازتے رہتے ہیں۔ اور دن رات عبادت میں مشغول رہتے ہیں، اسی وجہ سے وہ نہیں آئے۔ لیکن شاہی فرمان کے باعث انہیں بادشاہ کے روبرو پیش ہونا ہی پڑا۔ بادشاہ نے انہیں ایک نظر دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہی دونوں آدمی خواب میں دکھائے گئے تھے۔ بادشاہ نے اُن سے دریافت کیا کہ تم کون ہو اور کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے بتایا، ہم مغربی لوگ ہیں حج کو آئے تھے، حج کی فراغت کے بعد مدینہ طیبہ زیارتِ نبوی ﷺ کو حاضر ہوئے اور حضورِ اقدس ﷺ کے پڑوس میں رہنے کی تمنا اور شوق نے ہمیں یہیں کا کر دیا، بادشاہ نے ان کی قیام گاہ کے بارے میں دریافت کیا۔ بتایا گیا کہ وہ روضہ اَنور کے قریب ہی ایک رباط میں مقیم ہیں۔ انہیں یہیں ٹھہرنے کا حکم دے کر بادشاہ ان کی قیام گاہ پر گیا۔ تلاش وبسیار اور تجسس کے باوجود مال ومتاع اور چند کتابوں کے سوا کوئی مشتبہ چیز نظر نہ آئی جس سے خواب کی تعبیر پایہ تکمیل کو پہنچتی۔

بادشاہ کی پریشانی اور فکر بڑھتی جارہی تھی اور اہلیانِ مدینہ مشتبہ افراد کی سفارش کے لئے جمع ہورہے تھے کہ یہ بے گناہ ہیں انہیں عبادت وریاضت سے فرصت ہی کہاں۔ دن بھر روزے رکھنا، ہر نماز ریاض الجنۃ میں ادا کرنا، روزانہ جنت البقیع کی زیارت کرنا، اور ہر شنبہ کو مسجد قباء میں پابندی سے جانا۔ ان کے معمولات مین شامل ہے، ان کی فیاضی کی کوئی انتہاء نہیں۔ سال رواں میں قحط کے باعث اہل مدینہ کے ساتھ بیحد ہمدردی اور غم گساری کا برتاؤ کیا۔ بڑی فراخ دلی سے روپیہ، پیسہ خیرات کیا۔ ایسی باتوں نے بادشاہ کے تفکرات میں اضافہ اور بھی ہیجان پیدا کر دیا بادشاہ پریشانی کے عالم میں کہتا ہے کہ۔ بارالٰہ! سمجھ میں نہیں آرہا کیا معاملہ ہے۔ دفعتہً بادشاہ کو خیال آیا کہ اِن کے مصلیٰ والی جگہ دیکھی جائے۔ ایک بورئے پر بچھا ہوا مصلیٰ اُلٹا تو ایک پتھر نظر آیا۔ جب اسے ہٹایا گیا تو سُرنگ نمودار ہوئی جو بہت گہری اور بہت دور قبرِ اطہر تک پہنچی ہوئی تھی۔

سمجھے تھے جسے راہبر، وہی راہ زن نکلا۔ بادشاہ نے اُنہیں ڈرا دھمکا کر اس مذموم حرکت کا سبب دریافت کیا، چاروناچار انہیں اس حقیقت کا اِنکشاف کرنا ہی پڑا، جس کے پس پردہ عیسائیت ایک منحوس خواب دیکھ رہی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ وہ دونوں عیسائی ہیں اور عیسائی بادشاہوں نے بے پناہ مال و دولت اور زرِ کثیر دے کر اس لئے بھیجا کہ کسی طرح حجرہ مقدسہ میں داخل ہو کر سیدِ کائنات، رحمتِ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسدِ عنبریں کے ساتھ گستاخانہ حرکت کریں اور نکال کر لے جائیں۔

ہم رات بھر کھدائی کرتے اور مشکوں میں مٹی بھر کر رات ہی میں جنت البقیع کے مضافات میں ڈال دیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جس رات یہ نقب زن قبرِ اَطہر کے قریب پہنچنے ہی والے تھے۔ اس رات سخت بارش ہوئی اور گرج وچمک سے زبردست زلزلہ آیا اور تیز وتند جھکڑ چل رہے تھے۔ سلطان نور الدین ان کی ایمان سوز باتیں سن کر آتشِ غضب سے بھڑک اُٹھا اور انہیں عبرت ناک سزا کا حکم دیا۔ لیکن بادشاہ کی طبیعت میں غیض وغضب کی شدت کے باوجود ایک عجیب رقت انگیز کیفیت طاری تھی کہ۔ اللہ جلّ شانہٗ اور مدنی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خدمتِ جلیلہ پر مجھے مامور فرمایا بالآخر انہیں قتل کر کے کیفر کردار تک پہنچایا۔ ان میں شامل لوگوں نے ان کی منحوس لاشوں کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ۔

ان دونوں کو ٹھکانے لگانے کے بعد سلطان موصوف نے حجرہ منیفہ کے چاروں طرف شکست وریخت سے محفوظ ایسی مضبوط دیوار بنوائی جس کی بنیادیں پانی تک گہری کھود کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار سطح زمین تک بنا دی۔ اس پر مسجد نبوی کی چھت تک دیوار بنوائی جس میں دروازہ نہیں رکھا۔ تاکہ قبور زمانے کی چیرہ دستیوں سے محفوظ رہیں۔ امام زین الدین مراغی نے بھی قدرے اختصار سے یہ واقع بیان کیا ہے۔ (معالم دار الھجرۃ، وفاء الوفاج)

خسف کا ایک عبرت ناک واقعہ

شیخ شمس الدین صواب رئیس خدام حرمِ نبوی شریف ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک مخلص دوست جن کے امیرِ مدینہ کے ساتھ گہرے تعلقات تھے، میں انہیں کی وساطت سے امیر مدینہ کا کام کرایا کرتا تھا۔ایک دن میرے پاس آئے اور کہنے لگے۔حلب کے رافضیوں کی ایک جماعت امیر کے پاس آئی ہے۔جنہوں نے نہایت قیمتی سامان اور تحائفِ نادرہ امیر کو رشوت دے کر ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے اجسام مبارک نکال کر لے جانے پر رضامند کرلیا ہے۔امیر موصوف مذہبی بے حسی اور حب دنیا کا شکار ہو کر ان کے دام میں پھنس گیا ہے اور انہیں ایسا کرنے کی اجازت دے دی ہے۔شیخ موصوف کہتے ہیں یہ بات سن کر میرے اوسان خطا ہو گئے اور میں اس فکر میں بیٹھا ہی تھا، کہ امیر کا قاصد بلانے آ گیا، میں حاضر خدمت ہوا۔امیر نے کہا کہ آج رات کچھ لوگ مسجد نبوی ﷺ میں آئیں گے۔ان کے لئے دروازہ کھول دینا اور ان کے کام میں مداخلت مت کرنا، بہت اچھا جناب کہہ کر میں واپس آ گیا۔مگر سارا دن حجرہ مقدسہ کے پاس بیٹھے روتے گذر گیا، لمحہ بھر کے لیے بھی میرے آنسو نہ تھمتے تھے، کسی کو کیا خبر کہ مجھ پر کیا گذری۔عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر جب سب لوگ چلے گئے تو میں نے بھی دروازے بند کر دیئے۔کچھ دیر بعد باب السلام جو امیر مدینہ کا گھر تھا اُس کی طرف سے وہ لوگ آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔میں نے حسب الحکم دروازہ کھول دیا۔اور وہ اندر آنا شروع ہوئے ان کی تعداد 40 چالیس تھی وہ لوگ پھاڑوے، کدال، ٹوکریاں، کھودنے والے دیگر آلات اور شمع ساتھ لائے تھے۔میں سخت حیران اور پریشان ہو کر ایک طرف بیٹھا رونے اور سوچنے لگا۔خداوند! تو قیامت برپا کر دے، تاکہ یہ بدطینت اپنے ناپاک عزائم سے باز رہیں۔وہ لوگ مسجد شریف میں داخل ہو کر

حجرہ مقدسہ کی طرف بڑھتے جارہے تھے۔لیکن ربِّ ذوالجلال کی قدرت پہ قربان جاؤں،جس نے اپنے محبوب اور مقبول بندوں کی حفاظت کا ایسا غیبی انتظام فرمایا جسے دیکھ کر عقل ششدر رہ جاتی ہے۔وہ ابھی ممبر شریف تک پہنچنے ہی نہ پائے تھے کہ ساز و سامان سمیت زمین میں دھنس گئے (فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَة. فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِنْۢ بَاقِيَه) یہ واقع سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توسیع کے پہلے مغربی ستون کے قریب پیش آیا تھا۔امیر مدینہ ان کی واپسی کا منتظر رہا۔لیکن زیادہ دیر گذر جانے پر اس نے مجھے طلب کیا، میں حاضر خدمت ہوا تو امیر نے پوچھا کیا وہ لوگ نہیں آئے۔ میں نے کہا آئے تھے، امیر نے کہا پھر کیا ہوا؟ میں نے جو ماجرا دیکھا تھا لفظ بالفظ کہہ سنایا۔ لیکن امیر کے حاشیۂ خیال میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ انہیں زمین نگل گئی ہوگی۔امیر نے درشت لہجے میں کہا، ہوش سے بات کرو میں نے کہا کہ آپ تشریف لے چلیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں، ابھی دھنسنے کے آثار اور کچھ کپڑے وغیرہ نظر آرہے ہیں، امیر نے مجھے سخت تنبیہ کی کہ اس واقعہ سے کسی کو آگاہ نہ کرنا ورنہ تمھاری گردن اُڑادی جائے گی۔(کامل تاریخ المدینۃ المنورہ، وفاء الوفاء)

آدابِ زیارت مدینہ

ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو مشہور و معروف فقیہ، محدث اور حنفی عالم گزرے ہیں فرماتے ہیں کہ بالاتفاق تمام مسلمانوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر اطہر کی زیارت اہم ترین نیکیوں اور افضل ترین عبادات میں سے ہے اور اعلیٰ درجات تک پہنچنے کے لئے کامیاب ذریعہ اور پُرامید وسیلہ ہے۔اس کا درجہ واجبات کے قریب ہے بلکہ بعض علماء نے واجب کہا ہے اُس شخص کے لئے جس میں وہاں حاضری کی وسعت ہو۔ اس کو چھوڑنا بڑی غفلت اور بہت بڑی جفا ہے۔

فقہ کی مشہور کتاب دُرِّمُختار میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبرِ پُرانوار کی زیارت کو جانا مندوب کہا گیا ہے۔

علامہ شامی جبیر رملی شافعی نے ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس قول کو نقل کیا ہے اوراس کی تائید کی ہے کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی وَبِعَدَدِمَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی۔

یقیناً نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جتنے احسانات امت پر ہیں اور جو توقعات دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ہیں ان کا لحاظ کرتے ہوئے طاقت، اور وسعت ہونے کے باوجود حاضری نصیب نہ ہونا بے حد محرومی ہے۔ اور معمولی عذر سے اس سعادتِ عظمیٰ سے محرومی انتہائی قساوت اور جفا ہے۔ مذاہبِ آئمہ اربعہ اس بات پر متفق ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبرانور کی زیارت کا ارادہ مستحب ہے۔

فقہ شافعیہ کے مقتداء امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مناسک میں لکھتے ہیں کہ: جب حج سے فارغ ہوجائے تو چاہئے کہ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبراطہر کی زیارت کی محبت سے مدینہ منورہ کا ارادہ کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبرانور کی زیارت اہم ترین قربات سے اور کامیاب مساعی ہے۔

فقہ مالکیہ میں ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبرانور کی زیارت پسندیدہ سنت ہے جو شرعاً مطلوب ومرغوب ہے۔ (انوارِ ساطعہ)

اور قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الشفاء میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبراطہر کی زیارت مجمع علیہ سنت ہے اور بعض مالکیہ نے واجب فرمایا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ جو شخص حج کرے پھر میری قبر کی زیارت کے لئے آئے اس نے گویا زندگی میں میری زیارت کی۔ ایک اور حدیث میں ہے جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (دلیل الطالب) فقہ حنبلی کا مشہور متن میں حج کے احکام لکھنے

کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک اور دوساتھیوں کی قبروں کی زیارت کے لئے سفر کرنا مستحب لکھا ہے۔اسی طرح روض المربع فقہ حنبلی میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک اور دوساتھیوں کی قبروں کی زیارت مستحب ہے اس لئے حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ جس نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی وہ ایسا ہے جیسے میری زندگی میں زیارت کی۔

معلوم ہوا کہ آئمہ اربعہ کا یہ متفقہ مسئلہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔(رواۃ البزار، دارالقطنی، رواہ ابن خزیمہ، الشرح المناسک)

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری شفاعت واجب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ جَآءَنِیْ زَائِرًا لَا یُهِمُّهٗ اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَهٗ شَفِیْعًا ۔(قال العراقی رواہ الطبرانی)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ جو میری زیارت کے لئے آئے اس کے سوا اس کی کوئی اور نیت نہ ہو تو مجھ پر حق ہے کہ میں اس کی شفارش کروں۔

فائدہ: کون شخص ایسا ہوگا جس کو محشر کی ہولنا کیوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی ضرورت نہ ہو؟ اور کتنا خوش قسمت ہے وہ شخص جس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرمادیں کہ اس کی شفاعت میرے ذمہ ضروری ہے۔

علامہ زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح مذاہب میں فرماتے ہیں کہ اس کیلئے خصوصی شفاعت مراد ہے۔رفع درجات کی ہو یا اس ہولناک دن میں، امن کی ہو یا جنت میں، بغیر حساب وکتاب کی ہو۔

دُرمختار میں ہے کہ قبر شریف کے ساتھ مسجد کی بھی نیت کرے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي۔ (کذا فی شفاء الاسقام وفی شرح اللباب)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

کتنی سخت وعید ہے اور بالکل ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جو احسانات امت پر ہیں ان کے لحاظ سے وسعت کے باوجود حاضر نہ ہونا سراسر ظلم و جفا ہے۔

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المواہب اللدنیا میں فرماتے ہیں کہ جس نے باوجود وسعت کے زیارت نہ کی اس نے جفا کی۔ مدینۃ المنورہ کے سفر میں درود شریف کی خصوصیت سے کثرت رکھئے اور نہایت توجہ سے پڑھیے جتنی کثرت ہوگی اتنا ہی مفید ہوگا۔ جب مدینہ منورہ کے در و دیوار پر نظر پڑے تو ذوق وشوق میں غرق ہو جائے اس پاک شہر کی خیر و برکت حاصل ہونے کی دعا کرے مسجد نبوی شریف صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخلہ سے پہلے صدقہ وخیرات کرے، جب گنبد خضرٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نظر پڑے تو عظمت و ہیبت اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی علوّ شان کا استحضار کرے اور یہ سوچے کہ اس پاک قبر مبارک میں وہ ذاتِ اقدس آرام فرما ہیں جو ساری کائنات ومخلوقات سے افضل اور تمام انبیاء کے سردار ہیں۔ قبر شریف کی جگہ تمام جگہوں سے افضل ہے اور جو حصہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بدن مبارک سے ملا ہوا ہے وہ کعبہ، عرش اور کرسی سے بھی افضل ہے حتیٰ کہ زمین وآسمان کی ہر جگہ سے افضل ہے (اللباب)

مسجد میں داخل ہو کر مسجد کے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرے اور اعتکاف کی بھی نیت کرے کہ اللہ جل شانہٗ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرے کہ اس نے یہ نعمتِ جلیلہ عطاء فرمائی۔ وہاں کی زیب وزینت، فانوس، قالین اور قمقموں کو دیکھنے میں محو نہ ہو جائے بلکہ نہایت ادب ووقار اور عجز وانکسار سے نگاہیں نیچی رکھ کر دربار گوہر بار محبوبِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حُرمت کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے قبر شریف کی طرف چلے اس

حال میں کہ دل کی سب کدورات اور آلائشوں سے پاک رکھے اور ہمہ تن نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کی طرف پوری توجہ کرے۔ جب مواجہہ شریف پر حاضر ہوتو چہرہ محبوبِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کر کے دیوار سے تین چار گز کے فاصلے پر کھڑا ہو زیادہ قریب نہ ہو کہ ادب کے خلاف ہے۔ نگاہیں نیچی رہنی چاہئیں اِدھر اُدھر دیکھنا اس وقت سخت بے ادبی ہے ہاتھ پاؤں ساکن اور وقار سے رہیں یہ خیال رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور اس وقت میرے سامنے ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میری حاضری کی اطلاع ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علوّشان اور علوّمرتبت کا استحضار پوری طرح دل میں ہو۔ اس وقت زیادہ سے زیادہ تواضع انکساری ہو اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ایسی شفیع ہے کہ جن کی شفاعت قبول ہوتی ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در پر حاضری کا ارادہ کیا اور حاضر ہوا وہ مراد کو پہنچا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چوکھٹ پر حاضر ہو گیا وہ نامراد نہیں رہا جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے دعا کی وہ قبول ہوئی جو مانگا وہ ملا تجربات اور واقعات اس بات کی شہادت دیتے ہیں اس لئے جتنا بھی ادب ہو سکے دریغ نہ کرے اور یہ سمجھے کہ گویا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوں اس لئے کہ امت کے حالات کے مشاہدہ میں اور ان کے ارادہ اور قصد کے ظہور میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات اور ممات میں کوئی فرق نہیں۔ (مدخل الاول)

نہایت ضروری ہے کہ صلوۃ وسلام پیش کرنے میں شور وغوغا نہ ہو مختصر سلام پیش کرے۔ حضرت عبداللہ ابنِ عمر یہ سلام پیش کرتے پھر حضرت ابوبکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سلام عرض کرے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدَنَآ اَبَابَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاعُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ

بعض فقہاء صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہِ ستر مرتبہ پڑھتے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ پورا اسلام پیش کرے۔ سلام پیش کرنے کے بعد اللہ جل شانہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلے سے دعا کرے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شفاعت کی درخواست کرے۔

فقہ حنابلہ کی مشہور کتاب (المغنی) میں ہے کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُ اللہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًاوَقَدْ اٰتَیْتُكَ مُسْتَغْفِرًا مِّنْ ذُنُوْبِیْ مُسْتَشْفِعًا بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فَاَسْئَلُكَ یَا رَبِّ اَنْ تُوْجِبَ لِیَ الْمَغْفِرَۃَ كَمَا اَوْجَبْتَھَا لِمَنْ اَتَاہُ فِیْ حَیَاتِہٖ الخ

اے اللہ تیرا پاک ارشاد ہے اور تیرا ارشاد حق ہے کہ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللہَ وَاسْتَغْفَرَلَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُ اللہَ تَوَّابًا رَّحِیْماً۔ اب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آیا ہوں اور اپنے گناہوں سے مغفرت چاہتا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت چاہتا ہوں اے اللہ میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو میری مغفرت کو واجب کردے جیسا کہ تو نے اس شخص کی مغفرت کو واجب کیا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ان کی زندگی میں حاضر ہوا یہی الفاظ شرح کبیر میں نقل کئے گئے ہیں۔

خلافائے عباسیہ میں سے خلیفہ منصور عباسی نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کہ دعا مانگتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف چہرا کروں یا یا قبلہ کی طرف تو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے چہرہ ہٹانے کا کیا محل ہے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تیرا بھی وسیلہ ہیں اور تیرے والد حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ السلام کا بھی وسیلہ ہیں لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف چہرہ کر کے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت چاہو اللہ جل شانہٗ ان کی شفاعت قبول کرے گا۔

علامہ زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کو قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ معتبر اساتذہ سے نقل کیا ہے۔ (شرح مواہب للدنیا)

علامہ قسطلانی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مواہب میں لکھا ہے کہ زائرین کو چاہیے بہت کثرت سے دعا مانگیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پکڑیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت چاہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اَقدس ایسی ہے کہ جب ان کے ذریعے سے شفاعت چاہی جائے تو حق تعالیٰ شانہٗ قبول فرماتا ہے۔

ابن ہمام نے فتح القدیر میں اور حضرت قدس سرہ نے زبدہ میں نقل کیا ہے کہ سلام کے بعد پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرے اور شفاعت چاہے اور یہ الفاظ کہے یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَۃَ وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَی اللّٰہِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰی مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ۔

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت چاہتا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے اللہ سے یہ مانگتا ہوں کہ میری موت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر ہو۔

اگر کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کرنے کا کہا ہو تو اس کا نام لے کر سلام پیشِ خدمت کریں جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کریں اس کے فوراً بعد شیخین کی خدمت میں بھی سلام عرض کریں۔ پھر اپنے اور اپنے والدین، اہل و عیال، عزیز و اقارب، مشائخ، دوستوں اور ملنے والوں کیلئے خوب دعائیں مانگیں۔ یہ خیال رہے جب بھی قبر اطہر کے بالمقابل باہر سے بھی گزرنا ہو تو سلام پیش کر کے گزرے۔ اس بات کا خیال رہے کہ سلام پیش کرتے وقت نہ دیواروں کو ہاتھ لگائے کہ یہ بے ادبی اور گستاخی ہے اور نہ دیواروں کو بوسہ دے کہ یہ امور حجرِ اسود کے ساتھ خاص

ہیں نہ دیواروں سے چمٹے اور نہ ہی قبر اطہر کا طواف کرے کہ یہ حرام ہے بلکہ مواجہہ شریف سے چار گز ہٹ کر سلام پیش کرے۔نماز میں ایسی جگہ کھڑا ہو کہ قبر اطہر کی طرف پیٹھ نہ ہو۔مسجد نبوی شریف میں کم از کم ایک ختمِ قرآن ضرور کرے۔نماز تسبیح روزانہ پڑھے یا جمعہ کو لازمی پڑھے روزانہ جنت البقیع میں حاضری دے شہدائے احد کی زیارت کرے۔مدینۃ الرسول میں رہتے ہوئے روزے رکھے۔سب اہل مدینہ کے ساتھ حسن سلوک کرے اچھا برتاؤ کرے کیونکہ وہ محبوبِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑوسی ہیں خرید وفروخت مدینۃ الرسول سے زیادہ کرے تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑوسی خوشحال رہیں لوگوں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائیں۔جب سید الانس والجان فخرِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت متبرکہ سے فراغت ہوتو پھر واپسی کے ارادہ سے مسجد نبو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں الوداعی دو رکعت نفل نماز ادا کریں اس کے بعد الوداعی سلام روتی آنکھوں سے پیش کریں اور یہ عرض کریں کہ یہ آپ کی خدمت میں میری آخری حاضری نہ ہو جب تک زندگی ہو بار بار حاضری کی دعا کریں۔

فضائل مدینۃ المنورہ

جس شہر کو اللہ جل شانہٗ نے اپنے محبوبِ دو جہاں کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیام گاہ تجویز کیا ہو۔اس کے لئے اس سے بڑھ کر کیا فضیلت ہوگی کہ اللہ پاک نے اپنے محبوب کے رہنے کے لئے اس شہر کو پسند فرمایا اور اس کے بعد کسی دوسرے شہر کو اس پر کیا فوقیت حاصل ہو سکتی ہے۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ جگہیں جو وحی کے نزول کے ساتھ آباد ہوں۔قرآنِ پاک ان میں نازل ہوتا رہا ہو۔حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام بار بار ان کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے ہوں۔مقرب فرشتے ان

پر اُترتے رہے ہوں۔ان کے میدان اللہ پاک کے ذکر اور تسبیح سے گونجتے رہے ہوں اوران جگہوں کی خاک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسمِ اَطہر پر پھیلی ہوئی ہو۔

اللہ کے دین اوراس کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتیں وہاں سے اس قدر کثیر مقدار میں جاری ہوئی ہوں۔وہاں فضائل اور برکات وخیرات کے مشاہد ہوں۔وہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھڑے ہونے اور چلنے پھرنے کے مقامات ہوں تو وہ اس قابل ہیں کہ ان میدانوں کی تعظیم کی جائے ان کی خوشبوؤں کو سونگھا جائے۔ان کے درودیوار کو چوما جائے۔(شفا)

بخاری شریف کی ایک حدیث ہے کہ ہر شہر میں دجال کا گزر ہوگا۔مگر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں اس کا داخلہ نہیں ہوسکے گا۔کیونکہ فرشتے ان شہروں کی حفاظت کریں گے۔اُس وقت مدینہ شریف میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا جس میں ہر کافر اور منافق لوگ اس شہر سے باہر نکل جائیں گے۔حافظ ابنِ حجر رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سے ہر وہ شخص مراد ہے جس کے ایمان میں خلوص نہ ہو۔

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ ہر شہر تلوار سے فتح ہوا مگر مدینہ طیبہ قرآن سے فتح ہوا۔(زرقانی) نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام مدینۃ المنورہ میں اتنا طویل ہے کہ ہجرت سے لیکر قیامت تک اسی شہر میں قیام ہے۔اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک کے یہاں موجود ہونے کی وجہ سے جس قدر اللہ جل شانہٗ کی رحمتیں ہر آن اور ہر وقت نازل ہوتی ہیں اس کا شمار نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اندازہ۔نیز شریعتِ مطہرہ کی تکمیل اور شریعت کے جتنے ارکان اس شہر میں نازل ہوئے اتنے مکہ مکرمہ میں نازل نہیں ہوئے۔

حدیث میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبل عِیر اور جبل ثور کے درمیانی حصہ کو میں حرم قرار دیتا ہوں جبل ثور اور جبل اُحد کے قریب ایک چھوٹا سا پہاڑ بتاتے ہیں اور حرم کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ جگہ

محترم اور حرم کے حکم میں ہے۔نہ اس جگہ شکار کیا جائے نہ یہاں کا خودرو گھاس کاٹا جائے۔جیسا کہ مکہ مکرمہ کے حرم میں یہ چیزیں ناجائز ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک ایمان مدینہ کی طرف ایسا کھینچ کر آتا ہے جیسا کہ سانپ اپنے سوراخ کی طرف آتا ہے(رواہ البخاری)

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ راوی حدیث ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا ارشاد فرمائی کہ، اے اللہ جتنی برکتیں آپ نے مکہ مکرمہ میں رکھی ہیں ان سے دوگنی برکتیں مدینہ منورہ میں عطا فرما۔(کذافی المشکوۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کا معمول یہ تھا کہ جب موسم میں کوئی نیا پھل آتا تو پہلا پھل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو لے کر یہ دعا فرماتے۔اے اللہ ہمارے پھلوں میں برکت فرما۔ ہمارے شہروں میں برکت فرما۔ ہمارے پیمانہ میں برکت فرما۔ ہمارے تول میں برکت فرما۔

اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے تھے۔ تیرے خلیل تھے تیرے نبی تھے اور میں بھی تیرا بندہ ہوں اور تیرا نبی ہوں۔انہوں نے مکہ مکرمہ کے لئے دعا کی میں ویسی ہی دعا مدینہ منورہ کی کرتا ہوں بلکہ اس سے دوحصہ زیادہ کے لئے دعا کرتا ہوں۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو مسلمان میری زیارت کو آئے اور اس کے سوا کوئی اور نیت اس کی نہ ہو تو مجھ پر یہ حق ہو گیا کہ میں اس کی سفارش کروں۔(الطبرانی) فائدہ: دنیا میں کون شخص ایسا ہوگا جس کو محشر کے ہولناک منظر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی ضرورت نہ ہو۔اور کتنا خوش قسمت ہے وہ شخص جس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرمادیں کہ اس کی شفاعت میرے ذمہ ضروری ہے۔

جس ذاتِ بابرکت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستگی کی بدولت دین ملا، اسلام ملا، ایمان ملا، جس کی وجہ سے ہم مرتبہ خیر الامم پر فائز المرام ہوئے اور دِینوی اور اُخروی نعمتوں کے

مستحق ٹھہرائے گئے اب اس کی ذات سے یہ بے پروائی اور بے اعتنائی کہ اس کے دربارِ اَقدس میں حاضری گوارہ نہ ہوتو اس سے بے وفائی اور بے مروتی کے سوااور کیا کہا جا سکتا ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی جو شخص بیت اللہ کے حج کیلئے آیا مگر میری زیارت کیلئے نہ آیا اس نے میرے ساتھ جفا کی۔ (یعنی بے مروتی کی) (شرحِ لباب)

روضۃ الرسول کی زیارت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہے

کوئی یہ خیال نہ کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب اس دنیا میں موجود ہی نہیں ہیں تو اب مدینہ طیبہ جانا اور نہ جانا سب برابر ہے یعنی روضۂ انوار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی مفاد نہیں ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوٹوک الفاظ میں اس وہمہ کی نفی فرمائی ہے اور روضۂ اَنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری کو اپنی دنیوی زندگی کے مثل قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہوگئ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی وہ ایسا ہے کہ گویا میری زندگی میں میری زیات کی۔ (دارقطنی، بزار، فتح القدیر)

جب فصیلِ مدینہ آجائے تو درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھے۔

ترجمہ: اے اللہ تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حرم آگیا ہے اس کو تو میرے لیے آگ سے بچنے کا ذریعہ بنادے اور حساب کی برائی سے بچنے کا سبب بنادے۔

اس کے بعد اس پاک شہر کے خیر و برکت حاصل ہونے کی دعا کرے اور اس کے آداب بجالانے کی توفیق کی دعا کرے اور کسی نامناسب حرکت میں مبتلا ہونے سے بچنے کی دعا کرے اور خوب دعائیں کرے۔

جب گنبد خضرا پر نظر پڑے تو عظمت وہیبت اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علوِّ شان کا استحضار کرے اور یہ سوچے کہ اس پاک روضہ مبارک میں وہ ذاتِ اَقدس ہے جو ساری مخلوقات سے افضل ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء کے سردار ہیں فرشتوں سے افضل ہیں اور قبر مبارک کی جگہ ساری جگہوں سے افضل ہے اور جو حصہ زمین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن سے ملا ہوا ہے۔ وہ کعبۃ اللہ سے بھی افضل ہے۔ عرش سے افضل ہے۔ کرسی سے افضل ہے۔ حتیٰ کہ زمین و آسمان سے افضل ہے۔ (لباب)

ابن ھمام رحمت اللہ علیہ نے فتح القدیر میں لکھا ہے اور اس سے حضرت قُدِّس سِرُّہٗ نے زُبدہ میں نقل کیا ہے۔ کہ سلام پیش کرنے کے بعد پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرے اور شفاعت چاہے اور یہ الفاظ کہے۔ ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں اور آپ کے وسیلہ سے اللہ سے مانگتا ہوں کہ میری موت آپ کے دین اور آپ کی سنت پر ہو۔

نیز نسائی اور ترمذی نے نقل کیا ہے کہ ایک نابینا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بینائی کیلئے دعا چاہی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کہو تو میں دعا کروں لیکن تم صبر کرو تو زیادہ بہتر ہے۔ انہوں نے دعا کی درخواست کی۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ پہلے اچھی طرح وضو کرو اور اس کے بعد دو رکعت نمازِ حاجت پڑھو اور اس کے بعد یہ دعا پڑھو۔ ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو رحمت کے نبی ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے طفیل اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ تاکہ میری حاجت پوری ہو جائے۔ اے اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش میرے حق میں قبول فرما۔

ترمذی نے اس حدیث کو صحیح لکھا ہے اور بیہقی نے بھی اس حدیث کو صحیح بتایا ہے اور یہ بھی تحریر کیا ہے کہ اس دعا کے پڑھنے کے بعد اس شخص کی بینائی واپس آ گئی۔

مدینہ ایمان کی کسوٹی ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے مدینے کی زمین سے بڑی محبت ہے اور اس محبت کو میں نے اپنے اللہ سے مانگ کرلیا ہے۔تمھارے ایمان کی کسوٹی اسی محبت کو قرار دیا گیا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مدینۃ المنورہ ایسی بھٹی کی مانند ہے جو خبیث کو نکال دیتا ہے اور پاکیزہ کو خالص کردیتا ہے۔(بخاری ومسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہماری مٹی میں بھی اور یہاں کے غبار میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کے لئے شفا رکھی ہے۔(بخاری ومسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مدینۃ المنورہ کا غبار جذام کے لئے شفا ہے۔(الدر الثمینہ)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص یہاں کی سات کھجوریں کھالے وہ اس دن سحر اور جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا اور زہر اس پر اثر نہ کرے گا اور یہ عجوہ کھجور ہے جو جنت سے آئی ہے اس میں شفاء ہی شفاء ہے۔(بخاری، مسلم، ترمذی)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت شیخین کی مبارک قبروں کی ترتیب اور صورت میں سات روایت کتب واحادیث اور سیَر میں آئی ہیں۔ان سب میں دو روایتیں زیادہ مشہور ہیں ان دونوں کی صورت یہاں لکھی جاتی ہے۔تاکہ حاضرین کو سمجھنے میں سہولت ہو۔

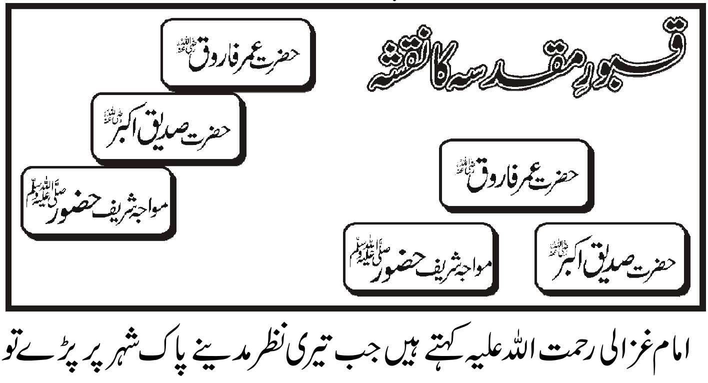

امام غزالی رحمت اللہ علیہ کہتے ہیں جب تیری نظر مدینے پاک شہر پر پڑے تو اس

بات کو اپنے ذہن میں رکھ کہ یہ وہ شہرِ مقدس ہے جس کو اللہ جل شانہ' نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیام کے لئے پسند فرمایا اور اس کی طرف ہجرت تجویز فرمائی اور یہی وہ شہرِ مقدس ہے جس میں اللہ جل شانہ' نے شریعتِ مطہرہ کے فرائض نازل کئے اور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی سنتیں جاری کیں۔ اس شہر میں آ کر دشمنوں سے جہاد کیا۔

اسی شہر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو غلبہ حاصل ہوا۔ یہاں تک کہ اس شہر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک بنی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو وزیروں کی قبریں بنیں اور اسی شہرِ مقدس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک جا بجا پڑے۔ اور یہ سوچتا رہے کہ جس جگہ بھی تیرا قدم پڑا ہے وہاں کسی نہ کسی وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قدم مبارک پڑا ہوگا۔

اس لئے اپنا ہر قدم سکون وقار کے ساتھ رکھے۔ اور اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ اس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک قدم بھی پڑا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفتار کی جو کیفیت احادیث میں آئی ہے اس کو تصور میں لاتے ہوئے چلیں پھریں۔

اس کے ساتھ ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و رفعت شانِ جلالت و عظمت و مرتبت کی اللہ جل شانہ' نے اپنے پاک نام کے ساتھ ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک رکھا۔ یہ تمام باتیں اپنے ذہن میں رکھو۔ اور اس سے ڈرتے رہو کہ بے ادبی کی نحوست سے اپنے پہلے نیک عمل بھی ضائع نہ ہو جائیں۔

جب زیارت سید الانس والجاں فخرِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور زیارتِ مشاہد متبرکہ سے فراغت کے بعد واپسی کا ارادہ ہو۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مستحب یہ ہے کہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دو رکعت نفل الوداعی پڑھے اور روضہ مبارک میں ہو تو بہتر ہے۔

اس کے بعد قبرِ اطہر پر الوداعی سلام کے لئے حاضر ہو۔ صلوٰۃ وسلام کے بعد اپنی ضروریات کے لئے دعائیں کرے۔ اور حج وزیارات کے قبول ہونے کی دعائیں

کرے اور خیر و عافیت کے ساتھ واپس وطن پہنچنے کی دعا کرے اور یہ دعا کرے کہ میری یہ حاضری آخری نہ ہو پھر دوبارہ اس روضہ اقدس کی حاضری نصیب ہو۔ اور اس کی کوشش کرے کہ رخصت کے وقت کچھ آنسو نکل آئیں کہ یہ قبولیت کی علامت میں سے ہے۔

اگر رونا نہ آئے تب بھی رونے والوں کی سی صورت کے ساتھ حسرت و رنج و غم لئے ہوئے واپس ہو اور چلتے وقت بھی جو صدقہ میسر ہو کرے۔

کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک بدو آپ ﷺ کی قبرِ اطہر پر حاضر ہوا اور کھڑے ہو کر عرض کیا یا اللہ تو نے غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ تیرے محبوب ﷺ ہیں اور میں تیرا غلام ہوں۔ پس تو اپنے محبوب ﷺ کی قبر پر مجھ غلام کو آگ سے آزادی عطا فرما۔ غیب سے ایک آواز آئی کہ تم نے اپنے تنہا کے لئے آزادی مانگی حضور ﷺ کے تمام امتیوں کے لئے آزادی کیوں نہ مانگی۔ ہم نے تمہیں آگ سے آزادی عطا کی۔ (مواہب)

حضرت اسمعی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں ایک بدو آپ ﷺ کی قبر مبارک کے سامنے آکر کھڑا ہوا اور عرض کیا یا اللہ یہ آپ کے محبوب ﷺ ہیں اور میں آپ کا غلام اور شیطان آپ کا دشمن۔ اگر آپ نے میری مغفرت فرمادی۔ تو آپ ﷺ کا دل خوش ہو جائے گا۔ اور آپ کا غلام کامیاب ہو جائے گا اور آپ کا دشمن شیطان ناکام ہو جائے گا اور اگر آپ نے مغفرت نہ فرمائی، تو آپ کے محبوب ﷺ کو رنج ہو گا اور آپ کا دشمن خوش ہو جائے گا اور آپ کا غلام ہلاک ہو جائے گا۔

یا اللہ! عرب کے قدیم و کریم لوگوں کا دستور ہے کہ جب ان میں سے کوئی بڑا سردار مر جائے تو اس کی قبر پر غلاموں کو آزاد کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ پاک ہستی سارے جہانوں کی سردار ہے۔ تو اس کی قبر پر مجھے آگ سے آزادی عطا فرما۔ اَصمعی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا اے عربی شخص اللہ جل شانہٗ تیرے اس بہترین سوال پر (ان شاء اللہ) تیری ضرور بخشش کرے گا۔ (مواہب)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ بلخی جو مشہور صوفیا میں سے ہیں کہتے ہیں کہ 30 برس تک ایک قبہ یعنی عبادت گاہ میں انہوں نے چلہ کیا تھا کہ بے ضرورت کسی سے بات نہیں کی۔ جب حضورِ اقدس ﷺ کی قبرِ اَطہر پر حاضر ہوئے تو اتنا ہی عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ہمیں نامُراد واپس نہ کیجیو۔

غیب سے ایک آواز آئی ہم نے تمہیں اپنے محبوب کی زیارت ہی اس لئے کروائی کہ ہم اس کو قبول کریں۔ جاؤ ہم نے تمہاری اور تمہارے ساتھ جتنے بھی حاضرین آئے ہیں سب کی مغفرت کر دی۔ (زرقانی علی المواہب) بعض اوقات الفاظ چاہے کتنے ہی مختصر ہوں جب اخلاص سے نکلتے ہیں تو وہ سیدھے رب العزت کی بارگاہِ اَقدس میں پہنچتے ہیں۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں تھا میرے پاس ایک یمن کے رہنے والے بزرگ آئے اور فرمایا کہ میں تمہارے لئے ایک ہدیہ لایا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے ایک دوسرے صاحب سے جو اِن کے ساتھ تھے کہا کہ اپنا قصہ ان کو سناؤ۔

انہوں نے اپنا یہ قصہ سنایا کہ جب میں حج کے ارادے سے صنعا سے چلا تو بڑا مجمع مجھے باہر تک رخصت کرنے کے واسطے آیا اور رخصت کرتے وقت ایک شخص نے ان میں سے مجھ سے کہہ دیا کہ جب تم مدینہ طیبہ حاضر ہو تو حضورِ اَقدس ﷺ اور حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں میرا بھی سلام عرض کر دینا۔ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا اور اس آدمی کا سلام پہنچانا بھول گیا۔ جب مدینہ طیبہ سے رخصت ہو کر پہلی منزل ذوالحلیفہ پر پہنچا اور احرام باندھنے لگا تو مجھے اس شخص کا سلام یاد آیا۔

میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میرے اونٹ کا بھی خیال رکھنا مجھے مدینہ طیبہ واپس جانا پڑ گیا۔ ایک چیز بھول آیا ہوں۔ ساتھیوں نے کہا کہ اب قافلہ کی روانگی کا وقت ہے تم پھر مکہ مکرمہ تک بھی قافلہ نہ پا سکو گے۔

میں نے کہا تم میری سواری کو بھی اپنے ساتھ لیتے جانا۔ یہ کہہ کر میں مدینہ طیبہ

لوٹ آیااور روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر اُس شخص کا سلام حضور ﷺ کی خدمت اور حضرت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں پہنچایااس وقت رات ہو چکی تھی میں مسجد سے باہر نکلاتو ایک آدمی ذوالحلیفہ کی طرف سے آتا ہوا ملا میں نے اس سے قافلے کا حال پوچھاتو اس نے کہا وہ روانہ ہو چکا ہے۔

میں مسجد میں لوٹ آیااور یہ پروگرام بنایا کہ جب دوسرا قافلہ مکہ مکرمہ جائے گاتو میں اس کے ساتھ روانہ ہوجاؤں گا۔ میں رات کو مسجد میں سو گیا۔ اخیر شب میں، میں نے حضور ﷺ اور حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زیارت کی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ یہ ہے وہ شخص جس نے سلام پہنچایا ہے۔

حضور ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم ابوالوفا ہو (یعنی وفادار) میں نے عرض کیا یارسول اللہ میری کنیت تو ابوالعباس ہے آپ ﷺ نے فرمایا لہ تم ابوالوفا ہو اس کے بعد حضور ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑااور مسجد حرام (یعنی مکہ مکرمہ کی مسجد میں) کھڑا کر دیا۔ میں مکہ مکرمہ میں 8 دن مقیم رہا اس کے بعد میرے ساتھیوں کا قافلہ مکہ مکرمہ تک پہنچا۔ (روض)

سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ مشہور بزرگ اکابر صوفیاء میں سے گزرے ہیں۔ ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب 555 ہجری میں حج سے فارغ ہو کر زیارت کے لئے مدینۃ المنورہ گئے اور قبرِ اَطہر کے مقابل کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے۔ ترجمہ: دوری کی حالت میں، میں اپنی روح کو خدمتِ اَقدس بھیجا کرتا تھا وہ میری نائب بن کر آستانہ مبارک کو چومتی تھی۔

یارسول اللہ ﷺ اب جسموں کی حاضری کی باری آئی ہے۔ اپنا دستِ مبارک عطا کیجئے تا کہ میرے ہونٹ اس کو چومیں۔ اسی وقت قبر شریف سے دستِ مبارک باہر نکلااور انھوں نے اس کو چوما۔ (الحاوی للسیوطی)

کہا جاتا ہے کہ اس وقت تقریباً نوے (90) ہزار کا مجمع مسجد نبوی ﷺ میں تھا

جنہوں نے اس واقعہ کو دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دست مبارک کی زیارت کی جن میں حضرت محبوبِ سُبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی نوراللہ مرقدہٗ۔ کا نام نامی بھی ذکر کیا جاتا ہے۔(البیان المشید)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دفن سے فارغ ہوئے تو ایک بدو حاضر ہوا اور قبرِ اَطہر پر پہنچ کر گر گیا۔ اور عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ نے جو کچھ ارشاد فرمایا وہ ہم نے سنا اور جو اللہ جل شانہٗ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پہنچا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کو محفوظ فرمایا تھا اس کو ہم نے محفوظ کیا اس چیز میں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اللہ جل شانہٗ نے نازل کیا۔(یعنی قرآن پاک میں یہ وارد ہے)

ترجمہ: اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنے نفس پر ظلم کرلیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آجاتے اور آکر اللہ جل شانہٗ سے معافی مانگ لیتے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ان کے لئے معافی مانگتے تو ضرور حق تعالیٰ شانہٗ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔(سورۃ النسآء)

اس کے بعد اُس بدو نے کہا بے شک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور اب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس مغفرت کا طالب بن کر حاضر ہوا ہوں۔ اس پر قبرِ اَطہر سے آواز آئی کہ بے شک تمہاری مغفرت ہوگئی۔(حاوی، معارف القرآن ج2)

ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد نقل ہے کہ جو شخص ارادہ کرکے میری زیارت کرے۔ وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا۔ اور جو شخص مدینہ میں قیام کرے۔ اور وہاں کی تنگی اور تکلیف پر صبر کرے۔ میں اس کے لئے قیامت کے دن گواہ اور سفارشی ہوں گا۔ اور حرم مکۃ المکرمہ یا مدینۃ المنورہ میں مرجائے تو قیامت کے دن اَمن والوں میں اُٹھے گا۔(البیہقی ،مشکوۃ الاتحاف)

بیت المقدس کی فتح کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے درخواست کی کہ مجھے یہاں پر قیام کی اجازت دے دی جائے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منظور فرمالیا۔ اور انہوں نے وہاں قیام فرمایا، وہیں نکاح کرلیا۔ اس کے بعد ایک دن خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کیا جفا ہے، کیا میری زیارت کرنے کا وقت نہیں آیا۔؟

یہ خواب دیکھتے ہی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ کھلی تو نہایت غمگین، خوف زدہ اور پریشان ہوئے فوراً اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور روتے ہوئے مزار مبارک پر حاضر ہوئے۔

حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما خبر سن کر تشریف لائے۔ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اذان دینے کی درخواست کی۔ یہ ان سے مل کر لپٹ گئے صاحب زادوں کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اذان کہی۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز سن کر گھروں سے مرد اور عورتیں بے قرار روتے ہوئے نکل آئے۔ اور ان سب کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد نے تڑپا دیا۔

محمد بن عبید اللہ بن عمرو العتبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ روضۂ اطہر پر زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ اور حاضری کے بعد وہیں ایک جانب کو بیٹھ گیا اتنے میں ایک شخص اونٹ پر بدوانہ صورت میں حاضر ہوا اور آکر عرض کیا یا خیر الرسل (اے رسولوں میں بہترین ذات) اللہ جل شانہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن شریف میں فرمایا۔ ترجمہ: اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنے نفس پر ظلم کرلیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آجاتے اور آکر اللہ جل شانہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کے لئے معافی مانگتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو قبول کرنے والا پاتے۔ (سورۃ النسآء)

اے اللہ کے رسول میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں۔ اللہ جل شانہ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا طالب ہوں اور اس کے بعد بدو رونے لگا اور یہ شعر پڑھے۔ ترجمہ: اے بہترین ذات ان سب لوگوں میں جن

کی ہڈیاں ہموار زمین میں دفن کی گئیں کہ ان کی وجہ سے زمین اور ٹیلوں میں بھی عمدگی پھیل گئی۔ترجمہ: میری جان قربان اس قبر پر جس میں آپ ﷺ مقیم ہیں کہ اس میں عفت ہے اس میں جود ہے اس میں کرم ہے اس کے بعد اس نے استغفار کی اور چلا گیا۔

العتبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میری آنکھ لگ گئی۔تو میں نے نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اس بدو سے کہہ دو کہ میری سفارش سے اللہ جل شانہٗ نے اس کی مغفرت فرمادی ہے۔

زیارتِ مدینہ باسکینہ

دربارِ رسالت ﷺ میں حاضری

اللہ تعالیٰ کے مقدس گھر خانہ کعبہ کے دیدار سے مشرف ہوکر اور حج کے مقدس فریضہ کو پورا کرنے کے بعد زندگی بھر کی تمنا اور سب سے عظیم الشان سعادت مسجد نبوی شریف اور وہاں پر روضئہ رسول ﷺ کی حاضری کے لئے مدینۃ المنورہ کی طرف روانگی مبارک ہے دربار رسالتِ مآب ﷺ کی حاضری کی برکتوں اور فضیلتوں کا کیا کہنا۔اس مقام مقدس پر اگر ہم سر کے بل بھی جائیں تو بھی گناہ گار غلام اپنی محبت کو کم نہیں کر سکتا۔

یہ وہ مقدس گلیاں ہیں جہاں صحابہ کرام مدتوں رہے۔جہاں حضور ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی۔اور ان گلیوں میں اولیائے کرام نے مدتوں جوتے نہیں پہنے اس لئے کہ مبادا، اس مقام پر کہیں حضور ﷺ کے نعلین مبارک نہ لگے ہوں اس زمین کا چپہ چپہ بابرکت ہے۔

بالاتفاق تمام علماء کے نزدیک حضور ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت اہم ترین نیکیوں اور افضل ترین عبادات میں سے ہے۔اور اعلیٰ درجات کو پہنچنے کے لئے کامیاب ذریعہ اور پُراُمید وسیلہ ہے۔

بعض علماء نے اس حاضری کو واجب کہا ہے۔حج کے بعد مدینۃ المنورہ نہ جانا بہت

بڑی غفلت اور بہت بڑی جفا ہے۔اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو مدینہ منورہ تک پہنچنے کی وسعت ہو اور میری زیارت کو نہ آئے (یعنی حج کر کے چلا جائے) اس نے میرے ساتھ بڑی بے مروتی کی ہے۔

ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ (دار قطنی، بزار، فتح القدیر)

حافظ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ نے قول نقل کیا ہے اور اس کی تائید کی کہ یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جتنے احسانات اُمت پر ہیں اور ایک اُمتی کو جو توقعات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ ہیں۔اس کے لحاظ سے وسعت اور طاقت کے بعد بھی حاضری نصیب نہ ہو تو اس سے بڑھ کر اور کیا محرومی ہوسکتی ہے۔

آئمہ اربعہ سب اس پر متفق ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا ارادہ مستحب ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مقتدیٰ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مناسک میں لکھا ہے کہ حاجی جب حج سے فارغ ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کی نیت سے مدینۃ المنورہ جانے کا ارادہ کرے۔

یہ زیارت اہم ترین زیارتوں میں سے ہے۔مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ کا فاصلہ 485 کلومیٹر ہے۔راستے بھر میں یہ تصور کر کے چلیں کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضر ہونا ہے۔دھیان اللہ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہو۔اور درود وسلام زبان پر ہو۔

اس سفر کے دوران ذہن کو ایک بار 1400 سال پہلے کی طرف لوٹائیں اور یہ خیال کریں کہ آفتابِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں طلوع ہوا۔اور اس کی کرنیں مدینۃ المنورہ کے اُفق سے کچھ اس طرح چمکیں کہ کل کائنات اس کے نور سے منور ہوگئی۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس دعوتِ حق کے علمدار۔جس امانت الٰہی کے امین اور جس دینِ حنیف کے پیغام بر تھے۔اس کا ہی تقاضہ تو تھا کہ عرب وعجم، گورے اور کالے، شاہ وگدا غرض یہ کہ دنیا کے ہر فرد وبشر کو حق وصداقت، امن اور محبت۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، اور اس کائنات پر حاکمیت ہر پیغام کی لازوال دولت سے مالا مال کیا جائے۔

اُس وقت مکہ مکرمہ کی فضا ان صداؤں کو سننے کے لئے سازگار نہ تھی۔ دعوتِ حق کے جواب میں اُس وقت ہر طرف تلواروں کی جھنکار سنائی دیتی تھی۔

حتٰی کہ جب کفارِ مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکان کا محاصرہ کرلیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے حکم سے حسرت بھری نگاہوں سے مکہ کو الوداع کہا اور اپنے رفیق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے ساتھ اس سفرِ باسعادت کا آغاز فرمایا۔ اور جب کعبۃ اللہ پر نظر پڑتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اے مکہ تو مجھے ساری دنیا سے عزیز ہے۔مگر تیرے فرزند مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے۔

پھر اُس وقت کو بھی یاد کرو۔جب شہنشاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی خبر مدینۃ المنورہ کی درودیوار تک پہنچی تو وہ اس خوش کُن خبر سے گونج رہے تھے۔

سیدالاوّلین والآخرین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لارہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد اس تاریخی شہر پر سایہ رحمت بن کر مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چھا گئی۔

شاہِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری مکہ مکرمہ سے بطحا کی طرف رواں دواں ہے۔مدینۃ المنورہ کے پیر وجوان، صغیر وکبیر، عورتیں بچے حتٰی کہ ہر چیز ہمہ تن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتظار میں ہے۔اُن سب کی آنکھیں فرشِ راہ ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے خوشی اور فخر اور حرمت وسُرور میں یوں کہہ رہے ہیں۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

رحمتِ کائنات کی آمد آمد ہے۔انتظار کی شدت اور چہرۂ انور کے دیدار کا شوق اہلِ

مدینہ کو صبح سویرے شہر سے باہر۔ مین راستے پر لا کر کھڑا کر دیتا ہے۔ مضطرب دل اور بیتاب نگاہیں رحمت اللعالمین کی تشریف آوری کے لئے محوِ انتظار ہیں یہاں تک کہ سورج کی گرمی میں شدت ہوجاتی ہے۔تو وہ ناکام گھروں کو واپس لوٹ جاتے ہیں۔اور یہ اُن کے روز کا معمول بن چکا تھا۔

ایک دن انصارِ مدینہ کافی انتظار کے بعد واپس اپنے گھروں کو چلے گئے تو ایک یہودی کی نگاہیں اچانک اُس قدسی صفات سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قافلے پر پڑتی ہیں اُس سے رہا نہ گیا اور وہ زور زور سے پکار اُٹھا۔اے مدینے والو! جس کا تمہیں انتظار تھا وہ آگئے ہیں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رفیقِ خاص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے ساتھ مدینۃ المنورہ کے اُفق پر بدرِ منیر بن کر طلوع ہوئے۔رنگ و نور کی کہکشائیں بن کر سارے ماحول پر چھا گئے۔مدینہ شہر اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اُٹھتا ہے۔

یہاں کے رہنے والے انصار اپنے جسموں پر ہتھیار سجا سجا کر عاشقوں کی طرح گھروں سے نکل کر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استقبال کو پہنچتے ہیں۔آج مدینۃ المنورہ کی فضا رحمتوں، برکتوں سے بھرپور ہے۔آج ہر قبیلہ دل وجان سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان نثار کرنے کے لیے تیار ہے۔

اور ہر آدمی اس بات کا متمنی اور آرزومند ہے کہ آفتابِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبرِ انسانیت رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے غریب خانہ پر تشریف فرما ہوں اور یہ عظیم ترین سعادت صرف اسی کے حصہ میں آجائے، وہاں کا رہنے والا ہر قبیلہ یہ تمنا کر رہا تھا کہ یہ سعادت اس کے قبیلہ کو حاصل ہوجائے ہر قبیلے کا سردار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کرتا ہے کہ میرا گھر حاضر ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لے آئیں۔ میں دل وجان سے حاضر ہوں۔

مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میری اونٹنی کو چھوڑ دو۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم

سے چل رہی ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا وہیں ٹھہر جائے گی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح سب کو دعاؤں اور خیر و برکت سے نوازتے ہوئے آگے بڑھتے جارہے تھے۔سواری رواں دواں تھی۔ ہر کوئی اپنے دل میں یہ تمنا و اُمنگ رکھتا تھا کہ شاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری اس کے گھر پر ٹھہرے لیکن یہ خدمتِ عُظمٰی کسی اور کی قسمت میں تھی۔اونٹنی چلتی چلتی اس مقام پر جا بیٹھی جہاں آج مسجد نبوی شریف ہے۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ آگے بڑھتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سعادت میری قسمت میں لکھی ہوئی ہے۔یہاں سب سے قریب تر میرا ہی مکان ہے۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے کجاوا اُٹھایا اور اپنے دو منزلہ مکان میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے گئے یہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقریباً سات (7) مہینے رہے۔

عمر بھر کی بے قراری اور تڑپ اور کئی سالوں کی تمنا اور آرزو دن رات کے سوز و گداز اور ہر لمحہ کی عقیدت و محبت کی بے چینی کے بعد مدینۃ المنورہ کی حاضری کو اپنی قسمت و تقدیر کی بلندی۔حالات کی سازگاری، مقدر کی یاوری اور زندگی میں خوش بختی کا سب سے زیادہ۔بیش قدر اور مبارک وقت جانیئے کہ آپ اپنے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرورِ کونین کے دربارِ گوہر بار اور درِ اقدس کی حاضری کے لئے اپنے سینے میں آتشِ فُرقت دل میں بے پناہ شوق اور آنسوؤں میں ڈوبے ہوئے، ارمانوں کی داستانِ راز و نیاز لئے ہوئے جارہے ہیں۔

مکہ مکرمہ سے مدینۃ المنورہ کی زمین کا ہر ہر چپہ۔راہِ طیبہ کی ہر منزل، دیارِ حبیب کا ہر ذرہ، مسلمانوں کے روشن اور شاندار ماضی، اُولعزم صحابہ کرام کے عظیم الشان کارناموں اور مجاہدانہ زندگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اور اسلام کی زرّیں تاریخ کے کھلے ہوئے صفحات ہیں۔ ہر ہر قدم پر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک چشمِ بصیرت سے ان کو دیکھتے اور بڑھتے چلے جاؤ۔

اس کی بولتی ہوئی تاریخ کی روحانی آواز کو سمجھواور اللہ کے برحق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائمی پیغام کواپنے دلوں کے کانوں سے سنو۔جس کی گونجیں ان پہاڑوں اور وادیوں سے گزر کرفضائے عالم میں پھیلی اور دنیا کے ہر گوشے میں پہنچی ہوئی ہیں۔غارِحرا(جبل نور) سے مسجدنبوی تک اور پھرآسمان سے زمین تک رب العالمین اوررحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باہمی تعلق کی گہرائی اورتجلیات کی حقیقت کوسمجھنے کے لئے یہ نقوش وآثار، یہ عرفانی نشانات، یہ معرفت کے خزانے بکھرے ہوئے ہیں اور ہرطرف رحمت والطاف کی بارشِ کرم ہے۔

اس سے پہلے مدینۃ المنورہ جاتے ہوئے پختہ سڑک نہ تھی۔آسائش وآرام کے تمام ذرائع جوآج ہیں وہ پہلے نہ تھے۔ چودہ سوسال سے کروڑوں انسان حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیکرآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دم بھرتے ہیں۔طرح طرح کی تکلیفیں مشکلات اورخطرات کوانتہائی صبروتحمل اورخندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہوئے ان راستوں سے گزرے اورصدیوں سے دن رات عاشقانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قافلے دنیا کے چاروں کونوں سے آتے جاتے تقریباً 485 کلومیٹر کے اس طویل راستے میں شمعِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاکھوں پروانے ان وادیوں ان پہاڑیوں ان لق ودق میدانوں میں مرگئے یالُوٹ لئے گئے۔ وہ اپنے پیاروں سے بچھڑ گئے۔قافلوں سے الگ ہوگئے۔ریت کے ٹیلوں پر پہاڑوں میں راستہ بھول کرکہیں سے کہیں نکل گئے۔اوراسی طرح زمین ان کونگل گئی۔

میرے محترم یہ لاکھوں روحیں آپ کا استقبال کررہی ہیں اوراُمید کررہی ہیں کہ آپ ان کوبھی کچھ پڑھ کربخش دیں گے۔اوراس راہِ حق کے شہیدوں کوبھی یادرکھیں گے۔

اب خدا کا شکرادا کریں۔کہ آپ ہواسے باتیں کرتے ہوئے مہینوں کا سفر چند گھنٹوں میں بے خوف وخطرآرام واطمینان کے ساتھ کرکے محبوبِ خدا کے سایہ رحمت میں پہنچ جاتے ہیں۔اس نعمتِ رب العالمین پرجتنا بھی شکرادا کریں وہ کم ہے۔

یہ سفر عشق ومحبت کا سفر ہے، یہ شوق واشتیاق کی وادی ہے، ضروری ہے کہ تمام آداب اور مستحبات ملحوظ رکھیں۔ سارے راستے میں درود وسلام کی ڈالیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کریں۔

اس لئے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی ایک جماعت پیدا کی ہے جو میری زیارت کو آنے والے لوگوں کا تحفہ درود وسلام کو دربار، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ فلاں بن فلاں آپ کی زیارت کو آرہا ہے اور آنے سے پہلے اُس نے یہ تحفہ بھیجا ہے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ جب مدینۃ المنورہ کا زائر قریب پہنچتا ہے تو رحمت کے فرشتے تحفے لے کر اس کے استقبال کے لئے آتے ہیں۔ اور طرح طرح کی بشارتیں اُس کو سناتے ہیں اور نورانی طبق اس پر نثار کرتے ہیں۔ (جذب القلوب)

مدینۃ المنورہ میں داخل ہوتے وقت اس شہر کی عزت وحرمت کا استحضاء کی نہایت تواضع، خشوع وخضوع کی حالت میں یہ دعا پڑھیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ الٰہی تو سلامتی والا ہے۔ اور تیری طرف سے سلامتی ہے۔ اور سلامتی تیری ہی طرف لوٹتی ہے۔

پس زندہ رکھ ہمیں۔ اے ہمارے رب سلامتی کے ساتھ داخل فرما ہمیں اپنے گھر میں جو سلامتی والا ہے اور بابرکت اور عالیشان والا ہے۔

اے ہمارے رب عظمت وبزرگی والے پروردگار، داخل فرما مجھے مدینہ میں سچائی کے ساتھ اور نکال دے مجھے مدینہ منورہ سے سچائی کے ساتھ۔ مجھ کو اپنی جناب سے غلبہ فتح اور نصرت عطا کر۔

کہہ دیجئے کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔ بلاشبہ باطل تو مٹنے ہی والا تھا اور ہم نے

اُتارا قرآن پاک کو جو شفاء اور رحمت ہے ایمان والوں کے لئے۔ اور ظالم تو خسارے میں ہی رہنے والے ہیں۔ (القرآن)

سامان وغیرہ اپنی قیام گاہ رکھنے کے بعد اچھی طرح غسل کریں تا کہ تھکاوٹ ختم ہو سکے۔ مسواک کریں۔ عمدہ کپڑے پہنیں۔ یہ کپڑے سفید ہوں تو بہت بہتر ہے۔

اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سفید کپڑا سب کپڑوں سے زیادہ پسندیدہ تھا۔ پھر خوشبو لگائیں (سینٹ یعنی سپرے وغیرہ ہرگز نہ لگائیں کیونکہ اس میں الکوحل ہوتی ہے اور یہ شراب کی ایک قسم ہے) اور اس طرح پاک وصاف ہو کر سکون وقار ادب واحترام کے ساتھ نیچی نگاہ کئے ہوئے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب روانہ ہوں یہ خیال رہے کہ یہ وہ بارگاہِ عالی ہے جہاں حضرت جبرائیلِ اَمین علیہ السلام آتے تھے۔ اور دیگر بے شمار فرشتے اس عالی مقام پر باادب حاضر ہوتے ہیں۔ مسجد نبوی شریف میں داخل ہونے سے پہلے اگر ہو سکے تو کچھ صدقہ دے دیں۔

خاتمِ مساجد الانبیاء

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں خاتم النبین ہوں اور میری یہ مسجد، خاتمِ مسجد الانبیاء ہے پس یہ اس مسجد کا حق ہے کہ اس کی زیارت کی جائے اور اس کی طرف سفر کیا جائے۔ (اخبار مکہ، فاکہی وازرقی، الدر الثمینہ)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَۃِ مَسَاجِدَ، مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا (متفق علیہ کذا فی المشکوۃ وعند احمد بن یعلیٰ وابن خزیمہ والطبرانی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کی طرف سفر نہ کیا جائے۔ مسجد الحرام اور مسجد

الاقصیٰ اور میری مسجد۔(مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے اس حدیث کی وجہ سے علماؤ صلحاء کی قبروں کی زیارت کے سفر کو جائز بتایا ہے۔ حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تھا پھر فرمایا کہ اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں قبروں کی زیارت کیا کرو۔اس حدیثِ مذکورہ میں مسجدوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے ان تین مساجد کے علاوہ اور سب مسجدیں برابر ہیں اِن میں کوئی ایسی ترجیح نہیں جس کی وجہ سے سفر کیا جائے۔ مزار کی برکات اور چیز ہے میں پوچھتا ہوں کہ انبیاء کی قبروں کی زیارت سے منع کیوں کیا جائے؟

اس میں شک نہیں ان مساجد کے علاوہ بہت سے سفر بالاتفاق جائز ہیں بلکہ بعض واجب ہیں۔ جیسے حج کی نیت سے سفر، جہاد کے لئے سفر، طلب علم کے لئے سفر، ہجرت کا سفر، تجارت کے لئے سفر، اس لئے یہ تو بہر حال کہنا ہوگا کہ اس حدیثِ پاک سے مطلقاً سفر کی ان تین مساجد کے علاوہ ممانعت مقصود نہیں صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین حضرات سے قبر اطہر کی زیارت کے لئے سفر ثابت ہے۔ متعدد روایات میں ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مستقل طور پر شام سے اونٹ پر سوار قاصد کو قبرِ اطہر پر سلام پہنچانے کے لئے بھیجا کرتے تھے۔(شفاء السقام) اس کے علاوہ بے شمار مستند روایات کتابوں میں موجود ہیں۔

ایک مغالطہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد گرامی ہے کہ مسجد الحرام، میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) کے علاوہ کسی مسجد کے لئے سفر نہ کیا جائے۔(متفق علیہ)

بلا شک وشبہ یہی ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے لیکن اس میں اس بات کی نفی کہاں کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا قصد نہ کیا جائے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسلسل ارشادات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ترغیب پر موجود ہیں۔عرب وعجم سے آنے والے

زائرین کا بعہد رسالت ﷺ ، بعہد صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور مابعد کا عمل تواتر سے موجود ہے پھر بھی کیا اس میں شک کی گنجائش ہے کہ ہر دور میں سفر مدینۃ المنورہ کی اصل غرض وغایت ہی زیارتِ نبی ﷺ یا زیارت روضۂ رسول ﷺ ہی رہی ہے اس لئے اس مغالطہ سے خود کو بچانے کی ضرورت ہے۔

مسجد نبوی شریف میں داخل ہوتے ہوئے دایاں پاؤں اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ تھوڑے وقت کے لئے اس کے ساتھ اعتکاف کی بھی نیت کرلیں۔ نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَافِ۔ یا اللہ میں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں جب تک کہ مسجد نبوی شریف میں ہوں۔

یہ وہ مسجد ہے۔ جس کی بنیاد حضرت محمد مصطفی ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے رکھی۔ صحابہ کرام کے ساتھ آپ ﷺ بھی تعمیر مسجد کے لئے پتھر اُٹھا اُٹھا کر لاتے رہے۔ آپ ﷺ بھی بنفسِ نفیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مسجد کی تعمیر میں مصروف رہے۔

شروع میں قبلہ شمال کی جانب بیت المقدس کی سمت میں تھا۔ جب 2 ہجری میں تحویلِ قبلہ کا حکم آیا تو قبلہ کعبۃ اللہ کی سمت مقرر کردیا گیا۔ چودہ سو سال پہلے یہ مسجد سادہ مگر پُروقار عبادت گاہ تھی جس کی تعمیر میں کھجور کے تنے اور پتے استعمال ہوئے تھے جب بارش ہوتی تھی تو چھت ٹپکتی تھی۔

حضور ﷺ اور جلیل القدر رفقاء اُس گیلی زمین پر بھی بارگاہِ ایزدی میں سجدہ ریز ہو جاتے۔ بعد میں مسجد کے صحن میں چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھیلا دی گئیں۔ جب سرکارِ دوعالم ﷺ مسجد میں آرام فرماتے تو جسدِ اَطہر پر کنکریوں کے نشانات پڑ جاتے تھے۔

10 سال تک سرکارِ دوعالم ﷺ نے اس مسجد میں نمازیں ادا فرمائیں۔ یہ مسجد اسلام کی تبلیغ وتعلیم کا مرکزِ اولین بن گئی۔ اسی مرکز سے اسلام کو وہ ترقی اور شان و

شوکت حاصل ہوئی ہے جو تاریخِ عالم کا سنہرا باب ہے۔آفتابِ رسالت ﷺ یہیں سے نصف النہار پر پہنچا بلکہ دور دراز کے علاقے بھی اس کی شان وشوکت سے منور ہو گئے۔ اللہ اکبر کی صدائیں دور ونزدیک سے بلند ہوتی تھیں اور اسلام کا علم ہر جگہ سے لہرانے لگا۔

اس مسجد میں دی جانے والی تعلیمات کی ہی برکت ہے کہ دنیا میں ہمیشہ ایسی ہستیاں موجود رہی ہیں۔جنہیں قرآن کریم حفظ تھا۔جو احادیثِ نبوی ﷺ پر عبور کامل رکھتے تھے۔اور انشاء اللہ جب تک یہ دنیا قائم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایسی ہستیاں ہر دور میں موجود رہیں گی، اور یہی وہ اولین ادارہ تھا جس سے کردار وعمل کی تعمیر ایسی ہوئی کہ دنیا وجہاں کے رہنے والوں کو متاثر کیا۔اور قرآنِ کریم، جو منشورِ اسلام ہے اسکے ماننے والوں نے حق وصداقت کی خاطر اور اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے سے کبھی بھی گریز نہیں کیا، یہیں قرآنِ کریم کے عظیم ترین مفسر ﷺ نے قرآنِ کریم کی تعلیم دی۔ فتح خیبر 7ہجری کے بعد حضور ﷺ نے مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیشِ نظر مسجد کی ازسرِ نو تعمیر فرمائی۔

موجودہ مسجد اگرچہ جزوی طور پر ترکی کے دورِ حکومت سے تعلق رکھتی ہے لیکن اس کا بہت بڑا حصہ سعودی عرب کے فرماں روا ملک عبد العزیز السعود اور ان کے جانشینوں شاہ فیصل۔شاہ خالد۔شاہ فہد۔اور شاہ عبد اللہ کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔مسجد نبوی کی سب سے بڑی توسیع 1994ء میں ہوئی۔

اس وقت پانچ لاکھ مسلمان مسجد نبوی میں بیک وقت نماز پڑھ سکتے ہیں اور مزید توسیع کا کام جاری ہے۔

مسجد میں داخل ہونے سے پہلے اپنی ایک ایک حس وحرکت پر کڑی نظر رکھنا ہے تھوڑی دیر کے لئے سوچ لینا چاہیے کہ اس وقت جس مقدس بارگاہِ قدس میں حاضری نصیب ہو رہی ہے اُن کے مراتبِ عالیہ کا اندازہ کرنا ہی مشکل ہے۔

محبوبِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق بہترین زمانہ میرا ہے اور پھر وہ لوگ جو اس کے بعد آئیں گے پھر وہ جو اس کے بعد آئیں گے۔خیر القرون سے چل کر اب ہم شر القرون میں پہنچ گئے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشن گوئی کے بموجب 72 ناری فرقے باز ہر طرف اپنی اپنی آوازیں الاپ رہے ہیں۔کہ مسلمانوں کے دلوں سے روحِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (محبت رسول) کو نکال لیا جائے۔ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسلمانوں کے تعلق اور نسبت کو کمزور سے کمزور تر کر دیا جائے۔اس وقت شانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیسی کیسی موشگافیاں اور دریدہ دہنیاں کی جا رہی ہیں اور اسی تعلق سے کیسے کیسے فتنے برپا کئے جا رہے ہیں یہاں ان کو دھرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔اہل ایمان و اہل اسلام اپنے ایمان کی فکر کریں اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد یاد رکھیں۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔(الاحزاب33/6)

ترجمہ: یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مؤمنوں کو انکی جانوں سے بھی عزیز تر ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔تم میں سے کوئی بھی صاحبِ ایمان ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ میں۔اس کے ماں باپ، آل واولاد اور ہر محبوب رشتے ناطے سے بھی زیادہ عزیز تر نہ ہو جاؤں۔

مسجد میں داخل ہونے کے بعد درود وسلام پڑھتے ہوئے جنت کے ٹکڑے یعنی ریاض الجنۃ میں کوشش کر کے پہنچ کر دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کریں۔

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی ارشاد ہے کہ ریاض الجنۃ۔حقیقت میں جنت ہی کا ایک ٹکڑا ہے جو اس دنیا میں منتقل کیا گیا ہے۔اور قیامت کے دن یہ ریاض الجنۃ کا ٹکڑا جنت میں واپس چلا جائے گا۔

اس ریاض الجنۃ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مصلی بھی ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو

کر اِمامت فرمایا کرتے تھے۔اس جگہ آج ایک خوب صورت محراب بنی ہوئی ہے جو محرابِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہلاتی ہے۔

دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھنے کے بعد دعا مانگیں کہ کریم خالق و مالک تیری دی ہوئی توفیق فضل و احسان جُود و عطا سے آج میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہوں۔ یہاں کے ادب و احترام اور خشوع و خضوع کے ساتھ مکمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔اے اللہ بے شک یہ جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔جسے تو نے شرف بخشا عزت و بزرگی اور عظمت دی۔اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے منور فرما۔

جس طرح تو نے ہمیں دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی مقدس یادگاروں کی زیارت نصیب فرمائی اسی طرح اے اللہ ہمیں آخرت میں بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی فضیلت سے محروم نہ کرنا۔اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے جھنڈے کے نیچے ہمیں جمع کرنا آپ کی محبت اور آپ کی سنت پر قائم رکھتے ہوئے ہمیں موت دینا۔اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوضِ کوثر سے جو مؤمنین کے آنے کی جگہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھ سے ہمیں ایسا خوش گوار شربت پلانا جس کو پی کر ہم کبھی بھی پیاسے نہ ہوں گے۔

بے شک تو ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔اس کے بعد نہایت ادب و تواضع ،خشوع و خضوع۔عجز و انکساری، خشیت اور وقار کے ساتھ مواجہ شریف کی طرف چلیں۔مسجد کے محراب سے بائیں طرف مڑ جائیں اور مواجہ شریف کے سامنے جا کر تین چار ہاتھ کے فاصلے پر کھڑے ہو جائیں۔

اس موقع پر یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ یہ وہ مواجہ شریف ہے۔جہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے صبح کے وقت حاضر ہو کر درود شریف پڑھتے ہیں اور ستر ہزار فرشتے شام کیوقت حاضر ہو کر سلام پیش کرتے ہیں جن کی دوبارہ باری قیامت تک نہیں آئے گی۔

آپ اپنی خوش نصیبی پر ناز کریں اس لیے کی مواجہ شریف کے سامنے آپ کو بار بار

حاضری نصیب رہے گی۔حتّٰی کہ 8 / 9 دن آپ کی صبح وشام وہاں حاضری ہوگی۔اور انشاءاللہ اس کے بعد بھی آپ کی دعاؤں کی وجہ سے حاضری ہوتی رہے گی۔

قبلے کی طرف پشت ہو اور بڑے گول دائرے کے بالکل سامنے ہو۔ باادب کھڑا ہوجائے تاکہ چہرۂ انور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خوب سامنے ہوجائے۔نظریں نیچی رکھیں اِدھر اُدھر دیکھنا اس وقت سخت بے ادبی ہے۔دل و دماغ کی تمام قوتیں یکجا کرے، جسم کی یہ حالت ہو کہ ہاتھ پاؤں بھی ساکن اور وقار سے رہیں۔

پھر رحمتِ عالم کو اپنی مرقد میں باحیات تصور کرکے سلام پڑھے۔ یہ خیال کرے کہ چہرۂ انور اس وقت میرے سامنے ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو میری حاضری کی اطلاع ہے۔اور یوں تصور کرے کہ میں آپ کی زندگی ہی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوں اور یوں کہیں کہ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ۔اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَاحَبِیۡبَ اللّٰہِ۔اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَاشَفِیۡعَ الۡمُذۡنِبِیۡنَ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا خَیۡرَ خَلۡقِ اللّٰہِ۔اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا مُزَّمِّلُ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا مُدَّثِّرُ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا سَیِّدَ الۡاَنۡبِیَآءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیۡنَ۔ دیر تک درود وسلام پیش کرتے رہیں اور اس کے بعد یہ پڑھیں۔ اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ لَہٗ وَاَشۡهَدُ اَنَّكَ عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ وَاَشۡهَدُ اَنَّكَ قَدۡ بَلَّغۡتَ الرِّسَالَۃَ وَاَدَّیۡتَ الۡاَمَانَۃَ وَنَصَحۡتَ الۡاُمَّۃَ وَكَشَفۡتَ الۡغُمَّۃَ وَجَاهَدۡتَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ حَقَّ جِهَادِہٖ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ اَسۡئَلُكَ الشَّفَاعَۃَ وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی۔

سلام پیش کرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شفاعت کی درخواست کریں کہ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گناہوں کے بوجھ نے میری قمر توڑ دی ہے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ اور اللہ سے معافی چاہتا ہوں۔

یا رسول اللہ میرے لئے استغفار فرمائیں اور قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عنایت نہ فرمائیں گے تو میں کہیں کا نہ رہوں گا۔ اب دل کی فرمائشیں سب پوری کریں۔ کوئی حسرت باقی نہ رہنے دیں۔ کبھی صرف آنسوؤں کی زبان سے کام لیں۔ کبھی ذوق وشوق کی زبان میں عرض کریں۔

اس کے بعد جن بزرگوں دوست واحباب نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں درود و سلام وشفاعت کی درخواست کی ہو۔ ان کے نام لیکر ان کی طرف سے درخواست پیش کریں۔ پھر دو قدم دائیں ہو کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدَنَآ اَبَابَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ عَلَى التَّحْقِيْقِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاصَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ ثَانِيَ الثْنَيْنِ اِذْهُمَافِى الْغَارِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآوَّلَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ۔ وَصِهْرَالنَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه۔

پھر اس کے بعد ایک قدم اور دائیں طرف ہو کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام پیش کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاعُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَاطِقًام بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَنَفِيَّ الْمِحْرَابِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكَسِّرَ الْاَصْنَامِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَآءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَيْتَامِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاثَانِيَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه۔

جب آپ صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے لئے ریاض الجنۃ کی طرف سے مواجہ

شریف کی طرف جائیں تو پہلے ایک سنہرا گول دائرہ آئے گا اس کے سامنے کھڑے ہوکر سلام پیش نہ کریں کیونکہ یہ خالی جگہ ہے اس سے تھوڑا آگے ایک دوسرا بڑا سنہرا گول دائرہ آئے گا یہ مواجہ شریف ہے۔

اس کے بعد ایک اور چھوٹا گول دائرہ آئے گا یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے چہرہ مبارک کے بالکل سامنے ہے۔ اس کے بعد ایک اور گول دائرہ ہے جہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا چہرہ مبارک بالکل سامنے ہے۔ یہاں سے ہٹ کر ایسی جگہ کھڑے ہوں جہاں مواجہ شریف کی طرف پیٹھ نہ ہوتی ہو قبلہ رُخ ہوکر دعا مانگیں۔

یاد رکھیں کہ مواجہ شریف کی حاضری کے وقت خالق و مالک نے اپنے پاک قرآنِ مجید میں سورۃ النسآء آیت نمبر 63 میں ارشاد فرمایا۔ ترجمہ: اور جب تم اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھو تو اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ آپ کے پاس حاضر ہوں۔ پھر وہ اللہ سے معافی چاہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

جب بھی آپ سلام پیش کریں تو اس آیت کو سامنے رکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ مطہرہ میں شفاعت کی درخواست ضرور کریں۔ سلام کرنے کے ان اوقات کو یاد رکھیں۔

1- تہجد کے وقت۔ چونکہ اس وقت ہر آدمی کی کوشش ہوتی ہے کہ میں جنت کے ٹکڑے میں جا کر نفل ادا کروں۔ مواجہ شریف بالکل خالی ہوتا ہے-2 اشراق کے بعد-3 11 بجے دن- 4 عصر کی آذان سے ایک گھنٹہ پہلے- 5 مغرب کی آذان سے ایک گھنٹہ پہلے-6 عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد آج کل مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ساری رات کھلی رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے حدودِ ریاض الجنۃ میں داخل ہوکر نماز ادا کریں پھر یوں دعا کریں اے ربِ ذوالجلال! تیرے نبیِ برحق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دی ہوئی خبر ہے کہ یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے پس میں تیری جنت میں داخل ہوگیا ہوں جس کی

خبر دی گئی ہے جب کہ تیرا وعدہ ہے کہ تو جس کو ایک بار جنت میں داخل فرما گا پھر اس کو دوبارہ نکال کر جہنم میں داخل نہیں فرمائے گا پس میں جس طرح یقین رکھتا ہوں کہ تیری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول برحق ہے اور یہ جنت کا ٹکڑا ہی ہے اس طرح یہ بھی یقین رکھتا ہوں کہ تو اپنے فضل سے اب مجھے جہنم میں داخل نہیں فرمائے گا کیونکہ تیرے اس ارشاد اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادُ۔

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے عدے کے خلاف نہیں کرتا، پر بھی میرا ایمان ہے۔

ریاض الجنۃ کی نشانی یہ ہے کہ جہاں جہاں سفید قالین ہوگا۔ وہ جنت کا ٹکڑا ہوگا۔ جہاں جہاں سرخ قالین ہوگا وہ حصہ مسجد کا ہے یعنی ریاض الجنۃ سے باہر ہے۔

یوں تو مسجد نبوی کا چپہ چپہ درخشاں ہے۔ مگر ریاض الجنۃ کا وہ ستون جنہیں سنگِ مرمر کے کام اور سنہری مینا کاری سے نمایاں کر دیا گیا ہے۔ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ان ستونوں کو روضۂ انور کی مغربی دیوار کے ساتھ سفید رنگ کے ساتھ ممتاز کیا ہوا ہے۔ یہ خاص ستون ہیں ان کے درمیان جنت کا ٹکڑا ہے۔

سات ستون

1- ستونِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت کا علم ہوجائے تو وہ قرعہ اندازی کرنے لگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا سے وصال فرما جانے کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُس جگہ کی نشاندہی فرمائی۔ ستون کے ساتھ سات فٹ اوپر سنہرے گول دائرے میں لکھا ہوا ہے۔ ھٰذَا اِسْتِوَانَہٗ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

2- ستونِ ابولبابہ

ایک صحابی ابولبابہ سے ایک قصور ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے آپ کو اس ستون کے ساتھ باندھ لیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو منع فرما دیا تھا کہ اس سے کوئی بات نہ کرے پھر اس کی بیوی اور بچوں کو بھی منع کر دیا تھا۔ ابولبابہ ہر وقت زاروقطار، رو رو کر اللہ سے معافی مانگتے۔ دنیا ان کے لیے اندھیر ہو گئی تھی۔ بذریعہ وحی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ابولبابہ کے معافی کی اطلاع دی گئی۔ وہاں اب ایک ستون ہے۔ یہاں نوافل پڑھے جاتے ہیں اور دعائیں مانگی جاتی ہیں اور کثرت سے توبہ استغفار کیا جاتا ہے۔

3- ستونِ وفود

اس جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باہر سے آنے والے وفود سے ملاقات فرماتے تھے۔ اور ضروری ہدایات ارشاد فرماتے آپ یہاں بھی خوب نوافل پڑھیں اور دعائیں مانگیں۔ یہ قبولیت کی جگہ ہے۔

4- ستونِ سریر

اس جگہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اعتکاف فرماتے تھے اور عبادات کی کثرت ہوتی تھی اور رات کو یہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے بستر بچھا دیا جاتا تھا۔

5- ستونِ حرس

اس مقام پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اکثر نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی جگہ بیٹھ کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دروازے پر پہرہ دیا کرتے تھے۔ اس کو ستونِ علی بھی کہتے ہیں۔

6- ستونِ تہجد

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس جگہ ہر تہجد کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ اس جگہ دین و دنیا اور

آخرت کی کامیابی کی دعائیں مانگی جاتی تھیں۔خصوصی طور پر اس جگہ ساری زندگی تہجد کی نماز پابندی کے ساتھ پڑھنے کی دعا مانگیں۔

7- ستونِ حنانہ

یہ جگہ محرابِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔یہیں وہ کھجور کا تنا دفن ہے جو لکڑی کا منبر بن جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق میں بچوں کی طرح رویا تھا۔ایک روایت میں ہے کہ اس کے رونے سے مسجد مبارک گونج اُٹھی تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دستِ اَقدس اس پر رکھا جس سے اس کا رونا بند ہوا۔اور پھر اسی جگہ اس کو دفن کر دیا گیا۔ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تجھے جنت میں اپنے ساتھ رکھوں گا۔جس پر وہ خوش ہوگیا۔اور رونا بند کر دیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میرا منبر میرے حوض پر ہے۔(بخاری، مسلم)

یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میرا منبر جنت کے دروازے پر ہے۔(ابو یعلی)

یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میرے منبر کی سیڑھیاں جنت کے مراتب ہیں۔(طبرانی، فی الکبیر)

یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص میرے منبر کے پاس کسی معمولی سی چیز کے لئے بھی جھوٹی قسم کھائے گا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔(طبرانی)

یہ تمام ستون ریاض الجنۃ میں موجود ہیں۔ان کے پاس جا کر دعا و استغفار کریں اور جب بھی موقعہ ملے ان کے پاس سنتیں اور نوافل ادا کریں۔یہ متبرک مقامات ہیں جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہِ کرم پڑ چکی ہے۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کون سا حصہ ایسا ہوگا جہاں مبارک قدم نہ پڑے ہوں اور صحابہ کرام رضوان اللہِ تعالیٰ علیھم اجمعین نے نمازیں نہ پڑھی ہوں اور نہ صرف مسجد نبوی شریف بلکہ

سارے مدینہ شہر کا کون سا حصہ ایسا ہوگا۔ جہاں ان بابرکت ہستیوں کے قدم نہ پڑے ہوں۔

اصحابِ صفہ کا چبوترا

صفہ سائبان اور سایہ دار جگہ کو کہا جاتا ہے۔قدیم مسجد نبوی کے شمال مشرقی کنارے پر مسجد سے ملا ہوا ایک چبوترہ تھا۔ جواَب مسجد نبوی شریف میں شامل ہے۔
یہ جگہ باب جبرائیل سے اندر داخل ہوتے وقت مقصورہ شریف کے شمال میں موجود ہے 2 فٹ اونچا تانبے کی جالی کے کٹہرے میں گھرا ہوا ہے۔ اس کی لمبائی اور چوڑائی 4040 x مربع فٹ ہے اوراس کے سامنے خدام بیٹھے رہتے ہیں جہاں لوگ قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف رہتے ہیں۔
اگرآپ یہاں بیٹھ کرقرآن پاک کی تلاوت کرنا چاہیں تومشکل ہی سے جگہ ملے سکے۔تاہم پوری کوشش کرکے اس جگہ پرایک قرآن پاک کاختم ضرورکریں۔
اصحابِ صفہ کا یہ چبوترادراصل مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی سب سے پہلی یونیورسٹی تھی جہاں سے اسلام سیکھ کرصحابہ کرام پوری دنیامیں پھیلےاوراسلام کودنیاکےکونے کونے تک پھیلایا۔ یہاں وہ مسلمان رہتے تھے جن کا کوئی گھربار نہ تھا نہ بیوی نہ بچے نہ کوئی اور۔ یہ لوگ اہلِ صفہ کہلاتے تھے۔اس لئے اس جگہ کوصفہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ یوں توصحابہ کرام کی زندگی بہت سادہ تھی۔مگراصحابِ صفہ کی زندگیوں میں اوربھی فقرو سادگی اوردنیاوی چیزوں سے بے نیازی اوربےتعلقی پائی جاتی تھی۔
یہ لوگ دن رات تزکیہ نفس اورکتاب وحکمت کےحصول کی خاطرفیضانِ مصطفوی ﷺ سے فیض یاب ہونے کیلئے خدمتِ نبوی ﷺ میں حاضر رہتے تھے تجارت سے کوئی مطلب تھا نہ زراعت سے کوئی سروکار۔ان حضرات نے اپنی آنکھوں کوآپ ﷺ کے دیدار، کانوں کوآپ ﷺ کے کلمات، اور جسم وجان کوآپ ﷺ کی محبت کے لئے وقف

کررکھا تھا۔ یہ لوگ دین کی دولت سے مالا مال تھے مگر دنیاوی زندگی میں افلاس وناداری کا یہ عالم تھا کہ ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (70) ستّر اصحابِ صفہ کو دیکھا جن کے پاس چادر تک نہ تھی۔ صرف تہبندھ تھا یا فقط کمبل۔ چادر کو گلے میں اس طرح باندھ کر لٹکا لیتے کہ وہ پنڈلیوں تک اور بعض کے ٹخنوں تک پہنچ جاتی اور ہاتھ سے اسے پکڑے رکھتے کہ کہیں ستر کھل نہ جائے۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ نمبر 63)

اصحابِ صفہ کے چبوترے پر کئی معجزات رونما ہوئے ہیں۔ یہاں پر صرف ایک معجزے کا ذکر کیا جاتا ہے۔ حضرت بوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق 70 صحابہ کرام نے پیا پھر بھی ختم نہ ہوا تمام اصحابِ صفہ سیر ہو چکے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیٹ بھر کر پیئو۔ میں نے پیٹ بھر کر پیا اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دودھ کے پیالے کو ختم کیا۔

گنبدِ خضرا

روضۂ اَقدس کے اوپر گنبدِ خضرا ہے۔ اس سبز گنبد سے نور پھوٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے جو اطراف واکناف کو روشن کررہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مینار نور ہے۔ مسلمان دنیا میں جہاں کہیں بھی ہوں ان کی سب سے بڑی تمنا اور آرزو یہی ہوتی ہے کہ گنبد خضرا کو ایک نظر دیکھ لیں۔

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں اس گنبد خضرا کو بار بار دیکھنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چاہنے والے اپنی خوابوں میں دیکھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اَقدس اور گنبد خضرا کا دیدار نصیب فرما دے۔ اور جب وہ خوش قسمتی سے پہنچ جاتے ہیں تو ان کے دل مسرت سے معمور ہو جاتے ہیں۔ اور اکثر گھنٹوں تک گنبد خضرا کو تکتے رہتے ہیں اور آنکھوں کی ٹھنڈک اور روح کی تسکین پہنچاتے ہیں۔

اِبن عمر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ایک جگہ ارشاد فرمایا جو میری زیارت کو آئے اور اس کے سوا اس کی نیت کچھ نہ ہو تو مجھ پر حق ہو گیا ہے کہ میں اس کی سفارش کروں۔(دارقطنی شرح شفاء)

دنیا میں کون ایسا شخص ہوگا جس کو قیامت کے ہولناک منظر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارش کی ضرورت نہ ہو؟ اور کتنا ہی خوش قسمت ہے وہ شخص جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ارادہ کر کے میری زیارت کرے وہ قیامت میں میرے پڑوس میں ہوگا اور جو شخص مدینہ منورہ میں قیام کرے اور وہاں کی تنگی اور تکلیف پر صبر کرے اس کے لئے قیامت کے دن میں گواہ اور سفارشی ہوں گا۔اور جو حرمِ مکہ یا حرمِ مدینہ میں مر جائے وہ قیامت کے دن امن والوں میں اُٹھایا جائے گا۔(مشکوۃ، البیہقی)

متعدد روایات میں آیا ہے کہ جو شخص ارادہ کر کے میری زیارت کو آئے وہ قیامت کو میرا پڑوسی ہوگا۔مطلب یہ ہے کہ محض اسی ارادہ سے آیا ہو۔یہ نہ ہو کہ سفر تو کسی دنیاوی غرض سے ہو اور راستے میں چلتے ہوئے زیارت بھی کر لی۔

اِبن عمر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا تو اس نے مجھ پر ظلم کیا۔(شرح شفاء۔شرح اللباب)

کتنی سخت وعید ہے اور بالکل ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو احسانات اُمت پر ہیں ان کے لحاظ سے مالی وصحت وتندرستی وسعت کے باوجود حاضر نہ ہونا سراسر ظلم و جفا ہے۔(مواھب الدنیہ)

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کر کے مکہ مکرمہ سے تشریف لے گئے تو وہاں کی ہر چیز پر اندھیرا چھا گیا اور جب مدینۃ المنورہ پہنچے تو وہاں کی ہر چیز روشن ہوگئی۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں میرا گھر ہے

اور اس میں میری قبر ہوگی۔ اور مسلمانوں پر حق ہے کہ اس کی زیارت کریں۔ (ابوداؤد)

یقیناً ہر مسلمان پر حق ہے کہ اس پاک جگہ کی زیارت کرے۔ اور کسقدر خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جن کو وہاں کا قیام نصیب ہے کہ ہر وقت یہ سعادت ان کو میسر رہتی ہے۔

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص مدینہ منورہ میں آکر میری زیارت ثواب کی نیت سے کرے۔ (یعنی کوئی غرض نہ ہو) وہ میرے پڑوس میں ہوگا۔ اور قیامت کے دن میں اس کا سفارشی ہوں گا۔ (شرح شفاء البیہقی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حج کے لئے مکہ مکرمہ جائے پھر زیارت کی نیت کر کے میری مسجد میں آئے اس کے لئے دو حج مقبول کا ثواب یعنی اس کے حج کا ثواب دگنا ہوجاتا ہے۔ (کنز فی الاتحاف)

یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مواجہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھے۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ اس کے بعد 70 مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ۔ کہے تو ایک فرشتہ کہتا ہے کہ اے شخص اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نازل کرتا ہے اور تیری حاجت پوری کرتا ہے۔ (رواہ البیہقی، الشفاء)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ۔ کی جگہ یارسول اللہ کہے تو زیادہ بہتر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ علماء نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام لے کر پکارنے کی ممانعت ہے۔

لیکن اگر یہی لفظ روایت میں منقول ہے تو منقول کی رعایت کی وجہ سے ممانعت نہ رہے گی۔ مجھ ناپاک اور ناکارہ کے خیال میں روضۂ اَقدس پر طوطے کی طرح رٹے ہوئے الفاظ کی بجائے نہایت خشوع وخضوع سکون وقار سے ستّر مرتبہ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ ہر حاضری کے وقت پڑھ لیا کریں۔

علامہ زرقانی شرح مواھب میں لکھتے ہیں کہ ستّر مرتبہ کی خصوصیت اس لئے ہے کہ اس عدد کو اللہ کے ہاں قبولیت ہے۔ قرآنِ پاک میں منافقین کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد ہوا کہ اگر ان منافقوں کے لئے ستّر مرتبہ استغفار بھی کریں پھر بھی ان کی مغفرت نہ ہوگی۔

جنت البقیع

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت البقیع میں تشریف لے جاتے تو فرماتے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ.

اے ایمان والو! تم پر سلام ہو! اِن شاء اللہ ہم بھی تمہارے پاس آنے والے ہیں۔ اے اللہ بقیع الغرقد والوں کو معاف فرمادے۔

قیامت کے دن جنت البقیع میں سے ستر ہزار افراد ایسے اُٹھیں گے جو بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

یہ بھی ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ستر ہزار چودھویں کے چاند جیسی نورانی صورتیں جنت البقیع سے اُٹھیں گے۔ خصائص الکبریٰ

حضرت کعب بن احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت البقیع پر فرشتے مامور کئے گئے ہیں جب یہ قبرستان مرنے والوں سے بھر جاتا ہے تو فرشتے اس کے کناروں سے پکڑ کر جنت میں اُلٹا دیتے ہیں۔

یہ مدینۃ المنورہ کا قدیم قبرستان ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر یہاں تشریف لایا کرتے تھے اور اہلِ بقیع کے لئے بخشش اور مغفرت کی دعائیں فرماتے۔ ازواجِ مطہرات کے مزارات کے علاوہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار بھی یہاں

ہے۔اس کے علاوہ بے شمار صحابہ کرام، اولیاء کرام اور حجاج کرام کے مزارات یہاں موجود ہیں۔ یہ قبرستان روزانہ بعد نماز نمازِ فجر اور بعد نمازِ عصر ایک ایک گھنٹہ عام زیارت کے لئے کھول دیا جاتا ہے۔

ورودِ قبا

8 ربیع اول 13 سن نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مطابق 20 ستمبر 622ء بروز پیر دوپہر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبا کی بستی میں داخل ہوئے یہ محض حسنِ اتفاق ہی نہیں بلکہ مشیتِ الٰہی کی اندازہ فرمائی تھی جو قابلِ غور ہے۔

☆ جس دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی (وہ بھی پیر کا دن)

☆ جس دن منصب نبوت سونپا گیا (وہ بھی پیر کا دن)

☆ جس دن سفرِ ہجرت پر مکہ مکرمہ سے نکلے (وہ بھی پیر کا دن)

☆ جس دن قبا میں ورود فرما ہوئے (وہ بھی پیر کا دن)

☆ جس دن قبا میں نبوت کا 13 واں سال مکمل ہوا (وہ بھی پیر کا دن)

☆ جس دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے (وہ بھی پیر کا دن)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیر کا دن بہت زیادہ پسند تھا اور اسی لئے اکثر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دن روزہ دار ہوتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول مبارک تھا کہ ہر ہفتہ کے دن پیدل یا سوار ہو کر مسجد قبا میں تشریف لے جاتے اور اس میں دو (2) رکعت نماز ادا فرماتے۔ (بخاری، مسلم)

مسجد قبا

ابوامامہ سہیل بن حنیف سے مروی ہے کہ تاجدارِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ تَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ وَجَآءَ مَسْجِدُ قُبَا فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ کَانَ لَہٗ اَجْرُ عُمْرَۃٍ ۔اخبار مدینۃ الرسول

جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد قبا میں آکر دو رکعت نماز ادا کی اس کو عمرے کے برابر ثواب ملے گا۔

اُس وقت جب کہ مکہ معظّمہ میں دعوتِ حق کے جواب میں ہر طرف سے تلوار کی جھنکار سُنائی دے رہی تھی۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دارُالامان یعنی مدینہ منورہ کی طرف رُخ کرنے کا حکم دیا۔ اور رسالت کا آفتابِ عالمتاب جو مکہ مکرمہ کے اُفق پر طلوع ہو چکا تھا۔ اب نورِ نبوت سے دنیا کو بُقعہ نور بنانے کا عزمِ صمیم لے کر تاریخِ عالم میں ایک زبردست انقلاب کا آغاز مدینہ منورہ سے فرمانا ہے۔ ہجرت کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفاقت میں جبلِ ثور کی چوٹی پر تین دن تک غارِ ثور کو رونق بخشی۔ اور پھر رواں دواں، کشاں کشاں، منزل بہ منزل پر سُوئے مدینہ گامزن ہوئے۔

مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر جو آبادی ہے، اسے قبا کہا جاتا ہے۔ یہاں انصار کے بہت سے خاندان آباد تھے۔ ان میں عمرو بن عوف کا خاندان بھی تھا۔ اس خاندان کے سربراہ کلثوم بن الہدم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قبا میں چار دن قیام فرمایا۔ یہ شرف اسی خاندان کے مقدر میں لکھا تھا۔ (بعض روایات میں اٹھارہ اور پندرہ دن کا بھی ذکر ہے)

قیام قبا کے درمیان، تاریخِ اسلام کے ذریں باب کو تعمیر مسجد جیسے مقدس شاہکار سے شروع کیا گیا۔ حضرت کلثوم بن الہدم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اُفادہ زمین جہاں کھجوریں خشک کی جاتی تھیں، اسی مبارک قطعہَ زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دستِ حق پرست سے مسجدِ قبا کی بنیاد رکھی۔ مسجد کی تعمیر میں مزدوروں کے ساتھ ساتھ شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی مصروفِ کار رہے۔ بھاری اور وزنی پتھر اٹھاتے۔ عقیدت مند آتے اور عرض کرتے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہمارے ماں باپ قربان جائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چھوڑ

دیں، ہم اٹھائیں گے۔

آپ ﷺ ان کی درخواست کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے چھوڑ دیتے مگر پھر اسی وزن کا پتھر اٹھا لیتے۔ اسلام کی تاریخ میں یہی مسجد سب سے پہلے تعمیر ہوئی جس کی شان میں قرآنِ کریم میں ارشاد ہے۔

ترجمہ: جو مسجد اول روز سے تقویٰ پر قائم کی گئی تھی، وہی اس کے لئے موزوں ہے کہ آپ ﷺ اس میں (عبادت کے لئے) اللہ کے سامنے کھڑے ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ کو پاکیزگی اختیار کرنے والے پسند ہیں۔ (سورۃ توبہ 108)

مدینہ منورہ میں منافقین کا گروہ مسلسل مسلمانوں کے خلاف شازشوں میں شریک رہتا تھا۔ ایک دفعہ ان منافقوں کے درمیان یہ طے پایا گیا کہ مدینہ منورہ میں یہ منافق لوگ اپنی ایک الگ مسجد بنالیں، تاکہ عام مسلمانوں سے بچ کر وہ منافق جو اسلام کی آڑ میں مسلمان بن کر مسلمانوں کے خلاف کام کر رہے تھے، ان کیلئے علیحدہ جتھہ بندی اس طرح کی جاسکے کہ اس مذہب کا پردہ پڑا رہے اور آسانی سے اس پر کوئی شک شبہ بھی نہ کرسکے۔ وہاں نہ صرف یہ کہ منافقین منظم ہوں اور آئندہ کاروائیوں کیلئے مشورے کرسکیں بلکہ جو مخبر خبریں اور ہدایات لے کر آئیں وہ بھی غیر مشتبہ فقیروں اور مسافروں کی حیثیت سے اس مسجد میں ٹھہر سکیں۔ یہ تھی وہ ناپاک سازش جس کے تحت مسجد ضرار تیار کی گئی تھی۔

مدینہ منورہ میں اس وقت دو مسجدیں تھیں۔ ایک مسجدِ قبا جو شہر کے مضافات میں تھی، دوسری مسجدِ نبوی ﷺ جو شہر کے اندر تھی۔ ان دونوں مسجدوں کی موجودگی میں ایک تیسری مسجد بنانے کی کوئی ضرورت نہ تھی، بلکہ اس کے برعکس ایک نئی مسجد بننے کے معنی یہ تھے کہ مسلمانوں میں خواہ مخواہ تفریق رونما ہو۔ یہ لوگ مجبور ہوئے کہ اپنی مسجد بنانے سے پہلے اس کی ضرورت ثابت کریں۔

چنانچہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے اس تعمیرِ نو کے لئے یہ عذر پیش کیا کہ بارش اور جاڑے کی راتوں میں عام لوگوں کو خصوصًا ضعیفوں اور معذروں کو جو اِن دونوں مسجدوں سے دور رہتے ہیں۔ پانچوں وقت حاضری دینی مشکل ہوتی ہے۔

لہٰذا ہم محض نمازیوں کی سہولت کے لئے یہ ایک نئی مسجد تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ ان ارادوں کے ساتھ جب مسجد ضرار بن کر تیار ہوئی تو یہ شرپسند، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ایک مرتبہ خود نماز پڑھا کر ہماری مسجد کا افتتاح فرمادیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اس وقت میں جنگ کی تیاری میں مصروف ہوں، اور ایک بڑی مہم درپیش ہے۔ اس مہم سے واپس آ کر دیکھوں گا۔

اس کے بعد حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے ساتھ تبوک کی طرف روانہ ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غیر موجودگی میں یہ لوگ اپنی شازشوں اور ریشہ دوانیوں میں مصروف رہے۔ حتیٰ کہ انہوں نے یہاں طے کرلیا تھا کہ اُدھر رومیوں کے ہاتھوں مسلمانوں کا قلع قمع ہو، اِدھر یہ فوراً ہی عبداللہ بن ابی کے سر پر تاجِ شاہی رکھ دیں۔ لیکن تبوک میں جو معاملہ پیش آیا اس نے ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ واپسی پر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ کے قریب ذی اَوان کے مقام پر پہنچے تو یہ آیاتِ مبارکہ نازل ہوئیں۔

ترجمہ: کچھ اور لوگ ہیں، جنہوں نے ایک مسجد بنائی اس غرض کیلئے کہ (دعوتِ حق کو) نقصان پہنچائیں، اور (اللہ کی بندگی کرنے کی بجائے) کفر کریں، اور اہل ایمان میں پھوٹ ڈالیں اور (اس بظاہر عبادت گاہ کو) اُس شخص کیلئے کمین گاہ بنائیں جو اس سے پہلے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف برسرِ پیکار ہو چکا ہو۔ وہ ضرور قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہمارا ارادہ بھلائی کے سوا کسی دوسری چیز کا نہ تھا، مگر اللہ گواہ ہے کہ وہ قطعی جھوٹے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہرگز اس عمارت میں کھڑے نہ ہونا، جو مسجد اول روز سے تقویٰ پر قائم کی گئی تھی، وہی اس کیلئے زیادہ موزوں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس میں

(عبادت کیلئے) کھڑے ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو پاکیزگی اختیار کرنے والے ہی پسند ہیں۔ (سورۃ توبہ 108)

مسجد اجابہ

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن عالیہ کی طرف سے تشریف لائے اس جگہ پر دو رکعت نماز ادا فرمائی ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طویل سجدہ فرمایا اور اس میں دعا فرمائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ میں نے اپنے رب تعالیٰ سے امت کیلئے تین دعائیں مانگیں۔ دو دعائیں قبول کی گئیں اور ایک سے روک دیا۔

1۔ یا اللہ میری امت قحط سالی کے سبب ہلاک نہ ہو،۔۔۔قبول ہوئی۔

2۔ یا اللہ میری امت غرق ہونے سے ہلاک نہ ہو،۔۔۔قبول ہوئی۔

3۔ یا اللہ میری امت آپس میں نہ لڑے، منع فرما دیا گیا۔ یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔

جذب القلوب۔ راحت القلوب۔

مسجد قبلتین

یہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ مسجد تاریخِ اسلام کے اہم ترین واقعہ کی علامت ہے۔ ابتدا میں مسلمان بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک مکہ معظّمہ میں تشریف فرما رہے۔ یہی دستور رہا۔ مدنی زندگی کے ابتدائی ایام میں بھی بیت المقدس ہی قبلہ تھا۔ (تقریباً 20 ماہ تک) بیت المقدس مسلمانوں کیلئے اس لئے بھی مقدس تھا کہ یہاں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِعراج کیلئے تشریف لے گئے تھے۔

لیکن اس تمام عرصے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ دلی تمنا رہی کہ مسلمان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تعمیر کردہ خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کریں۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بار بار اس تمنا میں آسمان کی طرف دیکھتے۔ بلا آخر ایک روز عینِ نماز کی حالت میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ترجمہ: یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرہ انور کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا ہم دیکھ رہے ہیں۔ لو ہم اُس قبلے کی طرف پھیر دیتے ہیں، جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پسند کرتے ہیں۔ مسجدِ حرام (خانہ کعبہ) کی طرف رُخ پھیر دیں، اب جہاں کہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوں اس (یعنی بیت اللہ شریف) کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کریں۔ (البقرہ 144)

یہ حکم رجب یا شعبان سنہ 2 ہجری میں نازل ہوا تھا۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بشر بن بَرا ابن معرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں بنو سلمہ تشریف لے گئے تھے۔

وہاں ظہر کی نماز کا وقت ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بنو سلمہ کی مسجد میں نماز کی امامت فرما رہے تھے اور دو رکعتیں پڑھا چکے تھے کہ تیسری رکعت میں یکا یک وحی کے ذریعہ تحویلِ قبلہ کی آیت نازل ہوئی اور اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اقتدا میں جماعت کے تمام لوگوں نے بیت المقدس سے بیت اللہ شریف کی طرف رُخ کر لئے۔ بیت المقدس مدینہ منورہ سے عین شمال میں واقع ہے۔ اور بیت اللہ شریف بالکل جنوب میں ہے۔

نماز باجماعت پڑھاتے ہوئے قبلہ تبدیل کرنے کا حکم آتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیت المقدس کی طرف سے رخ پھیر کر بیت اللہ شریف کی طرف کیا تو مقتدیوں کو بھی صرف رخ ہی نہیں بدلنا پڑا، بلکہ کچھ نہ کچھ انہیں بھی چل کر اپنی صفیں درست کرنی پڑی ہوں گی۔ اس طرح سے نماز کی دو رکعتیں بیت المقدس کی جانب اور دو رکعتیں کعبۃ اللہ کی جانب ادا فرمائی گئیں۔ اسی لئے اس مسجد کو مسجدِ قبلتین یعنی دو قبلوں والی مسجد کہا جاتا ہے۔ مسجد کے اندر بیت المقدس کی جانب والی دیوار پر تحویل قبلہ والی عربی میں لکھی ہوئی ہے جس جانب کھڑے ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم امامت فرما رہے تھے۔

مسجدِ جمعہ

مسجد قبا سے کچھ فاصلے پر مدینہ منورہ کے راستہ قبیلہ بنوسالم آباد تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ہجرت کے موقع پر قبا کی بستی سے مدینہ منورہ روانہ ہوئے تھے تو جمعہ کا روز تھا۔ ابھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیلہ بنوسالم بن عوف میں پہنچے تھے کہ جمعہ کی نماز کا وقت ہو گیا۔ اسی مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ جمعہ ادا فرمائی۔ مدینہ منورہ میں یہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے پہلا جمعہ تھا۔ اس جگہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کی نماز ادا فرمائی تھی۔ اب خوبصورت مسجد بنادی گئی ہے۔ جو صرف نماز کے وقت کھلتی ہے۔

قبا سے واپسی پر اگر موقع ملے تو مسجدِ جمعہ میں دو رکعت نفل ادا کریں۔ مسجد قبا سے مدینہ منورہ کی طرف واپس آتے ہوئے تقریباً کچھ ہی فاصلے پر دائیں ہاتھ کو ایک سڑک مڑتی ہے۔ مڑنے کے بعد سیدھے ہاتھ سڑک پر یہ سفید مسجد واقع ہے۔

مسجدِ غمامہ

یہ مسجد شہر ہی میں حرمِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہے، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں عیدین کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ اس کو مسجدِ مصلیٰ بھی کہتے ہیں اور یہاں سے جہاد کے لئے لشکر روانہ کئے جاتے تھے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں نمازِ استسقاً پڑھائی تھی۔ اور اسی وقت بادل نمودار ہوئے اور بارش شروع ہوگئی اس لئے یہ مسجد غمامہ (بادل) سے موسوم ہے۔

مسجدِ ابوبکر صدّیقؓ

مسجدِ غمامہ کے قریب شمال میں مسجدِ ابوبکر صدیقؓ ہے۔ ملّا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے وہاں کچھ نمازیں پڑھی تھی۔

مسجدِ عمر فاروقؓ

یہ مسجد بھی مسجدِ غمامہ کے قریب ہی واقع ہے اور بہت زیادہ خوبصورت ہے۔

مسجدِ علیؓ

یہ مسجدِ غمامہ کے قریب ہے۔ یہاں حضرت علیؓ نے نمازِ عید ادا کی تھی۔ یہاں کی ہر مسجد کا ڈیزائن دوسری مسجدوں سے مختلف اور خوبصورت ہے۔

مسجدِ فاطمۃ الزہراءؓ

یہ مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قریب ہی مغربی سمت واقع ہے۔ اور سیّدہ فاطمۃ الزہراءؓ سے منسوب ہے۔

ہر حاجی کو گھر پہنچنے پر کچھ سوالات خود سے کرنے چاہئیں

کیا میں نے یہ سفر اپنی ذات کی خوشی کیلئے اختیار کیا تھا یا اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کیلئے؟ کیا اس لئے کیا تھا کہ میں حاجی کہلواؤں اور لوگ مجھے بہت نیک اور پارسا سمجھیں۔

کیا قیامِ بیت اللہ کے دوران میرے صحیح عقائد میں پختگی آئی ہے اور میرا دل شرک اور بدعات سے پاک ہو گیا ہے۔ جو کم علمی اور ایمان کی کمزوری کی وجہ سے روزمرّہ کی زندگی میں شامل ہوئے تھے اور کم علم والے لوگوں نے ثواب کی ترغیب دے کر میرے ذہن میں ڈال دئے تھے۔ کیا میرے ایمان کی سمت درست ہو گئی ہے؟

کیا مجھے یہ سبق یاد ہو گیا ہے کہ تمام کائنات کا صرف ایک ہی مالک ہے۔ اسی کی عبادت کرنی چاہئے اور اپنی حاجات کیلئے اسی سے مناجات کرنی چاہئیے۔ وہی ہر ایک کو رزق دیتا ہے اور سب کا پالن ہار ہے یا کوئی اور حاجت روائی نہیں کرسکتا۔ توحید کیا ہے؟ کیا آپ کو اس کا ادارک ہو گیا ہے؟

وہاں قیام کے دوران کیا آپ نے اپنے میزبان کو پہچان لیا ہے کہ وہ لاکھوں افراد

کو دعوت دیتا ہے کہ میرے گھر میں آ ؤ اور میرے مہمان بنو۔ میں تمہاری خواہشات کو پورا کروں اور اپنے فضل وکرم سے مزید نوازوں گا۔ لاکھوں زبان پر ایک ہی صدا ہے۔ ترجمہ: میں حاضر ہوں۔ اے میرے مالک میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ کے الفاظ نے تو شرک کی نفی کر دی۔ لیکن کیا دل بھی زبان کا ساتھ دے گا کیا میں اس پر سختی سے عمل پیرا ہوسکوں گا؟ کیا میں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ بقیہ زندگی کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر گزاروں گا؟ کیا میں نے مشاہدہ کیا؟

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود وایاز　　　　نہ کوئی بندہ رہا نہ بندہ نواز

اللہ کے گھر میں سب ایک ہیں۔ امیر غریب پر، صحت مند کو اپاہج پر، گورے کو کالے پر، بڑے کو چھوٹے پر کوئی فوقیت نہیں۔ یہاں سب برابر ہیں۔ سب ایک ہی راہ کے راہی ہیں۔ سب کا مقصد بھی ایک ہے۔ عرفات میں ایک ہی لباس زیب تن کئے ہوئے ہیں۔ ایک ہی طرح پہنے ہوئے اور ایک ہی دن حاضر ہیں زبان پر ایک ہی ترانہ ہے۔

میدانِ عرفات جہاں کبھی پیغمبروں کا، اللہ کے ولیوں کا گزر ہوا اور بسیرا ہوا، حج کے دن۔ میں اور لاکھوں مجھ جیسے۔ ان بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے پہنچے اور اللہ کے حکم کے آگے سر جھکا دیا۔ سجدہ ریز ہوئے۔ اس انبوہِ کثیر کو فرشتوں نے بھی دیکھا ہوگا اور حیرت زدہ ہو کہا ہوگا۔ یہ وہی انسان ہے جس کے متعلق ہم نے کہا تھا زمین پر فساد برپا کرے گا۔ یہ تو واپس آ گیا۔ اس نے تو رجوع کرلیا اور اللہ کی پناہ میں آ گیا۔

یہاں بھی اللہ کے نزدیک تر وہ ہیں، جو نیکی اور پرہیزگاری کے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں۔ متقی ہیں اللہ کی ذات سے ڈرتے ہیں اور ایسے بھی جو لاابالی سے اِدھر اُدھر پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا خوف انہیں دامن گیر نہیں ہوتا۔ یہاں سے نامراد وہ بھی نہیں لوٹیں گے مگر متقیوں اور پرہیزگاروں کی بات ہی کچھ اور ہے۔

ذرا ٹھہریئے اور سوچیئے کہ میرا شمار کن لوگوں میں ہوتا ہے؟

طواف کے دوران، صفا اور مروہ میں چلتے ہوئے، مقام ابراہیم علیہ السلام پر دوگانہ پڑھتے ہوئے، زم زم نوش کرتے ہوئے کیا مجھے بھی خانہ کعبہ، اللہ کے گھر کی عظمت کا صحیح طور پر ادارک ہوا؟ میدانِ عرفات کی مٹی اور دُھول، مزدلفہ میں رات کو آسمان کے نیچے شب بسری، منٰی میں خانہ بدوشی، حج کے دوران اتنے دنوں کا قیام کیا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری کیلئے تھا یا سیر وتفرح کی غرض سے۔

چند تاریخی مقامات کو دیکھنا اور کچھ مذہبی روایات اور رسومات کو چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے پورا کرنا۔ میں نے اس سفر سے کیا حاصل کیا؟ یہ روحانی سفر میری آئندہ زندگی پر کیا اثرات مرتب کرے گا؟

ٹھہریئے! میں یاد کرلوں کہ کتنا وقت میں کمرے یا خیمے میں پڑا بے سدھ سوتا رہا؟ کس قدر وقت فضول بات چیت اور بحث ومباحثہ میں صرف کیا یا بازاروں میں بے ضرورت گھومتا رہا اور بعض اوقات نامناسب انتظامات پر برہم ہوا؟

کس جگہ پر جو دنیا میں سب سے متبرک ہے جہاں فرشتے بھی پَر نہیں مار سکتے۔ کیا میں نے سوچا ہے کہ اپنے مالک کے آگے اپنی غلطیوں کا اعتراف کروں؟ اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہاؤں اور اس سے گڑگڑا کر معافی مانگوں۔ اپنی آئندہ کی زندگی میں کمزوریوں پر قابو پانے کیلئے اس سے مدد کی درخواست کروں۔ نفس کی خواہشات پر کیوں کر قابو پاؤں؟ شیطان کے ہتھکنڈوں سے کیونکر بچوں۔

اے اللہ! مجھے اپنے وعدوں پر ثابت قدم رکھ۔ جو میں نے تجھ سے تیرے گھر پر حاضری کے وقت کئے تھے۔ میں انہیں کبھی نہ بھلا پاؤں گا۔ تجھ سے ڈرتا ہوں، برائیوں سے بچتا ہوں اور حتی الوسع نیکیوں سے اپنا دامن بھرتا ہوں۔ اے اللہ! یہ صرف تیری توفیق سے ہی ممکن ہے۔

کیا میں وہاں رٹی رٹائی دعائیں مانگتا رہا جس کا مجھے کوئی علم نہیں کہ کیا کہہ رہا ہوں، مانگ رہا ہوں یا میں نے دل کی اتھا گہرائیوں میں ڈوب کر آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سے اپنے دل کا حال اپنے مالک کو سنایا اور اس سے ہدایت کا طلبگار رہا؟

میں نے وہاں کیا سبق سیکھا؟ اپنے پاس سے دینا دوسروں سے لینا اوپر والا ہاتھ، نیچے والے ہاتھ سے کہیں بہتر ہے۔

کیا میں نے حج کے دوران بھی اپنے سابقہ معمولات کے مطابق شکائیتوں اور محرومیوں کا رونا جاری رکھا۔ مجھے یہ نہیں ملا۔ مجھے وہ نہیں ملا۔ مجھ سے ایسا سلوک ہوا جس کی مجھے توقع نہ تھی۔ آپ اللہ کے مہمان تھے۔ وہاں جو بھی ہوا سب اللہ کی مرضی سے ہوا۔ سب اس کے علم میں ہے۔

ذرا سوچیئے! کیا آپ نے بھی اچھے مہمان کا طرزِ عمل اپنایا؟ آپ نے حج کے اخراجات کیلئے اور بہتر خدمات کیلئے کثیر رقم صَرف کی مگر اس کے بدلے انتہائی خراب سہولتیں فراہم کی گئیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ میں نے منتظمین حج اور دیگر افراد سے ضرورت سے زیادہ توقعات کی امید رکھی ہو ان حالات میں جبکہ دینا سمٹ کر ایک جگہ اکٹھی ہوگئی ہو جو کچھ امور لیڈرز اور دوسروں کے اختیار سے باہر ہو جاتے ہیں۔ ان کا شکوہ کرنا عبث ہے۔

کیا میں نے حج پر رخصت ہونے سے پہلے ہر طرح کی معمولات اور توقع مشکلات کا مطالعہ کر لیا تھا میں نے ایسی میٹنگ اور تربیت گاہوں میں شمولیت کی تھی جہاں سے مجھے معقول آگاہی مل سکتی۔ اپنی بے جا خفگی پر کیا میں نے متعلقہ افراد سے معذرت طلب کی تھی؟

کیا آپ نے اپنے میزبان (یعنی اللہ ربُ العزت) نے آپ کی خبر گیری کی؟ کیا آپ نے اس کی معیت کا پورا لطف اٹھایا؟

زندگی کا آغاز از سرِ نو

ایک مسلمان کیلئے حج کی ادائیگی، اس کی زندگی کا نیا موڑ ہے۔ بری عادتوں کو خدا حافظ کہنا، بھلائیوں میں سبقت لے جانا اور ایمان میں پختگی پیدا ہونا۔ یہ تو آغاز ہے۔ دن بدن انشاء اللہ، اس میں ترقی ہوگی۔ زبان کی درشتگی اور دل کی سختی میں ضرور کمی ہوئی گی۔ اگر میں ایسا محسوس نہیں کرتا تو کہیں نہ کہیں کمی رہ گئی ہے۔ مجھے اب کیا کرنا ہوگا؟ کیا میں ایک بہتر انسان بن کرا بھروں؟

کیا مجھ میں نرم دلی در آئی ہے؟ میں نے درگزر کی عادت کو اپنا لیا ہے اگر ایسا نہیں ہوا تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ اپنی زیادتیوں پر متعلقہ افراد سے معذرت اور ان کے نقصانات خواہ وہ مالی ہوں، یا نفسیاتی یا جسمانی کی تلافی۔ میرا ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں میرے حج کی مقبولیت کی پہلی نشانی ہوگی۔

مالک دوجہاں نے مجھے اپنے گھر بلایا۔ میری فریاد کو سنا اور مجھ پر اپنی عنایات اور مہربانیوں کی بارش برسادی۔ میرے سارے گناہ دھل گئے اور میں ایک اجلا اجلا انسان بن گیا۔ کیا اس کی ذات کی صفتوں کا، لیکن تو مجھ میں بھی ودیعت کر گیا کہ میں بھی اس کی مخلوق سے محبت کروں، ان کی غلطیوں پر درگزر کروں۔ اچھے کاموں پر ان کی حوصلہ افزائی کروں۔ میری بندگی اور عبادات میں خشوع وخضوع ہو، اس کی ادائیگی میں تساہل کو دخل نہ ہو۔

میرا قیام، میرا رکوع وسجود، اسی طرح ہو جس کی تعلیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی۔ میں برائیوں سے اجتناب کروں اور بھلائیوں کی طرف لپکوں، میں متقی بن جاؤں۔ اپنے دامن کو زندگی کی راہ پر لگی خاردار جھاڑیوں سے بچاتا ہوا گزر جاؤں اور اپنے دامن کو تار تار ہونے سے بچالوں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، وہ میرے آئیں گے۔ فائدے حاصل کرنے اور اِس سے بڑھ کر میرے لئے فائدہ کیا ہوگا؟ جب کہ مجھے خود اپنی شناخت ہو جائے۔ میں اُس ذات (اللہ تعالیٰ) کے آگے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اپنا سر جھکانا سیکھ لوں۔ اس کے آگے سجدہ ریز ہو کر عزت ورفعت پالوں۔

دنیا میں اللہ تعالیٰ کا گھر دیکھ لیا اور اس کے انوارات کا بذات خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا اس سے توقع رکھوں کہ وہ مجھے ابدی گھر اپنی جنت نہ صرف دیکھائے بلکہ اس کے مکینوں میں سے کر دے اور میں جو اس کے گھر کو دیکھ کر مسحور ہو گیا تھا۔

جب اس کی ذات کو ان گنہگار نگاہوں سے دیکھوں تو اُن سے تار بندھ جائے، موتیوں کی لڑی بہہ نکلے۔ یہ آنسو خوشی کے ہوں گے۔

حج سے واپسی پر مجھے کن باتوں کو اپنانا چاہیئے؟

فضول دنیاوی گفتگو اور کام جو میری آخرت کیلئے سودمند نہیں ہیں۔ ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ یہ میرے اچھے کاموں کے راستے میں حائل ہوں گے اگر مجھ میں کوئی بُری عادت ہے یا ایمان کی کمزوری ہے تو اس کو بتدریج ختم کرنے کی کوشش کروں۔

اچھے اور صالح لوگوں کی صحبت اختیار کروں۔ ایسے حلقوں میں شمولیت کروں جہاں ایک دوسرے سے علمی اور دینی باتوں کا تبادلہ خیالات ہوتا ہے۔

نماز کو پابندی سے مسجد میں امام صاحب کے پیچھے نہایت خشوع وخضوع سے ادا کروں اکثر اوقات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر، تسبیح وتہلیل کروں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے درودِ پاک پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قرب حاصل کروں۔ قرآن پاک کی تلاوت باقاعدگی سے کروں اور اللہ تعالیٰ کے فرمودات پر عمل کروں۔

ہر ایک کے ساتھ نرمی اور بردباری سے پیش آؤں اور لین دین میں ایمان داری

اپناؤں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت خلوص سے کروں اور اُسکی مخلوقات کے حقوق دیانتداری سے ادا کروں۔ حلال وحرام میں تمیز کروں۔ صرف حلال کو استعمال میں لاؤں۔ شبہ کی صورت میں جس کا صحیح ہونے کا زیادہ احتمال ہوا، اس پر عمل کروں۔ خود بھلائی کروں، اور دوسرے لوگوں کو اس کی ترغیب دوں۔ بُرائی سے بچوں اور اچھائی میں دوسروں کے ساتھ تعاون کروں۔ دوسروں سے نیکی کی باتیں سیکھوں اور جو میرے علم میں ہوں، دوسروں کو سیکھاؤں۔ خواہ مخواہ دوسروں پر تنقید کرنے سے پرہیز کروں۔ اللہ تعالیٰ کے راستے پر خرچ کروں۔ وہ دولت جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی کی عطا کردہ ہے۔ اسے خرچ کرنے میں ہچکچاہٹ کیوں ہو؟ اللہ تعالیٰ کے فرض کردہ حقوق العباد کو احسن طریقے سے ادا کروں۔ کامیاب حج کی ادائیگی اور دوسری نیکیوں پر نہ اِتراؤں۔

نوٹ: سورۃ انفال کی آیات 1 تا 4 کو غور سے پڑھوں، سمجھنے کے ساتھ ساتھ ان پر غور وفکر کروں اور ان پر عمل پیراہ ہوں۔

رات کو سونے کیلئے بستر پر جانے اور بتی گُل کرنے سے پہلے اپنی دن بھر کی مصرفیات کا جائزہ لوں۔ اگر کچھ غلطیاں مجھ سے سرزَد ہوئیں تھیں تو پھر میں خود شرمندگی محسوس کروں۔ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگوں اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا سچے دل سے پکا عہد کروں۔ مقدور بھر اللہ تعالیٰ سے ڈروں۔ (التغابن 16)

اگر ہماری اللہ تعالیٰ کے گھر میں حاضری نے گھر واپسی پر ہماری آخرت کو نہیں سنورا، اور ہمارے طور اطوار، قول وفعل میں بھلائی کی طرف ترقی نہیں ہوئی تو یہ سمجھ لیں کہ ایک بیمار ہسپتال میں دو تین ہفتے رہا، لیکن کڑوی دوائی لینے سے انکار کرتا رہا اور اپنا علاج معالجہ نہیں کروایا اور اس خام خیالی میں کہ صرف ہسپتال میں قیام کرنے سے وہ تندرست ہو گیا ہے اور گھر واپس آ گیا ہے تو یہی کہہ سکتے ہیں کہ وہ احمقوں کی جنت میں رہتا ہے۔ حج کی ادائیگی کیلئے ہزاروں میل کا سفر طے کیا، راستے کی صعوبتیں اٹھائیں،

ایک کثیر رقم صرف کی اور خالی ہاتھ نا کام ونامراد واپس ہوا۔

آیئے دعا کریں کہ اے اللہ! ہمیں ہدایت نصیب فرما، ہمارے دلوں سے کجی کو دور کردے اور بھلائیوں کی طرف مائل کردے۔

ہماری حاضری کو قبول فرمالے اور ہم سے حج کے مناسک کی ادائیگی کے دوران جو کوتاہیاں سرزد ہوئیں ہوں ان سے درگزر کر۔ ہمارا یہاں آنا، یہاں رہنا اور تجھے یاد کرنا یہ سب تیری توفیق سے ہی ممکن ہوا۔ ہماری حاضری کو شرف قبولیت بخش۔ بیشک تو ہی سب سے بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ آمین

يَا اَللّٰہُ۔ يَا رَحْمٰنُ۔ يَا رَحِيْمُ۔ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔

عمرہ سے متعلق سوالات وجوابات

قارن کا حج سے پہلے زائد عمرے کرنا

سوال: اگر کوئی قارن جس نے حج اور عمرے کے احرام کی ایک ساتھ نیت کی ہے، وہاں پہنچ کر ایک عمرہ ادا کر لیتا ہے، لیکن حج سے پہلے وقت میں گنجائش ہونے کی صورت میں وہ مزید عمرے کرنا چاہے تو اس کی کیا صورت ہوگی؟

جواب: قارن ایک عمرہ ادا کرنے کے بعد حج سے پہلے اُس احرام سے مزید عمرے نہیں کر سکتا، البتہ نفلی طواف کر سکتا ہے، ہاں حج کے بعد مزید عمرے سکتا ہے۔ البتہ متمتع حج سے پہلے مزید عمرے کر سکتا ہے، لیکن اس کے لئے بھی بہتر یہ ہے کہ اگر بعد میں وقت ہو تو حج کے بعد مزید عمرے کرے۔

عمرہ اور حج کی نیت

سوال: عمرہ اور حج کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ احرام کی چادریں باندھ اوڑھ کر احرام کی نیت سے دو نفلیں پڑھیں اس کے بعد دل میں ارادہ کریں کہ میں عمرہ کا یا حج کا احرام باندھتا ہوں۔ عمرہ کے احرام کے وقت زبان سے نیت کے یہ الفاظ بھی کہیں تو بہتر ہے۔

عربی۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ.

اس کے ساتھ ہی تلبیہ پڑھیں، بس احرام بندھ گیا اور حج کے احرام کے وقت یہ الفاظ کہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ۔ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔ وَاَعِنِّیْ عَلَیْہِ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ۔ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِہٖ لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

اور ساتھ ہی تلبیہ پڑھیں نیت کر کے تلبیہ پڑھنے کا نام احرام ہے۔

عمرہ کی نیت کس وقت کی جائے

سوال: عمرہ کی نیت کس وقت کی جائے؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ گھر سے چلتے وقت نیت نہ کریں بلکہ صرف احرام کی چادریں باندح لیں اور نفل پڑھ لیں، جب جہاز پر سوار ہو جائیں اور جہاز اوپر اُٹھ جائے تو اس وقت نیت کریں، کیونکہ بعض اوقات جہاز لیٹ ہو جاتا ہے یا اس روز کسی اور وجہ سے جانا نہیں ہوتا تو نیت کی وجہ سے احرام کی پابندیوں میں ٹھہرنا پڑے گا۔اس لئے گھر سے روانگی کے وقت نیت نہ کریں۔ یہ احتیاطاً کہا جاتا ہے شرعی مسئلہ نہیں ہے۔البتہ میقات گزرنے سے پہلے احرام باندھنا ضروری ہوتا ہے جس میں نیت اور تلبیہ دونوں ضروری ہیں۔

حج سے پہلے نفلی عمرے کرنا

سوال: کیا حج سے پہلے مزید نفلی عمرے کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر حج کے بعد آپ کو مکہ مکرمہ میں قیام کا وقت ملتا ہے تو اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ آپ نفلی عمرے حج کے بعد کریں لیکن اگر حج کے فوراً بعد روانگی کی تاریخ ہے تو اس صورت میں تمتّع کرنے والے حج سے پہلے بھی نفلی عمرے کر سکتے ہیں۔

عمرہ کا تلبیہ موقوف کرنے کا وقت

سوال: عمرہ کے احرام کے بعد جو تلبیہ پڑھنا شروع کیا ہے یہ تلبیہ کب تک پڑھتے رہنا چاہیے؟

جواب: عمرہ کا تلبیہ حجرِ اسود کے استلام تک پڑھنا چاہیے طواف شروع کرنے سے پہلے حجرِ اسود کا استلام کرتے وقت تلبیہ موقوف کر دیں۔

احرام کی پابندیوں کے متعلق سوالات

وضو کرتے وقت اگر بال گریں

سوال: میری داڑھی کے بال بہت کمزور ہیں وضو کرتے وقت بال گرتے ہیں احرام کی حالت میں کس طرح احتیاط کی جائے؟

جواب: بال اگر کھینچ کر نکالے یا کاٹے یا توڑے یا رگڑنے سے بال ٹوٹ جائیں تو اس صورت میں ایک مٹھی گیہوں دو بالوں پر دو مٹھی، تین بالوں پر تین مٹھی گیہوں اور تین سے زائد بالوں پر پونے دو سیر گیہوں کا صدقہ دینا ہوگا۔ لیکن اگر کمزور ہونے کی وجہ سے خود بخود جھڑتے ہیں مثلاً رات کو سوتے ہوئے خود بخود بدن کے بال ٹوٹ گئے تو ایسی صورت میں کفارہ واجب نہیں۔ لیکن احتیاطاً بعد میں پونے دو سیر گیہوں دے دیں۔ داڑھی اور بدن پر وضو اور غسل کرتے وقت ہاتھ آہستہ پھیریں تا کہ بال نہ گریں۔

احرام کی حالت میں سر میں تیل لگانا

سوال: کیا احرام کی حالت میں سر میں تیل لگا سکتے ہیں یا نہیں؟ اور اگر پہلے سے تیل لگا ہوا ہے اور اب احرام باندھ رہے ہیں تو کیا کیا جائے؟

جواب: اگر ضرورت محسوس ہو تو احرام کی حالت میں بغیر خوشبو والا سادہ تیل لگا سکتے ہیں۔ اگر پہلے سے تیل لگا ہوا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

حالت احرام میں داڑھی کا خلال

سوال: حالت احرام میں اس کی احتیاط ضروری ہوتی ہے کہ بال ٹوٹنے نہ پائیں اور خلال کرنے میں بال ٹوٹنے کا خطرہ ہوتا ہے تو کس طرح پانی اندر تک پہنچائیں؟

جواب: حالت احرام میں وضو کرتے وقت انگلیاں ڈال کر خلال نہ کریں بلکہ چلّو میں

پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے لگائیں گے تو پانی اندر کھال تک پہنچ جائے گا۔ یہ بھی اس صورت میں ہے جب داڑھی گھنی نہ ہو۔لیکن اگر داڑھی گھنی ہوتو صرف بالوں کو اوپر سے دھولینا کافی ہے نیچے تک پانی پہنچانا ضروری نہیں۔

داڑھی کے بال گرنے پر صدقہ کی مقدار

سوال: اگر وضو کرتے وقت داڑھی کے کچھ بال گر جائیں لیکن صحیح اندازہ نہ ہو کہ کتنے بال گرے ہیں تو احتیاطاً اس کا کتنا کفارہ دینا ہوگا؟

جواب: اگر تین بال گرنے کا یقین ہوتو اس صورت میں تین مٹھی گیہوں صدقہ دیں اور اگر تین بال سے زیادہ کا یقین ہوتو پونے دو سیر گیہوں صدقہ دے دیں۔

احرام کی حالت میں کانوں میں روئی لگانا

سوال: کیا احرام کی حالت میں کانوں میں روئی لگا سکتے ہیں؟

جواب: اگر ضرورت ہوتو لگا سکتے ہیں۔

احرام کی حالت میں ناک صاف کرنا

سوال: کیا احرام کی حالت میں ناک کی صفائی کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! کر سکتے ہیں مگر اس بات کا خیال رکھیں کہ ناک کے بال نہ ٹوٹیں۔

عینک کو روکنے والی ڈوری کا منہ پر لگنا

سوال: کیا احرام کی حالت میں عینک کو تھامنے کے لئے باندھی جانے والی ڈوری اگر چہرے سے مس کرے تو اس میں کوئی خرابی تو نہیں؟

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں۔

حالت احرام میں تعویذ باندھنا

سوال: کیا احرام کی حالت میں چمڑے میں سِلا ہوا تعویذ باندھ سکتے ہیں؟

جواب: باندھ سکتے ہیں۔

نزلہ کی وجہ سے رومال سے ناک صاف کرنا

سوال: مجھے ''الرجی'' ہے ہوائی جہاز کے سفر میں مجھے نزلہ ہو جاتا ہے۔کیا احرام کی حالت میں رومال سے ناک صاف کرسکتا ہوں؟

جواب: نزلہ کی وجہ سے رومال یا ٹشو پیپر سے ناک صاف کر سکتے ہیں۔البتہ رومال بہت دیر تک منہ سے لگا کر نہ رکھیں اور نہ ہی ٹشو پیپر سے منہ صاف کریں۔

پیسے رکھنے کے لئے پیٹی باندھنا

سوال: حالت احرام میں ضروریات کے لئے پیسوں کی ضرورت ہوگی کیا یہ پیسے پیٹی باندھ کراس میں رکھ سکتے ہیں؟

جواب: رکھ سکتے ہیں۔

احرام کی حالت میں مرہم لگانا

سوال: کیا احرام کی حالت میں زخم پر مرہم لگا سکتے ہیں؟

جواب: لگا سکتے ہیں بشرطیکہ وہ مرہم خوشبودار نہ ہو۔

احرام کی حالت میں لحاف اوڑھنا

سوال: اگر سردی شدید ہو تو کیا احرام کی حالت میں رات کو سوتے وقت سر پر لحاف یا کمبل اوڑھ سکتے ہیں؟

جواب: احرام کی حالت میں سر اور چہرے کو ڈھانپنا جائز نہیں چاہے سردی شدید ہو البتہ اگر یہ اندیشہ ہو کہ سردی کی وجہ سے اگر سر نہیں ڈھانپا تو بیمار ہو جائے گا یا بیماری بڑھ جائے گی تو اس عذر کی وجہ سے اگر سر یا چہرہ پوری رات یا پورا دن ڈھانپا تو گنجائش ہو تو دم دے ورنہ چھ مسکینوں کو پونے دو سیر گندم ہر ایک کو صدقہ دے اور اس کی بھی ہمت نہ ہو تو تین روزے رکھے اور اگر سر یا چہرہ عذر سے تھوڑی دیر ڈھانپا تو صرف پونے دو سیر گیہوں کسی مسکین کو دے یا ایک روزہ رکھے۔

طواف سے متعلق سوالات

اگر ''اضطباع'' کرنا بھول جائے

سوال: اگر کوئی شخص عمرہ کے طواف کے دوران ''اضطباع'' (مونڈھا کھولنا) بھول جائے اور طواف مکمل کرنے کے بعد یاد آئے تو اب اس کی تلافی کیسے کرے؟

جواب: ''اضطباع'' کرنا سنّت ہے اس لئے یہ خلاف سنّت طواف ہوا توبہ و استغفار کرے اس پر کوئی کفارہ نہیں۔

طواف کے بعد تین ضمنی کاموں کی حیثیت

سوال: طواف عمرہ ہو یا طواف زیارت ہو یا نفلی طواف ہو اس کے بعد ملتزم پر جا کے دعا کرنا، دوگانہ ادا کرنا اور زمزم پینا ان میں سے اگر کوئی کام چھوٹ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: طواف کے بعد جو تین ضمنی کام کرنے کو کہے گئے ہیں ان میں سے دو کام یعنی ملتزم پر دعا کرنا اور زمزم کا پانی پینا اور دعا کرنا تو مسنون اور مستحب ہے لہٰذا اگر کوئی شخص طواف کرنے کے بعد ملتزم پر دعا نہ کرسکا اور زمزم کا پانی نہیں پیا تو اس نے خلاف سنّت اور خلاف مستحب کام کیا۔ البتہ طواف کا دوگانہ پڑھنا واجب ہے، اگر چھوٹ جائے تو جب تک وہ مکہ مکرمہ میں مقیم ہے اس دوگانہ کو ادا کرلے۔

نفلی طواف میں رمل اور اضطباع نہیں ہے

سوال: قارن عمرہ ادا کرنے کے بعد جو نفلی طواف کرے گا تو چونکہ وہ حالت احرام میں ہے تو کیا نفلی طواف میں رمل اور اضطباع کرے گا یا نہیں؟

جواب: نفلی طواف میں رمل اور اضطباع نہیں ہوتا اس لئے قارن بھی نفلی طواف سادے طریقے پر کرے گا۔

اگر ''رمل'' کرنا بھول جائے

سوال: اگر کوئی شخص عمرہ کے طواف کے پہلے چکر میں ''رمل'' کرنا مونڈھے ہلاتے ہیں اکڑ کر چلنا بھول جائے تو کیا کرے؟

جواب: اگر پہلے چکر میں ''رمل'' کرنا بھول جائے تو پھر صرف دوسرے اور تیسرے چکر میں ''رمل'' کرلے، لیکن اگر پہلے تینوں چکروں میں ''رمل'' کرنا بھول گیا اور بعد میں یاد آیا تو اب ''رمل'' نہ کرے۔

طواف کے دوران اردو میں دعائیں مانگنا

سوال: کیا طواف اور سعی کے دوران اردو زبان میں دعا کر سکتے ہیں؟

جواب: دعا ہر زبان میں کر سکتے ہیں، لیکن بہتر یہ ہے کہ عربی زبان میں دعائیں کی جائیں کیونکہ یہ زبان اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے، اور مسنون دعائیں کرنا افضل ہے۔

طواف کے دوران باتیں کرنا

سوال: کیا طواف اور سعی کے دوران باتیں کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر طواف اور سعی کے دوران ضروری بات کرنی ہو تو کر سکتے ہیں فضول اور لایعنی باتوں سے پرہیز کیا جائے اور موبائل فون بھی نہیں سن سکتے۔

سعی سے متعلق سوالات

سعی سے پہلے استلام کا بھول جانا

سوال: اگر کوئی شخص طواف مکمل کرنے اور اس کا دوگانہ پڑھنے کے بعد سعی کرنے کے لئے صفا کی طرف جانے لگے اور حجر اسود کا استلام کرنا بھول جائے تو کیا کفارہ ادا کرے؟

جواب: سعی شروع کرنے سے پہلے حجر اسود کا نواں استلام کرنا سنّت ہے اگر کسی شخص نے یہ استلام چھوڑ دیا تو اس نے ترک سنّت کیا، کوئی کفارہ یا دم واجب نہیں ہوگا استغفار کرے۔

بالوں کے متعلق سوالات

حج افراد کرنے والا بال کب منڈوائے

سوال: اگر کوئی شخص حج افراد کر رہا ہے تو وہ عمرہ ادا کرنے کے بعد سر کے بال منڈوائے یا نہ منڈوائے؟

جواب: حج افراد کرنے والا تو اس احرام سے صرف حج کرے گا حج سے پہلے وہ عمرہ نہیں کرے گا اس لئے وہ حج ادا کرنے کے بعد سر کے بال منڈوائے گا۔

خواتین کے بال کٹوانے کی مقدار

سوال: جب خواتین عمرہ یا حج کے ارکان سے فارغ ہو جائیں تو وہ اپنے سر کے کتنے بال کٹوائیں گی؟

جواب: خواتین کے لئے بھی کم از کم سر کے چوتھائی حصے کے بالوں میں سے ایک ایک پور کے برابر بال کٹوانا واجب ہے اور پورے سر کے بالوں میں سے ایک ایک پور کے برابر بال کٹوانا افضل ہے۔ بعض اوقات خواتین چٹیا میں سے نیچے سے کچھ بال یا ایک لٹ میں سے ایک پور کے برابر بال کاٹ لیتی ہیں یاد رکھیے اس طرح چٹیا میں سے یا اس لٹ میں سے بعض اوقات چوتھائی سر کے میں سے نہیں کٹتے۔ جس کی وجہ سے ان پر ایک دم یعنی ایک جانور ذبح کرنا واجب ہو جاتا ہے اس لئے خواتین کو چاہیے کہ اگر بندھی ہوئی چٹیا میں سے کٹانا ہو تو ایک پور سے زیادہ بڑھا کر کٹائیں تاکہ ایک چوتھائی سر کے بالوں میں سے کٹنا یقینی ہو جائے۔ اور آسان صورت یہ ہے کہ بالوں کو کھول کر لٹکا لیں اور پھر اس میں سے چھوٹے بڑے تمام بالوں سے ایک ایک پور کے برابر بال کٹوائیں اور یہ بال محرم سے کٹوائیں نا محرم سے نہ کٹوائیں۔

خواتین کا ایک دوسرے کے بال کاٹنا

سوال: کیا خواتین ایک دوسرے کے بال کاٹ سکتی ہیں؟

جواب: اگر دونوں خواتین نے باقی تمام ارکان ادا کر لئے ہیں صرف بال کٹانا باقی ہے تو اس صورت میں ایک دوسرے کے بال کاٹ سکتی ہیں اس طرح مرد بھی ایک دوسرے کے بال کاٹ سکتے ہیں۔ خواتین اپنے محرم سے کٹوائیں یا خود صحیح طور پر کاٹ سکتی ہوں تو خود کاٹ لیں۔

وقوف عرفہ کے متعلق سوالات

عرفات میں وقوف خیمہ سے باہر کرنا

سوال: عرفات میں وقوف خیمہ کے اندر کرنا چاہئے یا کھلے آسمان کے نیچے وقوف کرنا چاہئے؟

جواب: ''وقوف'' کے معنی ٹھہرنے کے ہیں اگر گرمی کی شدت برداشت ہو تو جتنی دیر باہر دھوپ میں ٹھہرنا ممکن ہو باہر دھوپ میں کھڑا ہو کر توبہ و استغفار کرے ورنہ خیمہ کے اندر وقوف میں کوئی حرج نہیں۔

وقوف مزدلفہ کے متعلق سوالات

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کے لئے اذان اور اقامت

سوال: مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ملا کر پڑھیں گے تو کیا دو مرتبہ اذان اور اقامت کہی جائے گی؟

جواب: مزدلفہ میں صرف ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ دونوں نمازیں پڑھی جائیں گی۔

راستے میں مغرب اور عشاء پڑھنا

سوال: اگر عرفات سے روانگی کے بعد مزدلفہ پہنچنے سے پہلے فجر کا وقت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو کیا راستے میں دونوں نمازیں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! اگر وقت نکل جانے کا خدشہ ہو تو اس صورت میں راستے میں مغرب اور

عشاء کی نماز پڑھ سکتے ہیں۔اس صورت میں مغرب کی نماز مغرب کے وقت میں اورعشاء کی نماز عشاء کے وقت میں پڑھیں۔

رمی سے متعلق سوالات

جوانوں کا رات کے وقت رمی کرنا

سوال: خواتین اور کمزوراورضعیف مرد، رات کورمی کر سکتے ہیں چونکہ خواتین اور کمزورمرد گروپ کے ساتھ ہوتے ہیں توکیا گروپ کے اندر جو جوان مرد ہوں وہ بھی ان کے ساتھ مل کر رات کورمی کر سکتے ہیں؟

جواب: دسویں تاریخ کونو جوانوں اور تندرست لوگوں کے لئے رمی کا افضل وقت طلوع آفتاب سے لے کر زوال تک ہے زوال کے بعد سے لے کر مغرب تک بھی رمی کی ان کو اجازت ہے لیکن مغرب کے بعد سے لے کر صبح صادق تک رمی کرنا صحت منداور جوانوں کے لئے مکروہ ہے۔لہٰذا جوانوں کوزوال سے پہلے رمی کر لینی چاہئے یا زیادہ سے زیادہ مغرب تک رمی کرلیں اگر مغرب کے بعدرمی کریں گے تو ان کے لئے کراہت ہوگی۔ البتہ خواتین، کمزوراور بڑی عمر کے لوگوں کو رات کے وقت رمی کرنا بلا کراہت جائز ہے بلکہ دن میں خطرہ کی صورت میں ان کے لئے رات کوہی بہتر ہے۔

دوسروں سے کنکریاں لگوانا

سوال: کیاخواتین اور بڑی عمر کے حضرات دوسروں سے کنکریاں لگوا سکتے ہیں؟

جواب: شیطانوں کوکنکریاں مارنا واجب ہے اورخود جا کر مارنا ضروری ہے۔اگرکسی مرد یاعورت نے معمولی کمزوری یاسستی کی وجہ سے کسی دوسرے سے کنکریاں لگوالیں تو وہ کنکریاں ادانہیں ہونگی اوران کے ذمے دم واجب ہوگا اس لئے خواتین اور بڑی عمر کے حضرات بھی خود جا کر کنکریاں ماریں۔البتہ ہجوم کی زیادتی کی وجہ سے

دن میں نہ مارسکیں تو مغرب کے بعد یا عشاء کے بعد ماریں بلکہ صبح سے پہلے پہلے مار سکتے ہیں۔ البتہ رات کو مارنے کی صورت میں قربانی اگلے دن یعنی گیارہ تاریخ کو کریں اور اس کے بعد سر کے بال کٹائیں اس کے بعد حلال ہونگے۔

دوسروں سے کنکریاں لگوانے کی اجازت کس وقت ہے

سوال: جب خواتین اور بڑی عمر کے حضرات کو بھی خود کنکریاں مارنا ضروری ہے تو پھر دوسروں سے کنکریاں لگوانے کی اجازت کس کو ہوگی؟

جواب: کوئی خاتون یا مرد ایسا بیمار یا کمزور ہو جائے کہ کھڑے ہو کر نماز بھی نہیں پڑھ سکتا اور اپنی ضروریات کے لئے چل پھر نہیں سکتا یا کوئی شخص قدرتی طور پر معذور ہے مثلاً کوئی اندھا ہے یا لنگڑا، لولا یا اپاہج ہے تو اس کی طرف سے دوسرا آدمی کنکریاں مارسکتا ہے۔

کنکریاں مارنے میں ترتیب کیا ہو؟

سوال: ۱۰ ذی الحجہ کو تو صرف بڑے شیطان کو کنکری ماری جاتی ہے، ۱۱اور ۱۲ تاریخ کو تینوں شیطانوں کو کس ترتیب سے کنکریاں ماری جائیں؟

جواب: ۱۱اور ۱۲ تاریخ کو تینوں شیطانوں کو اس ترتیب سے کنکریاں ماریں کہ پہلے چھوٹے شیطان کو پھر درمیانے شیطان کو اور آخر میں بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں چھوٹے اور درمیانے شیطان کو کنکریاں مار کر دعا کریں اور بڑے شیطان کو مار کر دعا نہ کریں۔

عورتوں کا ساتھ ہونے کی وجہ سے رات کو رمی کرنا

سوال: کیا مرد حضرات عورتوں کے ساتھ ہونے کی وجہ سے رات کے وقت رمی کر سکتے ہیں؟

جواب: رات کے وقت رمی کرنا صرف عورتوں اور ضعیف مردوں کے لئے جائز ہے جبکہ دوسروں کے لئے مکروہ ہے۔ لہٰذا مرد اگر صحت مند ہیں تو وہ اپنی رمی دن میں کریں

اور خواتین رمی کو رات کے لئے جائیں۔

۱۱ تاریخ کو قربانی کرنا اور بال کٹوانا

سوال: اگر خواتین اور ضعیف مردرات کو کنکریاں ماریں گے تو پھر قربانی کب کریں گے اور سر کے بال کب کٹوائیں گے؟

جواب: اس صورت میں وہ اپنی قربانی ۱۱ تاریخ کو کریں گے اور قربانی کے بعد اپنے سر کے بال کٹوائیں گے پھر حلال ہونگے۔

کمپنی یا بینک وغیرہ کے ذریعہ قربانی کرنا

سوال: آج کل بینک یا دوسرے ادارے قربانی کا کام اپنے ذمے لے لیتے ہیں اور وہ لوگوں سے رقم لے لیتے ہیں اور دن اور وقت بتا دیتے ہیں کہ فلاں وقت میں تمہاری قربانی ہوجائے گی کیا اُن کے ذریعہ قربانی کرانا جائز ہے؟

جواب: قربانی کے جانور خود خرید کر اپنے ہاتھ سے قربانی کرنی چاہئے یا قابل اعتماد ساتھیوں کے ذریعہ جانور خریدوا کر اپنے سامنے قربانی کروائیں یا ان سے کہیں کہ وہ آپ کی طرف سے قربانی کر دیں بینک یا کمپنی کی طرف سے ٹوکن خرید کر ان کے ذریعہ قربانی نہ کرائیں اس لئے کہ وہ قابلِ بھروسہ نہیں ہیں۔ قربانی کے جو وقت وہ لوگ مقرر کرتے ہیں بسا اوقات اس وقت کے اندر قربانی نہیں ہوتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حاجی یہ سمجھ کر کہ میری قربانی ہوچکی ہوگی وہ سر کے بال کٹوا کر احرام کھول دیتا ہے اور اس طرح قربانی سے پہلے سر کے بال کٹوانے کی وجہ سے اس پر ایک دم واجب ہوجاتا ہے اس لئے بہتر اطمینان بخش صورت یہی ہے کہ خود جانور خرید کر قربانی کریں یا ساتھیوں سے کرائیں اس کے بعد سر کے بال منڈوائیں۔

حاجی پر کتنی قربانیاں ہیں؟

سوال: کیا حاجی پر عید الاضحیٰ کی اور حج کی دونوں قربانیاں واجب ہیں؟

جواب: اگر حاجی وہاں پر مسافر ہے جس کی تفصیل پہلے عرض کی گئی تو اس صورت میں عید الاضحیٰ کی قربانی اس سے ساقط ہو جائے گی۔ صرف ''حج تمتع'' یا حج قران کی قربانی واجب رہے گی اور اگر وہ حاجی وہاں پر مقیم ہے اور صاحبِ نصاب بھی ہے تو اس صورت میں اس پر عید الاضحیٰ کی قربانی بھی واجب ہوگی۔ البتہ اس کو اختیار ہوگا کہ چاہے تو یہ قربانی وہیں منیٰ میں کرلے اور چاہے تو اپنے وطن میں کسی کو قربانی کا وکیل بنا دے جو اس کی طرف سے قربانی کرلے۔ لیکن حج تمتع اور حج قران کی قربانی حدودِ حرم میں ہی کرنا ضروری ہے۔

دم اور صدقہ سے متعلق سوالات

قارن پر کتنے دم واجب ہوں گے

سوال: قارن اگر عمرہ کے ارکان ادا کرنے کے بعد احرام کی پابندیوں میں سے کسی پابندی کے خلاف ورزی کرے تو اس پر کتنے دم لازم آئیں گے؟ اسی طرح قارن نے اگر کسی واجب کو ترک کیا تو اس صورت میں کتنے دم واجب ہوں گے؟

جواب: جن چیزوں کی وجہ سے دم واجب ہوتا ہے اگر قارن نے عمرہ کی ادائیگی سے پہلے ان میں سے کوئی کام کرلیا تو اس پر دو دم واجب ہونگے۔ اگر عمرہ پورہ کرنے کے بعد ایسا کوئی کام کیا ہے تو اس پر ایک دم واجب ہوگا۔

دم کا جانور حدودِ حرم میں ذبح کرنا

سوال: اگر کسی شخص پر احرام کی پابندی کے خلاف ورزی کی وجہ سے دم واجب ہو جائے تو کیا وہ شخص اپنے وطن میں واپس آنے کے بعد دم دے سکتا ہے؟

جواب: اگر کسی حاجی یا عمرہ کرنے والے پر دم جنایت واجب ہو جائے تو اس دم کے جانور کا حدودِ حرم میں ذبح کرنا واجب ہے حدودِ حرم سے باہر ذبح کرنا جائز نہیں۔ البتہ گیہوں کا صدقہ اگر واجب ہو تو وہ صدقہ وطن واپس آکر بھی دے سکتے ہیں اور وہاں بھی دیا جا سکتا ہے لیکن وہاں دینا بہتر ہے۔

مدینہ طیّبہ سے متعلق سوالات

صلوٰۃ وسلام کے لئے کس طرف سے آئیں؟

سوال: حضور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے لئے سرہانے کی طرف سے آنا ضروری ہے یا پائینتی کی طرف سے بھی آسکتے ہیں؟

جواب: صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے لئے حضور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ اقدس کے بلکل سامنے آکر اس طرح کھڑے ہو کے آپ کا چہرہ حضور نبی علیہ الصلوٰۃ و السلام کے چہرے اور سینے کے سامنے ہو وہاں تک پہنچنے میں اگرچہ اختیار ہے کہ جس طرح سے چاہیں آجائیں، لیکن چونکہ وہاں نظم قائم رکھنے کے لئے سرہانے کی طرف سے قطار کی شکل میں گزارا جاتا ہے اس لئے اس کے مطابق سرہانے کی طرف سے ہی آنا چاہئے اس کے علاوہ چونکہ سرہانے کی طرف سے آنے میں پہلے حضور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضری ہوگی اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ' اور پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ' کے سامنے ہوگی اس لئے سرہانے سے آنا افضل ہے۔

مسجد قبا میں دو رکعت نفل کا ثواب

سوال: مسجد قبا میں دو رکعت نفل پڑھنے کا ثواب ایک عمرے کے برابر ہے کیا یہ ثواب ایک مرتبہ ملے گا یا روزانہ اگر وہاں جا کر دو رکعت نفل پڑھے تو ہر مرتبہ یہ ثواب ملے گا؟

جواب: جب بھی آپ دو رکعت نفل مسجد قبا میں پڑھیں گے تو انشاءاللہ ہر مرتبہ ثواب ملے گا۔

خواتین صلوٰۃ وسلام کس جگہ سے پیش کریں

سوال: خواتین روضہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور صلوٰۃ وسلام کس طرح پیش کریں؟

جواب: خواتین کے صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے لئے اوقات مقرر ہوتے ہیں اس وقت

وہاں جا کر صلوٰۃ وسلام پیش کریں اگر مواجہہ شریف کے قریب جانے کی اجازت نہ ہوتو جس جگہ تک خواتین کو جانے کی اجازت ہو وہاں پہنچ کر صلوٰۃ وسلام پیش کریں۔

مدینہ منورہ سے حجِ قران کا احرام باندھنا

سوال: کیا مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ واپس آتے وقت حجِ قران کی نیت سے احرام باندھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر کوئی شخص حج کے مہینوں میں عمرہ کرکے مدینہ منورہ گیا ہے اور حج کے لئے وہ واپس مکہ مکرمہ آرہا ہے تو ایسا شخص یا تو صرف عمرہ کا احرام باندھے گا یا صرف حج کا احرام باندھ کر آئے گا اس کے لئے مدینہ سے قران کا احرام باندھنا جائز نہیں۔

مدینہ طیّبہ میں نمازیں قصر کرنا

سوال: مدینہ منورہ میں نمازیں قصر کریں گے یا پوری پڑھیں گے؟

جواب: چونکہ مدینہ طیّبہ میں عموماً آٹھ یا دس دن کا قیام ہوتا ہے اس لئے وہاں تنہا نماز پڑھنے کی صورت میں قصر کریں گے، البتہ مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں امام صاحب کے پیچھے پوری نمازیں پڑھیں گے لیکن اگر کوئی شخص مدینہ منورہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ اقامت کی نیت سے قیام کرے تو وہ مقیم ہونے کی وجہ سے ہر حال میں پوری نماز پڑھے گا۔

حج بدل سے متعلق سوالات

جس نے اپنا حج کرلیا ہو اس کو حج بدل کے لئے بھیجا جائے

سوال: جس شخص نے اپنا حج فرض ادا نہیں کیا اس کو حج بدل کے لئے بھیجنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: حج بدل کے لئے ایسے شخص کو بھیجنا چاہئے جو اپنا حج فرض ادا کر چکا ہو لیکن اگر کسی ایسے شخص کو بھیج دیا جس نے اپنا حج نہیں کیا تو حج بدل کراہت کے ساتھ ادا ہو جائے گا۔

حج بدل کرنے والے پر قربانی

سوال: کیاحج بدل کرنے والے پر قربانی واجب ہے یانہیں؟

جواب: حج بدل کرنے والاحجِ افراد کررہاہےتواس پر قربانی واجب نہیں ہے۔

حج بدل کرنے والا پہلاعمرہ کس کی طرف سے کرے

سوال: کیاحج بدل کرنے والاشخص مکہ مکرمہ پہنچ کر پہلاعمرہ اپنی طرف سے ادا کرے گایا جس کی طرف سے حج ادا کررہاہےاس کی طرف سے عمرہ ادا کرے گا؟

جواب: حج بدل کرنے والاشخص چونکہ حج افراد کااحرام باندھ کرجائے گااس لئے مکہ مکرمہ پہنچ کراس احرام سے وہ عمرہ نہیں کرے گا بلکہ مکہ مکرمہ پہنچ کر وہ صرف طواف کرے گا۔جس کوطواف قدوم کہتے ہیں یہ طواف سنت ہے۔البتہ حج سے فارغ ہونے کے بعداپنی طرف سے یاکسی اورکی طرف سے عمرہ ادا کرنا چاہےتومسجد عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یعنی ”مقام تنعیم یاجعرانہ“ سےاحرام باندھ کرعمرہ کرسکتاہے۔

زندہ شخص کی طرف سے حج بدل کا حکم

سوال: میری والدہ حیات ہیں لیکن وہ معذور ہیں کیا میں ان کی طرف سے حج بدل کرسکتاہوں؟

جواب: اگراس بات کاامکان اوراحتمال ہے۔اگرآئندہ زندگی میں وہ اس قابل ہوسکتی ہیں کہ وہ خود جاکرحج ادا کریں تواس صورت میں ان کی طرف سے حج بدل کرنا جائزنہیں لیکن اگران کی صحت سے اتنی مایوسی ہوگئی ہے کہ بالکل بھی اس بات کی امیدنہیں ہے کہ وہ آئندہ کسی وقت میں خودحج ادا کرسکے گی توایسی صورت میں ان کی طرف سے حج بدل کرسکتے ہیں۔

حج بدل میں آمر سے اجازت سے لے کرتمتع کرنے کاحکم

سوال: اوپر کے جواب کے مطابق اگرمیں والدہ کی طرف سے حج بدل کروں توکیامیں ان کی اجازت سے حج تمتع کرسکتاہوں؟

جواب: حج بدل میں صرف حج افراد کیا جائے گا۔لیکن والدہ کی اجازت کے باوجود حج

تمتع کرنا صحیح نہیں اس لئے آپ حج افراد ہی کریں اکابر محققین کا یہی فتوی ہے۔

حج بدل کرنے والے کا احرام

سوال: حج بدل کرنے والا کون سا احرام باندھے؟ تمتع کا احرام باندھے یا افراد کا احرام باندھے؟

جواب: حج بدل کرنے والا حج افراد کا احرام باندھے حج تمتع کا احرام باندھنا بلا عذر درست نہیں۔

حج بدل کی تین بنیادی شرطیں

سوال: حج بدل کی شرائط کیا کیا ہیں؟

جواب: حج بدل کی شرائط تو بہت سی ہیں مگر بنیادی تین شرطیں ہیں۔

پہلی شرط یہ ہے کہ جس کی طرف سے حج بدل کیا جا رہا ہے اس پر حج فرض تھا اور بغیر حج کیے اس کا انتقال ہو گیا یا بالکل معذور ہو گیا۔

دوسری شرط یہ ہے کہ اس نے وصیّت کی ہو کہ میری طرف سے حج بدل کرا دیا جائے اور جس کو وصیّت کی تھی وہ حج بدل کے لئے دوسرے شخص سے کہے کہ تم فلاں شخص کی طرف سے حج کرو۔

تیسری شرط یہ ہے کہ اس حج بدل میں جو پیسہ خرچ ہو رہا ہے وہ سارا پیسہ یا اس کا اکثر حصہ اس مرنے والے کا ہو۔ اگر یہ تین بنیادی شرائط پائی جائیں تو اس کو حج بدل کہا جائے گا۔

بیٹے کی طرف سے حج بدل

سوال: میرے بیٹے کا چند ماہ پہلے انتقال ہو گیا ہے اور پہلے میں اپنا حج کر چکا ہوں کیا میں اپنے بیٹے کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟

جواب: اگر بیٹے پر حج فرض نہیں تھا یا اس نے وصیت نہیں کی تھی اور مال بھی اس کا نہیں ہے تو آپ نفلی حج کر کے اس کا ثواب اس کو پہنچا سکتے ہیں اور اس صورت میں آپ

حج تمتع بھی کر سکتے ہیں اور حج قران بھی کر سکتے ہیں۔

حج بدل کی شرائط موجود نہ ہوں تو

سوال: ایک صاحب مجھے اپنے والد کی طرف سے حج بدل کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں البتہ آپ نے حج بدل کی جو تین شرائط بیان فرمائیں ہیں ان میں سے صرف ایک شرط موجود ہے کہ ان کے والد پر حج فرض تھا باقی دو شرطیں موجود نہیں کیا میں اس صورت میں حج تمتع کر سکتا ہوں؟

جواب: جی ہاں! آپ حج تمتع کر سکتے ہیں یہ درحقیقت حج بدل نہیں بلکہ حج نفل ہوگا اور اس کا ثواب ان کو پہنچے گا۔ البتہ بعض حضراتِ فقہاء نے فرمایا کہ اولاد والدین کی طرف سے اگر بلا وصیّت بھی حج کرے تو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس سے ان کا حج فرض ادا ہو جائے گا۔

شرائط پوری نہ ہونے کی صورت میں نیت

سوال: جیسا کہ اوپر بیان فرمایا کہ یہ حج بدل نہیں ہے بلکہ حج نفل ہے تو ایسی صورت میں حج کی نیت اس مرنے والے کی طرف سے کی جائے گی یا اپنی طرف سے کی جائے گی؟

جواب: اس صورت میں آپ یہ نیت کریں کہ اس حج کا ثواب مرنے والے کو پہنچے مگر اس کا ثواب آپ کو بھی ملے گا اور ان کو بھی ملے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور بعض حضرات کے نزدیک ایسی صورت میں والدین کے فرض حج کی ادائیگی بھی کر سکتا ہے۔

حج بدل میں مصارف کا حساب کس طرح کریں؟

سوال: حج بدل میں مصرف اور اخراجات کا حساب کس طرح لگایا جائے؟

جواب: اگر آپ کسی دوسرے کی طرف سے حج ادا کر رہے ہیں تو اس صورت میں آپ محتاط اندازہ کر کے ان کو لمسم بتا دیں کہ اس سفر میں اتنے مصارف آئیں گے اور

اس میں کمی بیشی ہوگی اس کا حساب کتاب نہیں ہوگا۔لیکن اگر آپ نے اس طرح طے نہیں کیا تو آپ کو ایک ایک چیز کا حساب ان کو بتانا ہوگا اس لئے بہتر یہ ہے کہ لم سم معاملہ کریں کہ اندازاً اتنا خرچ ہوگا اس صورت میں نہ حج بدل کرانے والے آپ سے حساب وکتاب کریں گے اور نہ آپ ان کو بتانے کے مکلف ہوں گے۔

حج بدل کی قربانی کس کے مال سے ہوگی؟

سوال: حج بدل میں حج کی قربانی کس کے مال سے کی جائیگی؟

جواب: حج بدل میں چونکہ آپ ''حج افراد'' کریں گے اور حج افراد میں قربانی واجب نہیں اس لئے اس صورت میں اگر آپ قربانی کریں گے تو آپ اپنے مال سے کریں حج بدل کرانے والے کے مال سے نہیں کی جائے گی۔

حج بدل سے اپنا حج ادا نہ ہونا

سوال: جس شخص نے اپنا حج ادا نہیں کیا اگر وہ حج بدل کرے تو کیا اپنا حج فرض ادا ہوجائے گا؟

جواب: پہلی بات تو یہ ہے کہ جس شخص نے اپنا حج نہ کیا ہو اس کو حج بدل کے لئے نہیں بھیجنا چاہیے۔لیکن اگر ایسے شخص کو حج بدل کے لئے بھیج دیا تو حج بدل ادا ہوجائے گا مگر مکروہ ہوگا۔اور بعض فقہاء کے نزدیک اس شخص پر اپنا حج فرض ہوجائے گا لیکن حج بدل کرنے سے اس کا اپنا حج فرض ادا نہیں ہوگا۔

خواتین کے مخصوص ایام سے متعلق سوالات

حج کی روانگی کے وقت ایام شروع ہوجانا

سوال: اگر حج کی روانگی کی تاریخ آجائے اور اس وقت خاتون ناپاکی کے ایام میں ہو تو وہ خاتون کیا کرے گی؟

جواب: اگر حج کی روانگی کے وقت خاتون ناپاکی کی حالت میں تو اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ غسل کر کے صاف کپڑے پہن لے یہ غسل طہارت کے لئے نہیں ہے بلکہ نظافت کے لئے ہے۔ البتہ نفل وغیرہ نہ پڑھے اور جب جہاز اوپر اٹھ جائے تو قبلہ رخ ہو کر عمرہ کے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے بس احرام بندھ گیا احرام باندھنا اس کے لئے بھی ضروری ہے نیت اور تلبیہ پڑھنے کے بعد احرام کی پابندیاں اس پر لگ جائیں گی۔ البتہ مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد یہ خاتون اپنی قیام گاہ پر رہے اور جب تک پاک نہ ہو جائے اس وقت تک مسجد حرام میں نہ جائے، نمازیں نہ پڑھے، نہ بیت اللہ شریف کا طواف کرے، نہ ہی قرآن کریم کی تلاوت کرے۔ البتہ ذکر کر سکتی ہے دعائیں اور درود وسلام پڑھ سکتی ہے۔ جب پاک ہو جائے تو اسکے بعد غسل کر کے عمرہ کے تمام کام سرانجام دے اور جب تک عمرہ نہیں کرے گی احرام کی پابندیاں جو یہاں سے جاتے وقت لگی تھیں برقرار رہیں گی۔

ایام حج میں معذوری کا زمانہ آجائے تو کیا کرے؟

سوال: اگر ایام حج میں کسی خاتون کو ناپاکی کے ایام شروع ہو جائیں تو وہ خاتون کیا کرے؟

جواب: اگر ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ آجائے اور کوئی خاتون ناپاکی کی حالت میں ہو تو وہ حج کے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے اس کا احرام بندھ جائے گا اور احرام کی تمام پابندیاں اس پر لگ جائیں گی۔ اس کے بعد وہ حج کے تمام ارکان ادا کرے۔ یعنی منیٰ جائے، عرفات جائے، مزدلفہ جائے، جمرات کی رمی کرے، قربانی کرائے، بال کٹائے۔ البتہ مسجد حرام میں نہ جائے، طواف زیارت نہ کرے اور نمازیں نہ پڑھے اور قرآن نہ پڑھے جب پاک ہو جائے تو اس بعد غسل کر کے طواف زیارت کرے اور صفا مروہ کی حج کی سعی کرے اگرچہ ایامِ نحر گزر جائیں اور اس معذوری کی وجہ سے طواف زیارت میں تاخیر کرنے کی وجہ سے اس پر کوئی

دم لازم نہیں آئے گا۔

ایام معذوری کی وجہ سے طواف زیارت چھوڑ کر آنا جائز نہیں

سوال: اگر کسی خاتون کو ایام حج کے دوران معذوری کے ایام شروع ہو جائیں اور پاکی سے پہلے واپس روانگی کی تاریخ آ جائے تو کیا وہ خاتون طواف زیارت چھوڑ سکتی ہے؟

جواب: طواف زیارت حج کا دوسرا بڑا فرض ہے اگر کوئی مرد یا خاتون طواف زیارت چھوڑ کر آ جائے تو جب تک دوبارہ واپس جا کر طواف زیارت نہیں کریں گے اس وقت تک بیوی شوہر کے لئے اور شوہر بیوی کے لئے حرام رہیں گے۔ اس لئے کسی صورت میں بھی طواف زیارت نہ چھوڑیں اگر واپسی کی تاریخ آ جائے تو درخواست لکھ کر دے دیں تاریخ میں توسیع ہو جائے گی۔ ایام سے پاک ہونے کے بعد طواف زیارت کر کے واپس آئیں۔

خواتین مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اگر چالیس نمازیں نہ پڑھ سکیں تو؟

سوال: مدینہ منورہ میں آٹھ دن قیام ہوتا ہے اگر کسی خاتون کو وہاں ایام شروع ہو جائیں تو چالیس نمازیں کس طرح پوری کریں؟

جواب: ایام معذوری اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک غیر اختیاری عذر ہے اس حالت میں اپنی قیام گاہ پر رہ کر ذکر کریں تسبیحات پڑھیں، دعائیں کریں، درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ اس کی نیت کے مطابق اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ معاملہ فرمائے گا۔

ایام روکنے کے لئے گولیاں استعمال کرنا

سوال: کیا حج کے دوران خواتین ایام روکنے کے لئے گولیاں استعمال کر سکتی ہیں؟

جواب: شرعاً اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں مگر پہلے ڈاکٹر سے مشورہ کر لیا جائے۔

اگر ایام معذوری کی وجہ سے حج سے پہلے عمرہ نہ کر سکے تو کیا کرے

سوال: اگر کسی خاتون کی روانگی چار ذی الحج کو ہو اور اسی روز ایام شروع ہو جائیں اور وہ

عمرہ کا احرام باندھ کر روانہ ہوجائے لیکن پاک ہونے سے پہلے آٹھ تاریخ آجائے تو اس صورت میں وہ کیا کرے؟

جواب: اگر کسی خاتون کو روانگی کے وقت ایام شروع ہوجائیں تو وہ بھی یہاں سے احرام باندھ کر جائے جب وہ پاک ہوجائے تو غسل وغیرہ کر کے عمرہ ادا کرے۔ لیکن اگر پاک ہونے سے پہلے حج کا وقت آجائے تو وہ آٹھ تاریخ کو عمرہ کا احرام ختم کر کے حج کا احرام باندھ کر منیٰ چلی جائے ور پھر حج سے فارغ ہونے کے بعد اس عمرے کی قضا کرے۔ اس عمرے کی قضا اس کے ذمے ضروری ہے مسجد عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دوبارہ عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کی قضا کرے۔

حج قران کا احرام باندھنے والی خاتون

سوال: اگر کسی خاتون نے حج قران کا احرام باندھا تھا اور اس دوران اس کو ایام شروع ہوگئے یہاں تک کہ آٹھ ذی الحج کی تاریخ آگئی اور وہ پاک نہیں ہوئی تو اب وہ خاتون کیا کرے؟

جواب: جس خاتون نے حج قران کا احرام باندھا تھا اس کو حج سے پہلے عمرہ کرنے کا موقع نہیں ملا تو وہ آٹھ تاریخ کو حج کے لئے منیٰ روانہ ہوجائے اور اپنا حج پورا کر لے اور حج سے فارغ ہونے کے بعد اپنے عمرہ کی قضا کرے اور ایک دم بھی دے اور اس عمرہ کے لئے مسجد عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دوبارہ احرام باندھے اور حج سے پہلے عمرہ نہ کرنے کی وجہ سے اس کا حج ''حج افراد'' ہوگا۔ اس لئے حج کی قربانی اس پر واجب نہیں ہوگی۔

متفرق سوالات

سفرِ حج میں نمازوں میں قصر کا حکم

سوال: سفرِ حج کے دوران مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ہم اپنی نمازیں پوری پڑھیں گے یا قصر کریں گے، ہم وہاں مقیم ہونگے یا مسافر ہونگے؟

جواب: جس حاجی کو آٹھ ذی الحجہ سے پہلے مکہ مکرمہ میں مسلسل پندرہ دن یا اس سے زیادہ نیت اقامت کے ساتھ قیام کرنے کا موقع مل گیا وہ مقیم بن گیا لہٰذا وہ مکہ مکرمہ میں اور اس طرح منیٰ، عرفات، مزدلفہ میں پوری نمازیں پڑھے گا قصر نہیں کرے گا۔ اور جس حاجی کو آٹھ ذی الحجہ سے پہلے مکہ مکرمہ میں مسلسل پندرہ دن قیام کا موقع نہ ملے بلکہ پندرہ دن سے کم قیام ہو تو ایسا شخص مسافر ہوگا وہ مکہ مکرمہ میں بھی تنہا نماز پڑھنے کی صورت میں قصر کرے گا اور منیٰ، عرفات، مزدلفہ میں بھی وہ مسافر ہوگا اور نماز میں قصر کرے گا لہٰذا ہر حاجی اپنے جانے کی تاریخ سے حساب لگالے کہ اس کو آٹھ ذی الحجہ سے پہلے مکہ مکرمہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کا موقع مل رہا ہے یا نہیں۔ اگر پندرہ یا اس سے زیادہ قیام کا موقع مل رہا ہے تو وہ مقیم ہے۔ اور اگر پندرہ دن قیام کا موقع نہیں ملا تو وہ مسافر ہوگا۔ البتہ مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی صورت میں پوری ہی نماز پڑھنی ہوگی چاہے وہ خود مقیم ہو یا مسافر ہو۔

حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کے بعد حج قران کرنے کا حکم

سوال: اگر کسی شخص نے مکہ مکرمہ جا کر پہلے عمرہ کرلیا اور پھر مدینہ منورہ چلا گیا تو مدینہ منورہ سے واپسی کے وقت ذوالحلیفہ سے وہ حج قران کا احرام باندھ سکتا ہے یا نہیں:

جواب: جو شخص ماہِ شوال یا اس کے بعد حج سے پہلے عمرہ کر کے مدینہ منورہ گیا ہے تو اس شخص

کا حج ''حج تمتع'' ہے لہٰذا وہ شخص مدینہ منورہ سے واپسی کے وقت یا تو عمرہ کا احرام باندھے یا صرف حج کا احرام باندھ کر آئے حج قران کا احرام نہیں باندھ سکتا۔

نماز میں خواتین کا مردوں کے ساتھ کھڑا ہو جانا

سوال: اگر مسجد حرام میں مرد کے ساتھ یا اس کے سامنے کوئی خاتون آ کر نماز میں شامل ہو جائے تو مرد کی نماز ہو جائے گی یا نہیں اس سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اگر کوئی خاتون کسی مرد کے برابر یا اس کے سامنے آ کر کھڑی ہو جائے اور دونوں کی نماز ایک ہی ہو اور امام صاحب نے بھی دونوں کی امامت کی نیت کی ہو تو اس صورت میں مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے عورتوں کو چاہیے کہ وہ مردوں سے علیحدہ کھڑی ہوں اور مردوں کو چاہیئے کہ وہ نماز میں شامل ہوتے وقت دیکھ لیں کہ ان کے دائیں بائیں اور سامنے کوئی خاتون تو نہیں ہے اگر کوئی خاتون ہو تو مرد فوراً اس جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ نماز پڑھے۔

حرم میں خواتین کا پردہ کا اہتمام کرنا

سوال: خواتین عام طور پر حرم شریف میں پردے کا اہتمام نہیں کرتیں اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: بے پردگی کا بہت بڑا گناہ ہے جو خاتون پردہ نہیں کر رہی وہ خود بھی گناہ میں مبتلا ہے اور دوسروں کو بھی اپنی طرف متوجہ کرنے کا سبب بن رہی ہے اور حرم شریف میں گناہ کا وبال کئی گناہ بڑھ جاتا ہے اس لئے بہرصورت خواتین یہاں بھی پردہ کا اہتمام کرنا چاہیئے اور وہاں پر اس کا اور بھی زیادہ اہتمام کرنا چاہیئے۔ البتہ احرام کی حالت میں پردہ اس طرح کرے کہ نقاب چہرے کو نہ لگے دور رہے۔

احرام باندھنے کا طریقہ

سوال: احرام باندھنے کا صحیح طریقہ مردوں اور عورتوں کے لئے کیا ہے؟

جواب: خواتین احرام کی حالت میں اپنا عام سلا ہوا لباس پہنے اور سر کے اوپر رومال لپیٹ کر بالوں کو چھپائے۔اوپر کوئی ڈھیلا ڈھالا عبا پہن لے یا چادر مونڈھوں پر ڈال کر اوڑھ لیں تاکہ اعضا نمایاں نہ ہوں۔عورتوں کو اختیار ہے کہ جس رنگ کا چاہے لباس پہنے۔البتہ مرد حالت احرام میں سلا ہو کپڑا نہیں پہنیں گے بلکے ایک چادر ناف کے اوپر اس طرح باندھے کہ ٹخنے کھلے رہیں اور دوسری چادر دونوں مونڈھوں پر ڈال لیں پھر پر کپڑا ڈال کر احرام کی نیت سے دو نفل پڑھیں سلام پھیرنے کے بعد سر کھول دیں اور جہاز اڑنے پر نیت کر کے تلبیہ پڑھیں اور درود شریف پڑھیں۔

نابالغ بچی کا حج

سوال: اگر پانچ سال کی بچی حج میں ساتھ ہو تو کیا اس کا حج ادا ہو جائے گا؟

جواب: چونکہ وہ نابالغ ہے اس لئے مکلف نہیں ہے لہٰذا حج فرض ادا نہیں ہوگا اس پر کسی غلطی کی وجہ سے کوئی کفارہ اور دم وغیرہ بھی نہیں آئے گا۔البتہ تربیت کے لئے اس کو احرام بندھوا کر حج کے اعمال میں ساتھ رکھنا چاہیے۔

حالت احرام میں پیشاب کا قطرہ آنا

سوال: پیشاب کے بعد احتیاط کے باوجود قطرہ آجاتا ہے حالت احرام میں کیا کرے؟

جواب: اگر آپ کو صرف وہم ہو جاتا ہے کہ کوئی چیز نکلی ہے تو وہم کی وجہ سے کوئی چیز واجب نہیں ہوگی نہ وضو ٹوٹے گا نہ کپڑے دھونے کی ضرورت ہے۔لیکن اگر یقین ہو جائے کہ قطرہ خارج ہوا ہے تو اس صورت میں وضو کرے اور احرام کا جتنا حصہ ناپاک ہوا ہے اس کو بھی پاک کرے۔

حج سے پہلے محرم کا انتقال ہو جانا

سوال: اگر سفرِ حج میں ایامِ حج سے پہلے کسی خاتون کے محرم کا انتقال ہو جائے تو وہ خاتون کس طرح ارکانِ حج ادا کرے گی بغیر محرم کے حج کے ارکان ادا کرنے کی صورت

میں گناہ گار تو نہیں ہوگی؟

جواب: اگر مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد کسی کے محرم کا انتقال ہو جائے تو وہ خاتون دوسری قابل اعتماد خواتین کے ساتھ حج کے ارکان ادا کرے بشرطیکہ کسی فتنے میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔

آبِ زمزم سے وضو

سوال: کیا ضرورت کے وقت آبِ زمزم سے وضو کر سکتے ہیں؟

جواب: ضرورت کے وقت کر سکتے ہیں۔ البتہ اس سے استنجا نہ کریں۔

عدت کے دوران حج پر جانا

سوال: میں نے اپنے والد اور والدہ دونوں کے ساتھ حج پر جانے کا ارادہ کیا تھا لیکن اب والد کا انتقال ہو گیا اور والدہ عدت میں ہیں کیا عدت کے اندر والدہ حج کے سفر پر جا سکتی ہیں؟

جواب: جب تک عدت پوری نہ ہو جائے اس وقت تک وہ حج کے سفر پر نہیں جا سکتیں۔

حج کا تلبیہ موقوف کرنے کا وقت

سوال: حج کا تلبیہ کس وقت موقوف کیا جائے؟

جواب: جب دسویں تاریخ کو جمرہ عقبٰی یعنی بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں تو پہلی کنکری پر تلبیہ موقوف کر دیں تکبیر کہہ کر کنکری ماریں۔

مسجد حرام میں ہونے والے وعظ سننا

سوال: مسجد حرام میں دو تین علماء اردو میں بعد نماز مغرب بیان کرتے ہیں لوگوں کے سوالات کا جواب بھی دیتے ہیں لیکن ان کا بیان کردہ جوابات آپ کے جوابات سے مختلف ہوتے ہیں ایسی صورت میں ہم کس پر عمل کریں؟

جواب: وہ علماء اپنے مسلک کے مطابق مسائل بیان کرتے ہیں آپ اپنے مسلک کے

مطابق جو مسائل یہاں سے سن کر جائیں اس کے مطابق عمل کریں آپ کے لئے دوسرے مسلک والوں سے مسئلہ پوچھنا اوران حلقوں میں بیٹھنا ٹھیک نہیں ہے۔

مسائل کن سے پوچھیں

سوال: اگر ان کے حلقوں میں نہ بیٹھیں اور مسائل نہ پوچھیں تو کن سے مسائل پوچھیں؟

جواب: وہاں حنفی علماء بھی ہوتے ہیں ان علماء سے مسائل پوچھیں۔

کھانے پینے کی اشیاء ساتھ لے جانا

سوال: سعودی عرب میں قانوناً کھانے پینے کی اشیاء لے جانا منع ہے کیا ہمارے لئے کھانے پینے کی اشیاء لے جانا جائز ہے؟

جواب: آدمی جس ملک میں جا رہا ہو اس ملک کے قانون کی پابندی کرنی چاہیئے خلافِ قانون کوئی کام نہیں کرنا چاہیئے یہ بھی دین کا حصہ ہے۔البتہ اگر کوئی شخص کوئی چیز کسی طرح لے گیا تو اس کا استعمال کرنا جائز ہوگا۔لیکن بہتر یہ ہے کہ اپنے ملک کے قوانین کی بھی پابندی کرے اور جہاں جا رہا ہے اس ملک کے قوانین کی بھی پابندی کرے۔

احرام سے متعلق سوالات

سفید رنگ کے علاوہ دوسرے رنگ کا احرام باندھنا

سوال: کیا احرام کا سفید ہونا ضروری ہے یا دوسرے رنگ کا احرام بھی باندھ سکتے ہیں؟

جواب: مرد کے لئے احرام میں افضل اور مسنون تو یہ ہے کہ سفید رنگ کی چادریں ہوں۔لیکن بوقتِ ضرورت دوسرے رنگ کی چادریں بھی استعمال کر سکتے ہیں

مؤلف کی دیگر کتب

1- گھر سے واپس گھر تک حج وعمرہ کے مسائل وفضائل
2- بطرز تربیت مناسک حج وعمرہ
3- اَحکام عمرہ وزیارۃ طیبہ
4- حج وعمرہ کی دعائیں
5- خواتین کے مخصوص مسائل اور سوالات وجوابات حج وعمرہ
6- طبی ہدایات مسائل حج وعمرہ ومدینہ طیبہ
7- مقاماتِ مقدسہ اور حاجیوں کی کوتاہیاں
8- تحفہ ءاَعمالِ حج اور وظیفہ عرفات
9- حج کے بعد نئی زندگی کا آغاز
10- کتاب الدعا
11- کتاب الاذان مکمل
12- فضائل مدینۃ المنورہ

حجاجِ کرام کو حج کی تمام کتابیں مفت مل سکتی ہیں۔

30/- روپے ڈاک ٹکٹ اَرسال کریں۔

مندجہ بالا کتب چھپوا کر فی سبیل اللہ تقسیم اگر آپ کرنا چاہیں تو دار الفلاح ٹرسٹ رجسٹرڈ سے رابطہ کریں۔

موبائل فون نمبر: 0333_4856902